تعلیم الوارثیہ

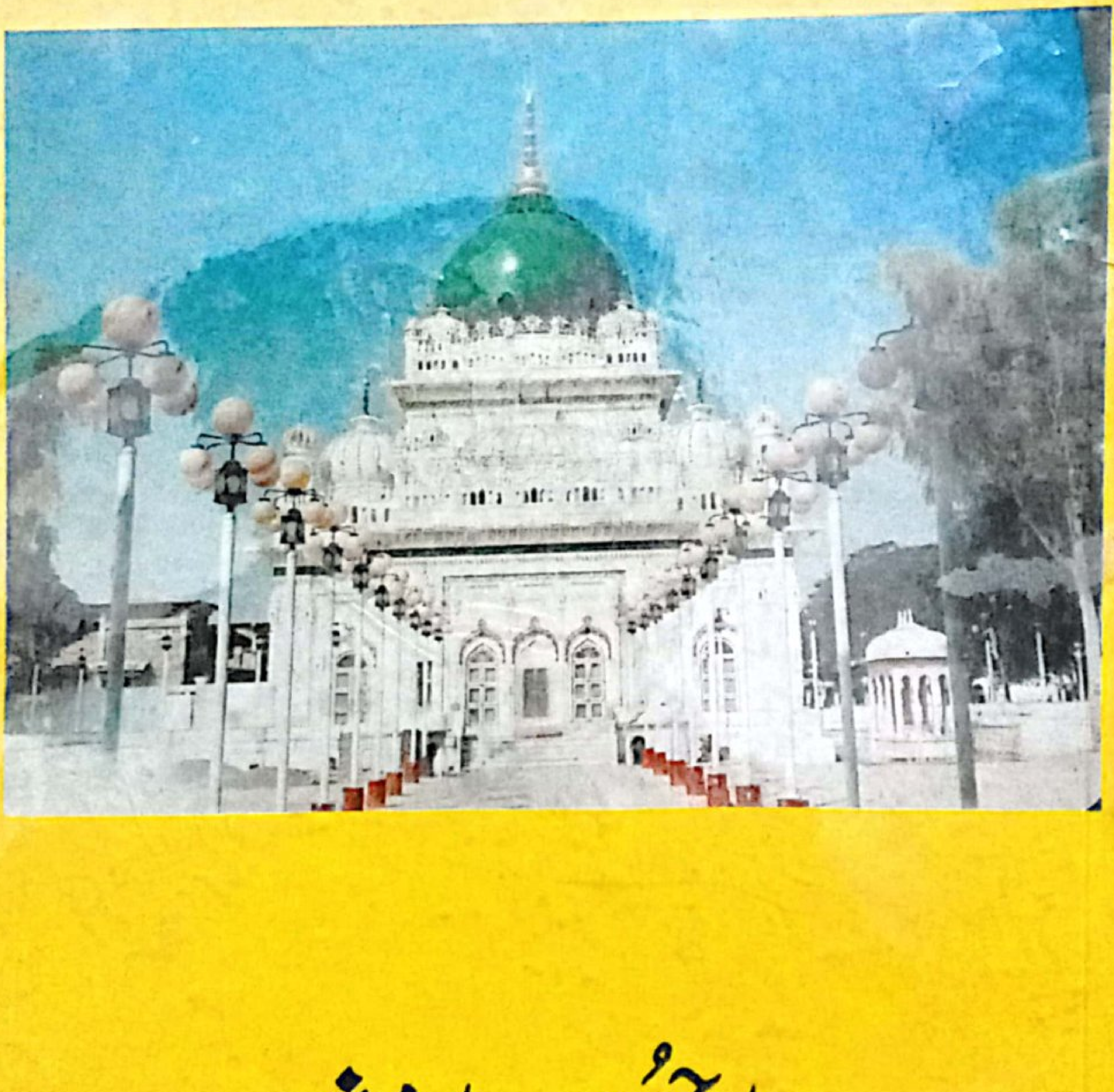

زاھد حسین وارثی

Scanned with CamScanner

امام الفقراء، وارث ارث علی سید حافظ حاجی وارث علی شاہ قدس سرہ العزیز

حضرت سید عبد السلام
عرف میاں بالکا رحمتہ
اللہ علیہ کی جانب سے
کتب وارثیہ کی یہ
بہتیرین کاوش کی گئ جو
کہ ایک سفید پوش
گزرے ہیں اپنے وقت کے
کامل ترین عالم با عمل
ولی فقیر جو داخل
سلسلہ حضرت عبداللہ
شاہ شہید رحمتہ اللہ
علیہ سے ہیں لکی اسٹار
صدر کراچی میں ان کا
مزار ہے
یہ کام وارث پاک علام
نواز عظمہ اللہ ذکرہ کے
حکم پر کیا گیا اس کام کو
کوئ وارثی اپنی جانب
منسوب کرکے توہین
حکم مرشد کا ارتکاب نا
کرے اگر کوئ بھی
شخص یہ کہے کے اس
نے پی ڈی ایف بنائ تو
مان لیجیے گا کہ یہ
جھوٹ بول ہے غلام کا
کام غلامی کرنا ہے یعنی
مرشد کے حکم کی
تعمیل کرنا ہے نا کہ
تعریف اور واہ واہی وصول
کرنا
برائے مہربانی سب
وارثیوں پر حکم مرشد کی
اتباع لازم ہے جھوٹ
بولنے اور واہ واہی سے پر
ہیز کریں   شکریہ

ان هذه تذكرة فمن شاء اتخذ الى ربه سبيلا

تعلیم الوارثیہ

سلسلہ وارثیہ کے بانی سیدنا و مرشدنا

حافظ حاجی وارث علی شاہ

کے ملفوظات

مرتبہ

حکیم قاضی زاہد حسین وارثی

شائع کردہ

مکتبہ وارثیہ ۔۔۔ سنگھوئی (جہلم)

Scanned with CamScanner

فہرست

فاتحۃ الکتاب
صراط مستقیم
حمد رب جلیل
نعت سرور کونینؐ
سلام مقبول
سلام محبت
سلام عقیدت
انتساب
حرف آغاز
پیکر صدق و صفا
قطعات
تقریظ
سر دلبراں
تعلیم الوارثیہ
ماخذ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Scanned with CamScanner

فاتحۃ الکتاب

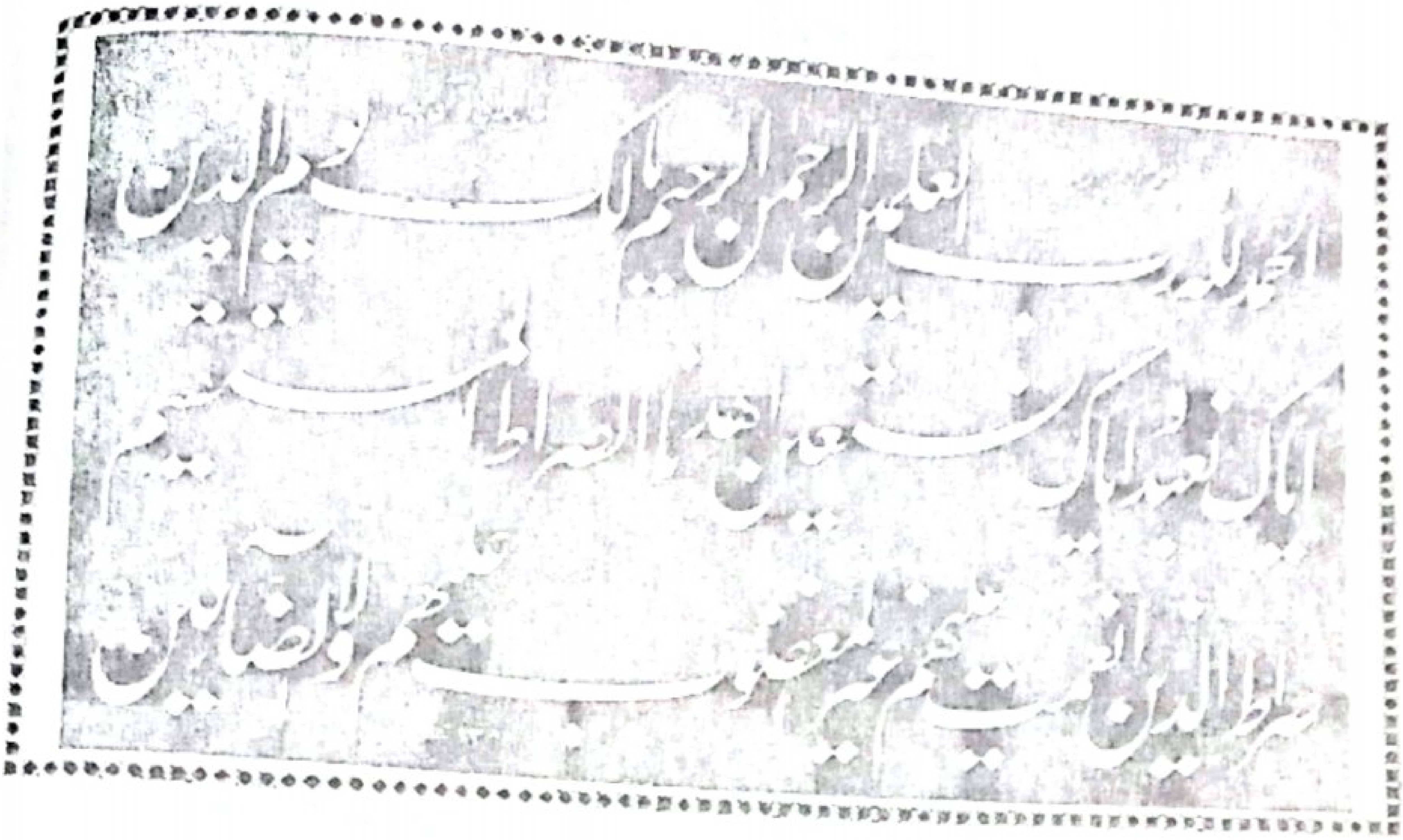

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمان اور رحیم ہے۔

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام کائنات کا رب ہے۔

رحمان اور رحیم ہے۔

روز جزا کا مالک ہے۔

(اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔

ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔

ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا۔

جو معتوب نہیں ہوئے اور بھٹکے ہوئے نہیں ہیں۔

(القرآن)

صراط مستقیم

سید نا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ الکریم نے حضور رسالت مآب سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کی سنت مقدسہ و مطہرہ کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا

○ میرا اصل سرمایہ معرفت الٰہیہ ہے۔
○ میرے دین کی جڑ عقل ہے۔
○ میری بنیاد محبت ہے۔
○ میری سواری شوق ہے۔
○ میرا انیس ذکر الٰہی ہے۔
○ میرا خزانہ اعتماد الٰہی ہے۔
○ میرا ساتھی غم دل ہے۔
○ میرا ہتھیار علم ہے۔
○ میرا لباس صبر ہے۔
○ میرا مال غنیمت رضائے الٰہی ہے۔
○ میرا فخر عاجزی وانکساری میں ہے۔
○ میرا پیشہ زہد و تقویٰ ہے۔
○ میری قوت یقین میں ہے۔
○ میرا ساتھی صدق ہے۔
○ میری عزت طاعت الٰہی میں ہے۔
○ میرا خلق جہاد ہے۔
○ اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

Scanned with CamScanner

حمد

الٰہی میں تیری ثنا لکھ رہا ہوں
تیری بارگاہ میں ، خدا ، لکھ رہا ہوں
میں قدرت میں تیری ہوا مست ایسا
نہیں مجھ کو معلوم کیا لکھ رہا ہوں

زمیں ، آسماں ، چاند ، سورج ، ستارے
انہیں تیری مولا عطا لکھ رہا ہوں
ثنا تیری ہر اک نے لکھی ہے مولا
مگر میں تو سب سے جدا لکھ رہا ہوں

گلوں کی یہ نکہت ، پھلوں کی یہ لذت
میں خوشبوئے باد صبا لکھ رہا ہوں

یہ حسن حقیقی یہ عشق حقیقی
تیرے پیار کا ماجرا لکھ رہا ہوں
نبی اولیاء تیرے در کے سوالی
انہیں تیرے در کا گدا لکھ رہا ہوں
کوئی کس طرح تیری ہستی کو سمجھے
کہاں میری طاقت میں کیا لکھ رہا ہوں
یہ زاہد ، یہ عابد ، یہ شاہد ، یہ راشد
فنا ان کو تجھ کو بقا لکھ رہا ہوں

(راشد عزیز وارثی)

Scanned with CamScanner

نعت سرور کونینؐ

سیدی یا حبیبی نگاہ کرم
ہو نگاہ کرم ، ہو نگاہ کرم

سید دو جہاں
فخر کون و مکاں
بخشش آپ کی
باعث انس و جاں

سید یا حبیبی نگاہ کرم
ہو نگاہ کرم ، ہو نگاہ کرم

آپ ایمان ہیں
آپ ہی جان ہیں
آپ پہ سب فدا
سب ہی قربان ہیں

سید یا حبیبی نگاہ کرم
ہو نگاہ کرم ، ہو نگاہ کرم

آپ عالی نسب
آپ شاہ عرب
میں ہوں عیبوں بھرا
آپ رحمت لقب

سید یا حبیبی نگاہ کرم
ہو نگاہ کرم ، ہو نگاہ کرم

آپ راہ ھدیٰ
آپ شان خدا

Scanned with CamScanner

ہم فقیروں کو بس
آپ کا آسرا
سید یا حبیبی نگاہ کرم
ہو نگاہ کرم ، ہو نگاہ کرم

میں خطار ہوں
میں سیاہ کار ہوں
میں ہوں سب سے برا
میں گناہگار ہوں
سید یا حبیبی نگاہ کرم
ہو نگاہ کرم ، ہو نگاہ کرم

آپ حکمت بھی ہیں
آپ رفعت بھی ہیں
ہم پہ بھی ہو نگاہ
آپ رحمت بھی ہیں
سید یا حبیبی نگاہ کرم
ہو نگاہ کرم ، ہو نگاہ کرم

رومی ، رازی کہے
سعدی ، جامی کہے
ایک راشد ہی کیا
خاص و عامی کہے
سید یا حبیبی نگاہ کرم
ہو نگاہ کرم ، ہو نگاہ کرم

(راشد عزیز وارثی)

سلام مقبول

(بیدم شاہ وارثی)

السلام اے گہر قلزم شان شہداء
جان جان شہدا روح و روان شہداء

السلام اے گل نورستہ باغ حیدرؑ
جانشین نبویؐ چشم و چراغ حیدرؑ

احمدؐ و فاطمہؓ زہرا کی نشان تسلیم
اے مرے پنج تنؑ پاک کے جانی تسلیم

شہ تسلیم و رضا آپ کو لاکھوں مجرے
مظہر شان خدا آپ کو لاکھوں مجرے

وارثؒ و والی بیدم تجھے بیدم کا سلام
ایک بیدم ہی پہ کیا ہے تجھے عالم کا سلام

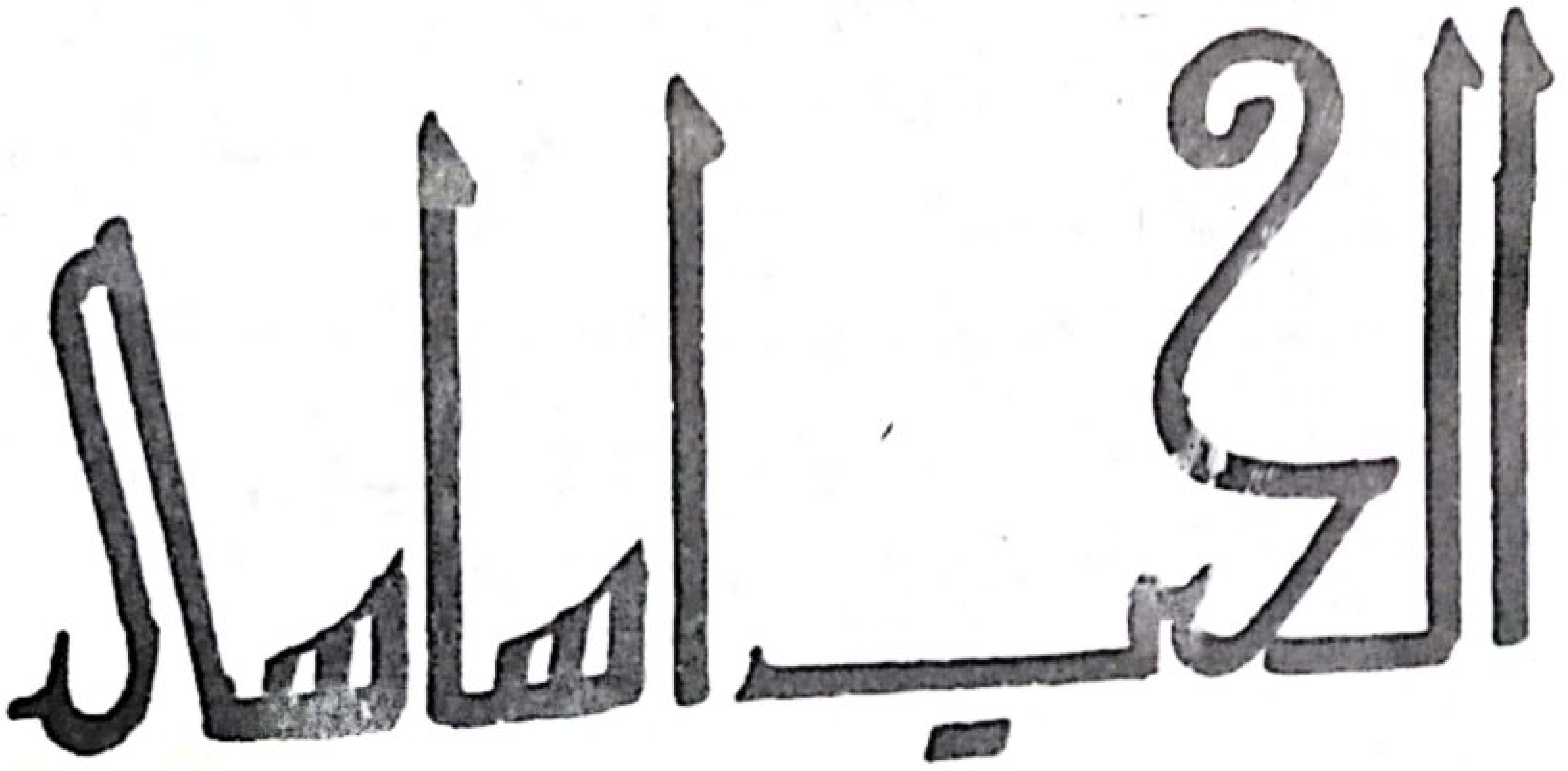

سلام محبت

(نجمی برلاس)

امیر طریقت ! امام محبت
حضور ! آپ پر ہو سلام محبت

ہمیں بھی عطا ہو بنام محبت
محبت سے لبریز جام محبت

کرم آپ کا ہے نظر آپ کی ہے
بقائے محبت دوام محبت

ہے چہرے پہ انوار الفت کی بارش
نگاہیں سرا سر پیام محبت

ہے روئے منور پہ زلف معنبر
وہ صبح محبت یہ شام محبت

شراب محبت ہے آنکھوں میں رقصاں
جبیں روشن از احترام محبت

ہر اک بات میں شہد کی سی حلاوت
ہر اک گام پر اہتمام محبت

یہ اہل محبت سے مخفی نہیں ہے
کہ وارثؒ کے دم سے ہے نام محبت

خلوص و عقیدت کے یہ پھول نجمی
لٹا دے حضور امام محبت

Scanned with CamScanner

سلام عقیدت

(زاہد حسین وارثی)

السلام اے مقتدا و راہنما
السلام اے ہادی راہ ھدیٰ

السلام اے شاہ ما سلطان ما
السلام اے جان ما جانانِ ما

السلام اے واقف اسرار دیں
السلام اے عامل شرع مبیں

السلام اے حافظ قرآن را
دیدن تو دیدن فرقان را

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

کشتگانِ خنجرِ تسلیم

فقرائے وارثیہ

کے نام

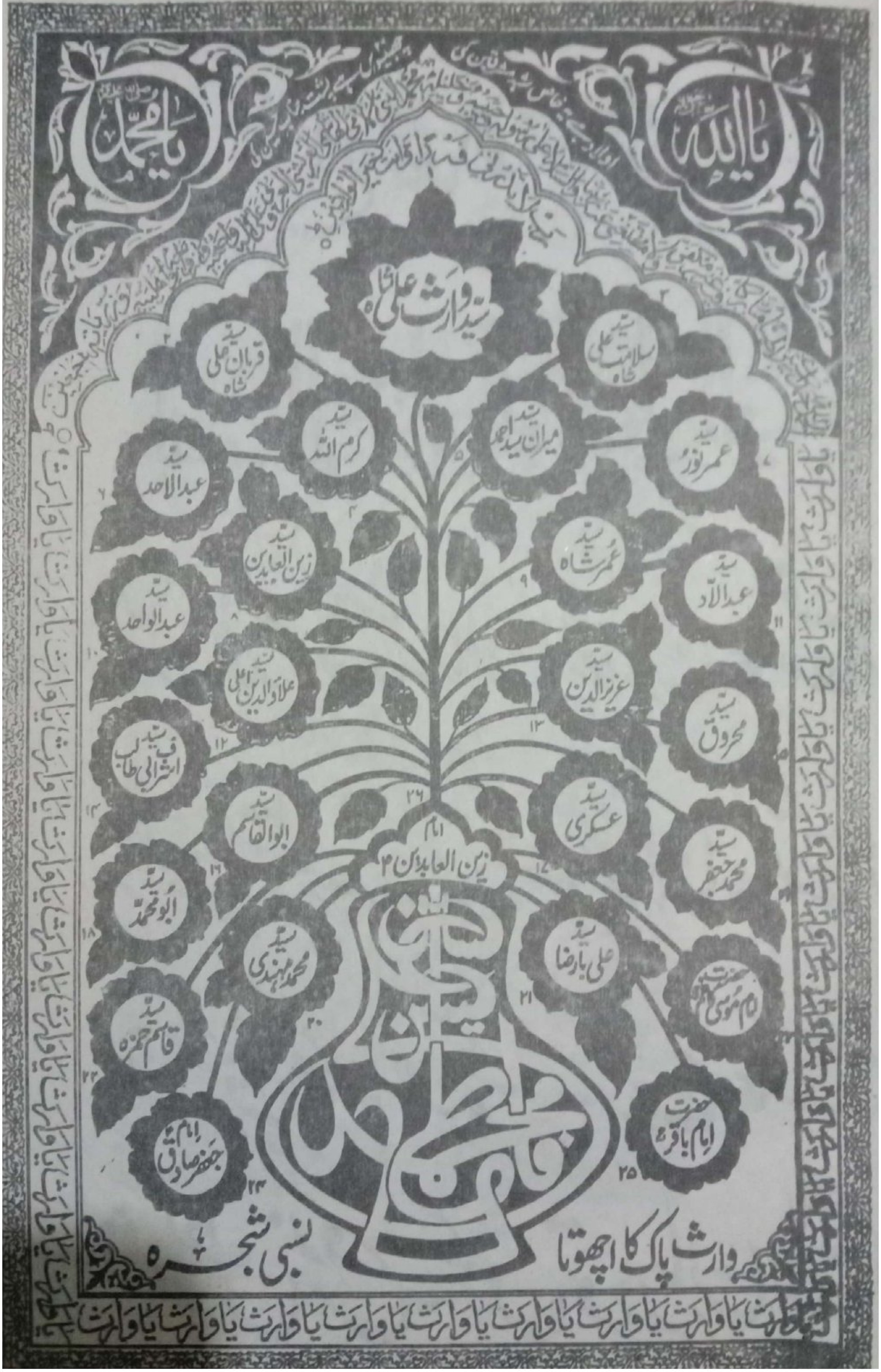
یا اللہ
یا محمد
سید وارث علی
سید سلامت علی
سید قربان علی شاہ
سید کرم اللہ
سید میران سید احمد
سید عمر نور
سید عبدالاحد
سید زین العابدین
سید عمر شاہ
سید عبدالواحد
سید علاؤالدین اعلیٰ
سید عزیز الدین
سید محروق
سید ابوالقاسم
سید عسکری
سید محمد جعفر
امام زین العابدین
سید ابو محمد
سید محمد مہدی
سید علی با رضا
حضرت امام موسیٰ کاظم
سید قاسم حمزہ
امام جعفر صادق
حضرت امام باقر
وارث پاک کا اچھوتا نسبی شجرہ
یا وارث یا وارث یا وارث یا وارث یا وارث یا وارث یا وارث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من آمدم بہ پیشِ تو سلطانِ عاشقاں

ذاتِ تو ہست قبلۂ ایمانِ عاشقاں

از خنجرِ نگاہِ تو مجروح عالمے

شد نطقِ روح بخشِ تو درمانِ عاشقاں

ازاں اُو اُذ کرُاللہ

پیر کامل صورتِ ظلِ الٰہ
یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

سرکار حضور عالم پناہ سیدنا حاجی وارث علی شاہؒ

Scanned with CamScanner

حرف آغاز

بسم اللہ الرحمن الرحیمO الحمد للہ رب العلمینO والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلینO وعلی آلہ واہل بیتہ وازواجہ واصحابہ وذریتہ اجمعینO برحمتک یاارحم الرحمینO

محترم ومکرم والد گرامی جناب حکیم قاضی زاہد حسین وارثی مرحوم ومغفور نے جو کام آج سے سالہا سال قبل شروع کیا تھا آج وہ بفضل خدا، بنگاہ مصطفیٰؐ ومرتضیٰؓ اور بعنایت سرکار عالم پناہؒ پایہ تکمیل کو پہنچ گیا اور احباب کے مطالعہ اور عمل کے لئے پیش کرنے کے قابل ہو گیا۔ یہ کوئی نئی تصنیف یا کوئی نیا تذکرہ نہیں ہے بلکہ ایک ایسا مجموعہ ہے جس میں سرکار حضور سیدنا ومرشدنا حافظ وحاجی وارث علی شاہ صاحب کے مقدس ومبارک تذکروں سے اخذ کردہ آپ کے مختلف اقوال، ارشادات، ملفوظات اور تعلیمات کو مختلف عنوانات کے تحت بالکل اسی طرح اصل الفاظ میں یکجا کر دیا گیا ہے اضافہ فقط اتنا کیا گیا ہے کہ کسی ارشاد مبارکہ سے مطابقت رکھنے والی کوئی آیت مبارکہ، حدیث مبارکہ یا کسی ولی اللہ کا کوئی قول اگر حاصل مطالعہ میں محفوظ ہوا تو وہ بھی متعلقہ ارشاد گرامی کے بعد بریکٹ میں تحریر کر دیا گیا تا کہ سرکار حضور عالم پناہؒ کی تعلیم کی مزید وضاحت ہو جائے۔ گو اس چیز کا بھی خصوصی طور پر اہتمام کیا گیا ہے کہ مختلف ملفوظات مبارکہ کی وضاحت کے لیے مخاطب اور موقع و محل بھی مختصراً بریکٹ میں ساتھ ہی لکھ دیا جائے لیکن یہ امر پھر بھی اپنی جگہ ضروری ہے کہ کسی قول مبارکہ کی مکمل تفہیم کے لئے سیاق وسباق کے ساتھ متعلقہ کتب میں اس کا مطالعہ کیا جائے۔

گو والد گرامی نے یہ تصنیف لطیف آج سے تقریباً پندرہ سال قبل اپنے طور پر مکمل کر دی تھی جس کا نام انہوں نے "حیات اکمل" مع "تعلیم الوارثیہ" تجویز کیا تھا۔ یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل تھی۔ پہلا حصہ حضور سرکار قبلہ حاجی اکمل شاہ وارثیؒ صاحب کی سوانح حیات پر مشتمل تھا جبکہ دوسرے حصہ میں سرکار حضور عالم پناہؒ کے ارشادات جمع کئے گئے تھے۔ پہلا حصہ تو جناب میاں عطاءاللہ ساگر وارثی نے کچھ ترمیم واضافہ کے

Scanned with CamScanner

ساتھ اپنی تصنیف " محبوب الوارثین " میں شامل کر کے کچھ عرصہ قبل شائع کرا دیا تھا۔ جبکہ دوسرا حصہ تاحال مکتبہ وارثیہ سنگھوئی جہلم میں محفوظ تھا۔ چنانچہ اب اس کتاب کی ضرورت واہمیت کے پیش نظر یہ حصہ بھی الگ کتابی صورت میں احباب کی نذر ہے۔

لیکن اس کتاب کے منظر عام پر آنے میں اس قدر جو تاخیر ہوئی اس کی بنیادی وجہ یہاں بیان کرنا ضروری خیال کروں گا کہ دراصل کتاب کے پہلے حصہ حیات اکملؒ میں ابھی کافی حد تک ترمیم واضافہ کی ضرورت تھی اور بہت سے حالات و واقعات ابھی تحقیق طلب تھے۔ یہی وجہ ہے کہ احباب " محبوب الوارثین " کے اس حصہ میں ابھی تشنگی محسوس کرتے ہیں۔ دوسری طرف حصہ دوم میں سرکار حضور عالم پناہؒ کی جو تعلیمات پیش کی گئی ہیں ان میں سے متعدد وضاحت طلب تھیں۔ جن کے اسرار کا سمجھنا ہر کس و ناکس کے بس کا روگ نہیں۔ دراصل سرکار حضور عالم پناہؒ کی تعلیمات معرفت و حقیقت کا ایک بحر ذخار ہیں اس میں ہر رنگ کے نگینے اور ہر قسم کے جواہرات کثرت سے موجود ہیں۔ یہ ایک ایسا چمن ہے کہ جس کا ہر پھول سدا بہار خوش رنگ اور پر مہک ہے۔ لیکن ان جواہرات کی پہچان کے لیے کسی جوہری اور اس چمن تک رسائی کے لیے کسی رہنما کی ضرورت اپنی جگہ مسلمہ ہے۔ مجھ ایسے کم فہم ان ملفوظات مقدسہ کے اسرار کو مکمل طور پر سمجھنے سے قاصر ہیں۔ گو آج قحط الرجال کا دور دورہ ہے۔ کوئی زبان زر زن زمین کے علاوہ کسی اور موضوع پر بات کرنے کو تیار نہیں اور کوئی ذہن اس سوچ سے نکلنے کے لیے آمادہ نہیں۔ لیکن پھر بھی الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ ہمارے پاس چند ایسی نادر روزگار ہستیاں موجود ہیں کہ جن سے نسبت اور استفادہ ہمارے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے۔ ایسی ہی عظیم ہستیوں میں سے ایک جناب سرکار الحاج قبلہ فقیر عزت شاہ وارثی صاحب مدظلہ العالی کی ذات گرامی ہے کہ جنہوں نے عصر حاضر میں سلسلہ وارثیہ کی ترویج واشاعت کے لیے اندرون ملک و بیرون ملک بے پناہ خدمات سرانجام دیں۔ بے شمار غیر مسلموں کو دائرہ اسلام میں داخل کیا اور لا تعداد افراد کو سلسلہ وارثیہ میں شامل فرمایا۔

میں نے متعدد ملاقاتوں اور خطوط میں سرکار حضور عالم پناہؒ کی مختلف تعلیمات کو مختلف انداز سے حضرت صاحب کے سامنے پیش کیا اور ان کی وضاحت چاہی۔ یہ

حضرت صاحب قبلہ کی خصوصی نوازش ہے کہ ہر مرتبہ بڑی شفقت اور محبت سے رہنمائی فرمائی اور ہر چیز کو بڑی وضاحت سے بیان فرمایا۔ چنانچہ اس امر سے میری حوصلہ افزائی ہوئی اور میں نے تعلیم الوارثیہ کی ترتیب نو اور اشاعت کے فیصلہ کو حتمی شکل دی اور اصل کتاب کے ساتھ ساتھ سردلبراں کے عنوان سے حضرت صاحب قبلہ کے تحریر فرمودہ افتتاحی کلمات کے ساتھ ساتھ تشریحی گرامی نامے بھی احباب کے استفادہ کے لیے پیش کر دیئے ہیں۔

یہاں میں قبلہ والد صاحب مؤلف کتاب ہذا کا مختصر تعارف پیش کر دوں۔ آپ کا اسم گرامی زاہد حسین تھا۔ آپ ۱۴ مارچ ۱۹۲۲ء کو ملہو سنگھوئی (تحصیل و ضلع جہلم) میں مغل برلاس خاندان کی ایک عظیم شخصیت حکیم صوبیدار قاضی محمد یوسف صاحب قادری سروری کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ سرکار قبلہ فقیر عزت شاہ وارثی صاحب کے برادر بزرگ ہیں۔ آپ کے ننھیال اور ددھیال کو خدائے بزرگ و برتر نے ولایت اور قضاۃ کی نعمتوں سے نوازا تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والدین سے ہی پائی۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے پنجاب یونیورسٹی لاہور اور اولڈ انڈین میڈیکل کالج برنالہ پٹیالہ سے رجوع کیا۔ تقسیم ہند سے قبل کچھ عرصہ عسکری خدمات سرانجام دیں پھر شعبہ تعلیم سے وابستہ رہے۔ متعدد فلاحی اداروں کے روح رواں رہے۔ آپ تحریک پاکستان کے ایک سرگرم اور فعال کارکن تھے اور اس علاقے میں مسلم لیگ کو متعارف کرانے والوں میں سے ایک تھے۔ آپ چونکہ ایک مستند طبیب حاذق بھی تھے اس لیے آخری وقت تک اس شعبہ سے وابستہ رہے۔ لیکن آپ نے کبھی اسے بطور پیشہ نہیں اپنایا بلکہ ہمیشہ اسے خدمت خلق ہی تصور کیا۔ علاقے میں آپ کی ہمہ جہت شخصیت ایک عالم باعمل، صوفی باصفا، شفیق معلم، سوشل ورکر اور ایک ماہر مستند اور تجربہ کار طبیب کی حیثیت سے اب تک مثالی گردانی جاتی ہے۔

آپ جناب فقیر سید عنبر علی شاہ وارثی اجمیری کے ذریعہ سلسلہ وارثیہ میں حضور سرکار عالم پناہ کے دامن رحمت سے وابستہ تھے اور ایک سفید پوش فقیر تھے۔ ۱۹۶۴ء میں قبلہ شاہ صاحبؒ نے آپ کو احرام عطا فرمایا اور فقیر مقصود شاہ وارثی نام رکھا لیکن بعد میں عالم رویاء میں سرکار حضور عالم پناہ کے حکم پر احرام وقت آخر کے لیے

محفوظ کر دیا اور سفید پوشی میں فقیری کی ۔آپ کا وصال ۲۹ جنوری ۱۹۸۳ء کو ہوا ۔اور ملہو سنگھوئی میں خانقاہ حضرت شاہ مشتاقؒ میں اپنی والدہ ماجدہ کے پہلو میں دفن کئے گئے ۔

فقیر عنبر شاہ وارثی صاحبؒ اپنی کتاب " وارث الاولیاء فی تذکرۃ الفقراء " میں آپ کا تعارف ان الفاظ میں کراتے ہیں ۔" آپ سرکارؒ کی محبت میں مخمور ہیں ۔آپ نے اس علاقہ میں سرکارؒ کے مسلک و مشرب کی بہت تبلیغ کی ہے ۔آپ قاضی اکمل شاہ وارثیؒ کے بھتیجے ہیں ۔ہر ایک کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں ۔غریبوں کی خدمت کرتے ہیں ۔پابند شرع ہیں ۔فقیر کے ہاتھوں نصف تہبند حاصل ہے ۔ متواضع مہمان نواز صاحب علم مقرر صاحب شعور و فہم ہیں ۔"

آخر میں اگر میں ان احباب کا شکریہ ادا نہ کروں تو یہ ان کی ناقدری ہو گی کہ جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت و طباعت میں بھرپور دلچسپی لی اور علمی اخلاقی اور مالی ہر اعتبار سے تعاون کیا ۔اللہ رب العزت کے حضور دست بستہ عرض گذار ہوں کہ اپنے حبیب پاک ؐ صاحب لولاک کے نعلین مبارک کے صدقے میں ہم سب پر اپنی خصوصی نوازشیں فرمائے ۔ سرکار حضور عالم پناہؒ کی غلامی کا حق ادا کرنے اور سلسلہ وارثیہ کے پیام عشق و محبت کو عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

؎ میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے

خاکروب بارگاہ وارثیہ
راشد عزیز وارثی
سنگھوئی ...... جہلم

پیکر صدق و صفا ہیں زاہد

(جناب حکیم عبدالعزیز خطیب رحمانی)

پیکر صدق و صفا ہیں زاہد
پرتو مہر و وفا ہیں زاہد
محور صبر و رضا ہیں زاہد
مصدر رشد و ہدا ہیں زاہد

میرے مربی میرے مقتدا ہیں زاہد
میرے محبوب میرے شیدا ہیں زاہد
میرے مشفق میرے دلربا ہیں زاہد
سب سے بھلے برملا ہیں زاہد

مخلص بے ریا ہیں زاہد
دل بند یوسفؒ و عطاؔ ہیں زاہد
معنئ استغنا ہیں زاہد
واللہ قلندر کبریا ہیں زاہد

محو زہد و اتقاء ہیں زاہد
رہ رو با خدا ہیں زاہد
خدا پرست و خدا نما ہیں زاہد
میرے رہبرو راہنما ہیں زاہد

Scanned with CamScanner

قطعہ تاریخ وفات حکیم قاضی زاہد حسین وارثی

(رئیس امروہوی)

حکیم محترم صدق آفرین و با صفا زاہد
کہ او را ترجمان راز ہائے زندگی گفتم

ازیں دار فنا رفت بہ جنت جلوہ فرما شد
سراپا آگہی بود و سراپا آگہی گفتم

بزرگ و مہرباں و مہر انگیز و وفا پرور
حکیم وقت بود او را حکیم واقعی گفتم

رئیس آں مرد حق بودو بحق پیوست از رحمت
پئے سال اجل " زاہد حسین وارثی گفتم "

(۱۹۸۳ء.........۱۴۰۳ھ)

Scanned with CamScanner

قطعہ تاریخ تکمیل کتاب
"حیات اکمل مع تعلیم الوارثیہ"

(رئیس امروہوی)

حضرت خورشدؒ کے حالات میں ہے یہ کتاب
یہ مصنف کے لئے اللہ کی تائید ہے

یہ "حیات اکملؒ" اے دل ایک روداد عمل
اور ارشادات وارثؒ کی یہ ایک تجدید ہے

فیض وارثؒ سے مکمل ہو گئی ہے یہ کتاب
اس کا پڑھنا اہل دل پر فرض ہے تاکید ہے

یہ عطائے خاص اکملؒ شاہ صاحب ہے رئیس
سال تاریخی بھی خود "در عطا خورشید" ہے

(۱۹۸۴ء............۱۴۰۴ھ)

تقریظ

از قلم جناب پروفیسر فیاض احمد خان کاوش وارثی مصنف "آفتاب ولایت"
صدر شعبہ اردو شاہ عبداللطیف گورنمنٹ کالج میرپور خاص .... سندھ

حضرت قبلہ حکیم قاضی زاہد حسین وارثی المعروف فقیر مقصود شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ "محبوب الوارثین" تھے ۔ اسی محبت نے یہ اعجاز دکھایا کہ مرشد برحق وارث پاک قدس سرہ العزیز کی نورانی تعلیمات اور اقوال زریں کا یہ شاندار محل تعمیر کرایا یعنی کتاب "تعلیم الوارثیہ" کی تدوین و ترتیب کا کام سرانجام پایا۔

جس کا حرف حرف ہیرا، لفظ لفظ موتی .... کتاب کیا ہے جواہرات کی کان ہے ۔ کسی عنوان کو دیکھئے معلومات سے مالا مال ہے ۔ عنوان کے تحت اسرار و رموز کے دریچے کھولے ہیں .... تصوف کے موتی رولے ہیں! کتاب کو کہیں سے کھولئے

کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا ایں جاست

گویا ہر صفحہ: دامان باغبان و کف گلفروش ہے ۔ یہ چمنستان وارثی ہے جو سدا بہار ہے ۔ جس کی ہر کلی فردوس جمال ، جس کا ہر پھول بہار لازوال ، جس کی مہک لہک، بے نظیر و بے مثال ہے ۔ جس کی سیر سے دل و دماغ معطر ہو جاتا ہے ۔ .... روح کو وجد آجاتا ہے .... مشک خود بولے گی، عطار کو بتانے کی ضرورت نہیں!

ان پر اثر تعلیمات وارثیہ کو پڑھ کر خود بخود عمل کرنے کو جی چاہتا ہے ۔ کہ اقوال وارث .... صحیفے ہیں اترے ہوئے آسماں سے .... اس نورانی و روحانی تالیف لطیف پر اللہ تعالیٰ مؤلف مرحوم مغفور کو اپنے جوار رحمت میں مقامات اعلیٰ عطا فرمائے اور اس کتاب کی ترتیب دلپذیر اور تدوین جدید اور اشاعت بے نظیر پر ناشرین و معاونین کو بیش از بیش انعامات عالیہ سے نوازے ۔ آمین ثم آمین بحق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ○

Scanned with CamScanner

سرِ دلبراں

الحمد للہ خالق السماء والطین ۝ مالک السموات والارضین ۝ رازق الابرار والفاجرین ۝ معطی الانبیاء والعاشقین ۝ الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین واصحابہ الامنین ۝ والسلام علی عبادہ الصالحین ۝

حمد اس خدائے بزرگ و برتر واجب التحیات کی جس کی عطائیں غیر محدود اور جس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا دائرہ امکاں سے خارج ہے۔ جس طرح خالق موجودات کا شکر ادا کرنا انسان کی طاقت و امکاں سے باہر ہے۔ اسی طرح سرور کائنات کی مدح و ثنا بھی تشریح و بیان سے بالاتر ہے۔ جو کچھ حد احدیت کے سوا متعین ہے ذات محمدیؐ اس کا بیان اور جو صفات غیر محدود ذات احدیت میں ہیں ذات محمدیؐ ان کے لیے باعث ظہور ہے۔ غرض یہ کہ جتنے بھی علوی یا سفلی انوار ہیں سب آپ کے پرتو نور سے ظہور پذیر ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ذات حق کی صفات کا ادراک و عرفاں اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ آنحضورؐ کی کہنہ ذات سے واقفیت نہ ہو۔ کسی نے بہترین شعر اس معاملہ میں فرمایا ہے۔

حق را بچشم اگرچہ ندیدند لیکنش
از دیدن جمال محمدؐ شناختند

اگرچہ حق تعالیٰ کو کسی نے اپنی آنکھ سے نہیں دیکھا لیکن اسے حضورؐ کے جمال سے پہچانا ہے۔ اسی طرح حضور اکرمؐ کی آل کامل کے کمالات، صحابہ کرامؓ کی تمام صفات اور آئمہ عظامؓ کے احسانات کا حساب و شمار طاقت بشری کے امکان میں نہیں ہے۔ در حقیقت یہ تمام حضرات دریائے نبوت کی نہریں اور آسمان رسالت کے چاند ہیں۔ جس فیض کو فروغ ملا یا جو نور دین میں ظاہر ہوا وہ انہی بزرگوں کے طفیل ہوا۔ ان میں سے ہر نہر کا پانی جدا اور ہر چاند کی روشنی الگ ہے۔ ان میں سے ہر بزرگ کتاب فضیلہ۔ کا ایک مستقل باب اور مستقل فصل ہے۔ کوئی صدق و راستی میں مشہور

ہے اور کوئی عدل وانصاف میں معروف، کوئی لباس حیا سے مزین اور کوئی علوم بے پایاں کا ماہر۔غرضیکہ خاتم نبوت کے خلفاء کا اختتام خاتم ولایت کی مہر سے ہوتا ہے۔

خاندان نبوت میں سے اللہ تعالیٰ نے جسے چاہا قطب الاقطاب بنی آدم کا غوث اور جن وانس کا مرجع بنا دیا حتیٰ کہ تاریخ میں، شیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر حسنی الجیلانیؒ اور حضور خواجہ خواجگان حضرت معین الدین چشتی سنجری اجمیریؒ اور ان سے جس قدر خلفاء کی پیداوار ہوتی ہے، ان کی زندگی کا شعور ہر لحاظ سے جدا جدا نظر آئے گا۔ پھر کہیں خلافت فقط عمامہ تک محدود ہے۔ کہیں کلاہ ٹوپی تک، کہیں خرقہ خلافت مقدسہ کو عروج ہے اور کہیں فقط ایک گدڑی فیض کا چشمہ بنادی جاتی ہے۔بہرحال اگر کوئی چاہے کہ فقط بھیس بدل کر اصل سرچشمہ فیض کا اندازہ لگالے تو وہ اپنی مہم میں ناکام رہے گا۔

سرکار حضور عالم پناہ وارثؒ ارث علی ابھی دنیا میں تشریف نہیں لائے مگر شاہ عبدالرزاق بانسویؒ اپنے دور میں خبر دیتے ہیں کہ میری پانچویں پشت میں ایک روشن چراغ چمکے گا جس کی روشنی کائنات میں پھیلے گی۔نسل انسانی اپنا حصہ لے گی اور باقی مخلوق الگ فیض اٹھائے گی۔اور سید عبدالادشاہ صاحبؒ جو تحیر وارثی کے لقب سے مشہور تھے فرماتے ہیں کہ حضرت شاہ نجات اللہ صاحب جو سیدنا خادم علی شاہؒ صاحب قبلہ کے مرشد برحق ہیں وہ اپنے وقت میں اپنے فیض کا حال بیان فرماتے ہوئے دیوہ شریف کی طرف منہ کر کے فرماتے تھے کہ آنے والے کے حسن وجمال سے اپنے دامن کو فیض سے صبح ہر روز بھرتا ہوں۔کچھ ایسے لوگ ہیں کہ جو عالم رویا میں بیعت ہوئے ان کا زمانہ وہ ہے کہ ابھی حضور دنیا میں تشریف نہیں لائے۔۔۔۔پھر حضورؒ پیدا ہوئے سن بلوغت طے کیا پروان چڑھے تو حضرت مولانا وزیر علی صاحب اپنی اسی سال کی عمر میں لکھنؤ میں پہچانتے ہیں کہ یہ صورت تو میری دیکھی ہوئی ہے۔عرض کرتے ہیں کہ حضور مجھے اپنی غلامی میں لے لیں۔حضور سرکار عالم پناہ کی عمر اس وقت تقریباً بیس سال کے قریب ہے آپ فرماتے ہیں کہ مولانا آپ کو اپنی بیعت کا یقین نہیں آپ تو بیعت ہو چکے۔اسی طرح مولوی فرزند علی وارثی اور شیخ امید علی وارثی جن کی عمریں نوے سال سو سال تک ہو چکی تھیں۔انہوں نے حضور کو پہلا لباس جو سفید احرام تھا

پہنے ہوئے دیکھا تو پہچان کر جب اپنی بیعت کی التجا کی تو جواب ملا تم تو پہلے مرید ہو چکے ہو۔

یاد رہے جو دنیا میں آنے سے پہلے دستگیری فرمارہے ہیں وہ دنیا میں آکر بھی کائنات کی دستگیری کرتے رہے جس کی تاریخ گواہی دے رہی ہے۔ بعد از وصال اب تک اسی طرح ہی دستگیری فرمارہے ہیں اور ثابت فرمارہے ہیں کہ سلسلہ بیعت کی جس طرح ابتدا فرمائی تھی روز محشر تک ویسی ہی قائم رہے گی۔

آپ کا مسلک عشق ہے اور آپ اپنے وقت کے سلطان ہیں۔ کن کی ہر تخلیق پر بازنہ آپ کی گرفت نہایت مضبوط ہے۔ آپ نے اپنے وجود مقدس کے لیے اس لباس کا انتخاب فرمایا جو جد امجد حضرت ابراہیمؑ نے تعمیر کعبہ کے وقت استعمال فرمایا تھا۔ جسے ذات کبریا نے پسند فرمایا اس لباس کو پہن کر تمام زندگی احرام کی ہر پابندی کو پورا فرمایا جو دوران حج بڑی مشکل سے چار دن حاجی پورا کرتا ہے۔ ذرا غور فرمایا جائے تو معلوم ہو گا کہ ایسی پابندیوں کا پہرا زندگی بھر دینا آسان ہے یا مشکل۔ جس وجود نے زندگی اس لباس میں جسے احرام کہا جاتا ہے گذاری اور عہد کیا کہ جد امجد نے خدا کا گھر تعمیر کیا اور اس میں چراغ مصطفویؐ روشن فرمایا میں اپنی زندگی میں نسل آدمؑ کے سینہ میں تعمیر کعبہ کر کے اس میں چراغ مصطفویؐ روشن کروں گا۔ فقط زندگی کا حاصل یہی ہو گا میں اسی کی رضا پر راضی ہوں مجھے اپنے خانوادہ پاک سے یہ حصہ ملا ہے روز محشر تک یہ چراغ جلاتا رہوں گا۔

عزیز القدر! آپ کے سوالات کے جواب اپنے معیار کے مطابق پیش ہیں۔ دراصل سرکار عالم پناہؒ کی حیات مقدسہ میں جیسے جیسے لوگ حاضر ہوتے ان کی بنیاد پر ارشادات ہوتے ہر حاضر ہونے والے آدمی کے وقت فقیر کی کیفیت کا سلسلہ جدا ہوتا ہے۔ اگر عیسائی حاضر ہوتا ہے تو طبیعت پر اسی مذہب کے لحاظ سے کیفیات کا عالم ہو گا ہندو سکھ جب پیش ہوتے ہیں تو ان کی بساط کے لحاظ سے حضور مخاطب ہوتے مسلمان جس طرز کا حاضر ہوتا ہے وہ اپنی جگہ حضور کو اپنے لیے مکمل پاتا ہے۔ سرکار عالم پناہ کے حضور حاضر ہونے والا جو جیسا خیال کرتا ہے اسے ویسا ہی جواب ملتا ہے۔ غرضیکہ آپ نے تمام بنی نوع انسان کی دستگیری فرمائی۔ دیکھنا یہ ہے کہ حضور قبلہ عالمؒ

نے اپنی زندگی کا کتنا سفر کیا۔آپ سیاحت میں کس کس جگہ تشریف لے گئے اور کتنی بہترین روحانی زندگی بسر کی۔غیر مذاہب کے ملکوں شہروں قصبوں میں عملی طور پر کیا کیا اور کتنے غیر مذاہب نے آپ کی ذات، آپ کی روح، قلب اور آپ کے وجود پاک سے اسلام کی دولت حاصل کی۔اس کے لئے آپ کی سیرت پاک کا مطالعہ ضروری ہے۔ملا ازم یا ظاہری تعلیم رکھنے والے جن کی اوقات فقط ورق گردانی تک ہے وہ اگر آپ کے ارشادات پڑھ کر بحث مباحثہ میں پڑتے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ تصوف و معرفت کے میدان سے قطعی ناواقف ہیں۔فقط ہندوستان پاکستان تک نہیں تمام عرب و عجم کا مطالعہ کر کے پھر بات کی جائے کہ سرکار عالم پناہؒ اپنی ۸۷ سالہ زندگی میں بنی نوع انسان کے کس کام آئے اور ہم کس کام آرہے ہیں؟سرکار عالم پناہ کا وجود مقدس اسلام کی عمارات میں کس قسم کی عمارت تھی۔سرکار حضور عالم پناہؒ میں کوئی ذاتی خواہشات بھی تھیں۔جیسی باقی ہم سب میں ہیں یا ان کی ذات بالکل منفرد تھی۔۔۔۔ کوئی ایسی ذات تلاش کی جائے جو دروارث پہ حاضر ہوئی ہو اور اپنی مراد میں ناکام لوٹی ہو۔۔۔۔فقیر کی ذات فقط ذریعہ نجات ہوتی ہے۔اور اصل انسان بنانے کی تمنائی تا کہ نسل آدم علیہ السلام اصل انسانیت سے واقف ہو خدا اور اس کے حبیب پاکؐ کے حضور انسان بن کر پیش ہو۔

(سرکار حضور عالم پناہؒ کے چند ایک ارشادات اور ان پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات)

○سرکار نے ارشاد فرمایا"شیطان راہ محبت میں دوست بن جاتا ہے دشمن نہیں رہتا"
(اعتراض: حالانکہ قرآن میں شیطان کو کھلا دشمن کہا گیا ہے)

جواب: پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم ابھی تک قرآن کے مطالعہ سے بہت دور ہیں۔خداوند تعالیٰ نے اپنے مقدس کلام قرآن کے لیے ملائکہ کا انتخاب نہیں کیا نسل آدمؑ سے اپنے مخصوص پاک اور محبوب وجود رکھنے والے سرور دو عالمؐ وجہ کائنات کا انتخاب فرمایا۔ قرآن ثبوت مہیا کرتا ہے کہ "و یعلمھم الکتاب و الحکمۃ" یعنی ہمارے نبی علیہ السلام قرآن پاک اور حکمت سکھاتے ہیں۔کتاب تو قرآن ہے حکمت کیا ہے۔حکمت حدیث مقدسہ ہے۔جس میں طریقہ نبوت کا اصل نچوڑ ہے۔جو وجود حکمت حاصل کر

لیتا ہے ۔ فرمان کے مطابق اس سے شیطان دشمنی نہیں کرتا ۔ نہ کر سکتا ہے انسان مخلوقات میں افضل ہے جو ذات باری تعالیٰ کی ہر تخلیق پر حاوی ہے ۔ جب ہم قرآن پاک کی تلاوت شروع کرتے ہیں تو پہلے پڑھتے ہیں ۔
اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ہ میں نکالے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں ۔ پتہ چلا کے اعوذ باللہ پڑھ لینے کے بعد جب بندہ خدا کی پناہ میں آجاتا ہے تو شیطان اس سے دشمنی نہیں کر سکتا ۔ حضور شہنشاہ دوعالمؐ تو کائنات میں بلند و برتر اور سلطان کائنات ہیں ۔ آپ کے صحابہ کرامؓ تابعینؒ صالحینؒ جن کی زندگی کے شب و روز یاد الٰہی اور اس کے محبوب پاکؐ کے عشق میں گزرے اور جن کی بارگاہیں آج تک ہمیں محبت و عشق اور تصوف کا درس دے رہی ہیں وہ یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ راہ محبت میں شیطان دوست بن جاتا ہے دشمنی نہیں کرتا ۔ ابلیس ہمارے ملاں سے زیادہ سمجھدار ہے وہ جانتا ہے کہ خدا کے نیک بندے نے جن کلمات کی قلبی سوز و گداز سے اپنی زبان سے ادائیگی کی ذات باری تعالیٰ نے ان کی برکت سے اسے عشق و محبت جیسا عطیہ فرما دیا ہے یہ صورت محبوب کو پہچان گیا ہے اب اس سے مقابلہ بے سود ہے ۔ یہ اب میرے بس سے باہر ہے ۔ لہذا ہتھیار ڈال کر تائب ہو جاتا ہے ۔ چنانچہ اہل اللہ اسے دوست کہتے ہیں ۔ دشمن نہیں کہتے ۔ زیادہ تحقیق درکار ہو تو مشکوٰۃ شریف میں باب الاستعاذۃ کا مطالعہ کیا جائے یا جلالین میں کھلی تفسیر دیکھی جائے ۔

○ارشاد وارث پاکؒ ہے کہ " تسلیم و رضا یہ ہے کہ شر کو بھی خیر جانے اور خیر تو پھر خیر ہے ۔"

جواب: حضور علیہ السلام کی پاک سیرت سے ابتدا کریں کہ کفار مکہ اہل عرب نے جتنے دکھ آپ کو دیئے کسی کا جواب اگر دکھ کے بدلہ میں دیا ہو تو واضح کیا جائے ۔ پتہ یہ چلا کہ شر کو اپنے لیے خیر جانا اور صحابہؓ کو اس کی تعلیم فرمائی ۔ اسی تعلیم کے یہ اثرات ہیں کہ حضرت علیؑ مشکل کشا ایک دشمن کو زیر کرتے ہیں اس کے سینہ پر سوار ہو جاتے ہیں ۔ دشمن چہرہ اقدس پر تھوکتا ہے آپ اسے چھوڑ دیتے ہیں ۔ پوچھا جاتا ہے حضرت اپنے دشمن کو چھوڑ دیا فرمایا اس نے غلط حرکت کی ۔ پہلے مقابلہ دین کی بناء پر تھا ۔ اب میری ذات کا معاملہ ہے ۔ جو خدا کے لیے کر رہا تھا اس میں اب خلل پڑتا ہے ۔ اس کے کیئے کا

Scanned with CamScanner

بدل لوں۔ نہیں۔ میرے ہاں شر کو خیر میں بدلا جاتا ہے۔

○ ارشاد سرکار عالم پناہؒ ہے "رب اور رام حقیقت میں ایک چیز ہے۔" (دونوں ایک کیسے؟)

جواب: رب اور رام حقیقت میں ایک ہی چیز ہے۔ اگر کوئی تنقید کرتا ہے۔ شدید تنقید یا خفیف مرضی کا مالک ہے۔ مطالعہ کی ضرورت ہے۔ رب صفاتی نام ہے۔ رام بھی صفاتی نام ہے۔ رحیم بھی صفاتی نام ہے۔ کریم بھی صفاتی نام ہے۔ ہندو بھی رب کو یاد کرتا ہے سکھ بھی رب کی پوجا کرتا ہے۔ سکھ بھی جب عبادت گاہ میں جاتا ہے تو کہتا ہے۔

"گوراں دے دوارے وڑیاں تے پہلاں وضو سازیا"

پتہ چلا کہ سکھ مذہب بھی وضو کرتا ہے۔ گرونانک بھی کعبہ شریف گیا۔ باہر سامنے زیارت کرتا رہا۔ تاریخی ثبوت موجود ہے۔ اس سے دریافت کرنے پر پتہ چلا کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے رب کا گھر دیکھا ہے میرا رب وہاں رہتا ہے۔ وہ میرا رب ہے میں اس کا بندہ ہوں۔ ادھر ہندو مذہب رام چندر جی کی پوجا کرتا ہے جو طریقہ رام چندر نے خود اپنایا وہی مذہب میں رائج کیا۔ بتقاضائے بشریت رام کے وجود میں رب کے سمانے سے حقیقت ایک ہو جاتی ہے۔ بحیثیت انسان آدم علیہ السلام کی حقیقت خداوند تعالیٰ کے نزدیک رہنا بھی وہی مقام رکھتی ہے۔ خدا آدمؑ میں موجود ہے۔ ہر پیغمبر میں اپنی اپنی بساط سے رب اور خدا موجود ہے۔ نسل انسانی کے اندر اپنے اپنے مقام کے لحاظ سے رب موجود ہے۔ ونفخت فیہ من روحی کی رو سے روز اول سے انسان کا ایک خاص حصہ رب ہے پھر قرآن تصدیق کرتا ہے نحن اقرب الیہ من حبل الورید میں انسان کی شہ رگ سے نزدیک ہوں اس کا راز شاہ دوجہاں سرورؐ دو عالم کے ذریعے ذات باری تعالیٰ نے خود فاش فرمایا کہ میں ایک مخفی راز تھا۔ مجھے خیال آیا کہ میں پہچانا جاؤں۔ چنانچہ پیغمبر اسلام محمدؐ مصطفیٰ نے دنیا میں تشریف لا کر وہ کردار ادا فرمایا کہ وہ ذات بے پردہ پہچانی گئی ورنہ رب رام رحیم کریم گروہوتے ہوئے سب مذہبوں نے پہچانا اس میں کوئی فرق نہیں۔

شہنشاہؒ دوجہاں نے جس طرح حقیقیت کا پردہ چاک فرمایا اور ذات کردگار

رب العالمین جب حضورؐ نے اپنا وحدہ لاشریک لہ الہ تسلیم فرمایا۔اس رب کی حقیقت اور ہے۔اس میں ایک رام نہیں کائنات کی ہر چیز ضم ہے۔تصوف میں جب کوئی ذات خداوند تعالیٰ کو حضورؐ کے طفیل پالیتی ہے تو وہ ہر صفت سے آگاہ ہو جاتی ہے۔ باری تعالیٰ کا اصل نور اس کے اندر روشن ہو جاتا ہے۔اور وہ کہہ اٹھتا ہے کہ اگر میری نظر سے دیکھو تو رب رام رحیم سب ذات باری تعالیٰ میں ضم ہیں اور سب ایک ہیں۔یہ فقیر کی ہی ایک ذات ہے جو کاسہ گدائی آگے کر کے اس کا اصل جمال پا گئی ہے۔جب وہ مل جاتا ہے تو پہلی ذات صفات اس میں گم ہو کر فقط ایک ذات رہ جاتی ہے۔وہ کون سی ذات ہے تلاش کرنا پڑے گا جو اپنا نائب اپنے ہاتھ سے اپنی صورت پر بناتی ہے (ان اللہ خلق آدم علی صورتہ۔۔۔الحدیث)

○ برہم پہچانو اور پتھر نہ پوجو۔(یہ ارشاد بھی وضاحت طلب ہے)

جواب: برہم سنسکرت زبان کا لفظ ہے جو ہندوؤں کے ایک فرقہ میں پاک ذات کہلاتی ہے جس کے اصل معنیٰ وہ پاک جسم ہے جو اندر کے حال سے واقف ہو۔یہ فرمان ہندو قوم کے لیے تھا جو سب پروار د ہوتا ہے کہ اصل اندر کو پہچانو۔وہ تمہارے اندر موجود ہے۔(من عرف نفسہ فقد عرف ربہ) پتھر کا بنایا ہوا خدا نہ پہچانو (نہ پوجو) جسے تم نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے۔فرق کیا ہے اہل مغرب کی اصطلاح کے مطابق ہندوازم کو مذہب نہیں کہا جا سکتا۔کیونکہ یہ ہر قسم کے عقیدہ کو اپنانے کے لیے تیار ہوتا ہے۔ تمام رسم ورواج کو اختیار کر لیتا ہے۔خواہ وہ قدیم زمانہ کے گھناؤنے رسم ورواج ہوں یا عصر جدید کے اعلیٰ وارفع رسوم ورواج۔ہندومت کے کوئی مقررہ عقائد واصول نہیں جس کو ماننا اس مذہب کے ہر پیرو پر لازمی اور ناگزیر ہو۔اس کے ماننے والے کہیں ایک جگہ جمع ہو کر عبادت نہیں کرتے ان کا کوئی مسلمہ معبد نہیں ہے۔البتہ برہمن کے بارے میں ان کے خاص اعتقادات ہیں اور مخصوص طریقہ کار ہیں۔جن کی سارے ہندوستان میں پیروی کی جاتی ہے۔برہمن اپنے ماننے والوں کے لیے ضروری نہیں سمجھتے کہ وہ کسی مخصوص عقیدہ پر اپنا ایمان لے آئیں اور نہ کسی نئی بدعت کے خلاف جنگ آزما ہونے کی انہیں دعوت دیتے ہیں وہ صرف اس بات پر اصرار کرتے ہیں اور اس میں وہ کامیاب بھی ہیں۔کہ ان کا ہر ماننے والا اس بات کو تسلیم کرے کہ دیوتا

Scanned with CamScanner

اور انسان کے درمیان صرف برہمن ہی واسطہ اور ترجمان کا فریضہ ادا کر سکتا ہے۔ دیوتا کا بت برہمن اپنی مرضی سے بنواتا ہے مرضی سے مندر میں نصب کرواتا ہے۔ مرضی سے پوجا کرواتا ہے ۔۔۔۔ نام برہم ہے۔ اندر دیکھنے والا۔ لہذا اسے کہا جاتا ہے برہم پہچانو۔

○ارشاد ہوتا ہے "دوبدھا نہ رہے تو مسجد اور مندر میں ایک ہی جلوہ نظر آئے"۔
نیز یہ کہ "مسجد، مندر، گرجا جہاں جائے سوائے ایک شان کے اور کچھ نہ دیکھے"۔
(اعتراض = مسجد، مندر، گرجا ایک ہی کیسے ہو سکتے ہیں؟)

جواب: جب تک محبت و عشق کی آنکھ ایک حسین و جمیل صورت کو دیکھ نہیں لیتی اور ایک ہی صورت کو دل سے اپنا حاصل زندگی قرار نہیں دیا جاتا اس وقت تک دوبدھا قائم رہتی ہے۔ یہ ایک ہندی لفظ ہے۔ جسے ہم شک و وہم کہتے ہیں ۔۔۔۔ جیسے سرکارؒ کے ہاں ٹھاکر پنچم سنگھ کا واقعہ پیش آیا۔ آپ نے فرمایا دوبدھا دور ہو تو مسجد اور مندر میں ایک ہی نظر آئے گا۔ سردار جی جاؤ ہر جگہ کی سیر کرو ہر جگہ ایک دیکھنا دو ماہ کے بعد آنا۔ سردار جی گئے۔ مندر بھی جاتے ہیں سرکار کو دیکھتے ہیں۔ دریا میں پہاڑ میں گھر میں کھیتوں میں سرکار کو دیکھا۔ جب دوبارہ حاضر ہوئے تو سرکار نے فرمایا پنچم تم آگئے عرض کی حضور آیا ہوں لیکن جانے کے لیے نہیں۔ قدم بوس ہوئے۔ سرکار نے احرام عطا فرمایا۔ رسول شاہ نام رکھا اور سیاحت کی اجازت دی ان کی بستی تک کا نام بدل گیا بستی ٹھاکر پنچم سنگھ تھی اور رسول نگر ہو گئی۔ یوں ان پر ہر راز کا پردہ اٹھ گیا۔ مگر یہ حالات ایسے ہیں جو جن پر گذرتے ہیں وہی جانتے ہیں دوسرا ان سے بے خبر ہے۔ کتابوں کی ورق گردانی سے ایسے مسائل حل نہیں ہوتے۔ ان کے لیے عمل کی زندگی درکار ہوتی ہے۔

○سرکارؒ نے فرمایا "محبت میں کفر و اسلام سے غرض نہیں اس میں شریعت کو کچھ دخل نہیں ۔۔۔۔"

نیز "عاشق کی دین و دنیا خراب ۔۔۔" مزید فرمایا کہ "ہمارے ہاں مجوسی عیسائی وغیرہ سب مذاہب والے برابر ہیں۔" (اعتراض = سب برابر کیسے ہوئے؟)

جواب = اسے بھی ہم شہنشاہ دوجہاں سرور انبیاءؐ کی ذات پاک سے ہی لیں گے۔ جن کی

شریعت ہے۔ اور جنہیں ہر لحاظ سے افضل مقام حاصل ہے۔ شریعت نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

موجودہ مسلمان معہ اپنے ملاں کے فقط اعتراض کرنا ہی جانتا ہے۔ تاریخ نسل انسانی کا مطالعہ نہیں کرتا۔ خدا تو کہتا ہے کہ میں انسان کی شہ رگ کے قریب ہوں تو جو خدا انسان کی شہ رگ کے قریب ہے تو آپ کس انسان کو جدا سمجھیں گے۔ جس سے بھی آپ نفرت کریں گے خدا تو اس میں موجود ہوگا۔ لہذا اہل محبت و عشق سوزو گداز کی دنیا میں رہتے ہیں وہ کسی انسان کو اپنے سے جدا نہیں سمجھتے۔ ان کے ہاں ہر فرد نسل انسانی میں اپنا مقام رکھتا ہے خواہ اس کا مذہب کوئی ہو آپ جس مذہب سے وابستہ ہیں اس میں آپ کا کردار اگر جامع اور بلند ہے تو کوئی باطل عقیدہ آگے نہیں ٹھہر سکے گا۔ وہ اپنی ذات، مذہب، رسم و رواج، عزت و آبرو سب کچھ آپ کی نذر کر دے گا جسے اصطلاحاً بیع کہا جاتا ہے۔

تاریخ روز اول سے گواہ ہے کہ ہزاروں نہیں لاکھوں وجودوں کے گل چراغ روشن کرنے کے لیے ایسی شمع ویرانوں، پہاڑوں، جنگلوں اور صحراؤں میں روشن فرمائی گئی کہ روز پروانے آآ کر نثار ہونا شروع ہوتے ہیں صبح ان کی لاشیں ملتی ہیں (مقام فناہ) ان کی نسل، ذات پہچاننے والے اور مذہب کی کرید کرنے والے سر دھنتے رہ جاتے ہیں۔ بلال حبشی کا مذہب کیا تھا اور وہ کیا بنا۔ اسی طرح کے واقعات آپ دیکھتے جائیں تو پتہ چلے گا کہ بالکل درست ہے کہ

خدا خود میر مجلس بود اندر لا مکاں خسرو
محمدؐ شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم

ارشاد خداوندی ہوتا ہے

وما ارسلنک الا رحمۃ اللعالمین

حضور علیہ السلام رحمۃ اللعالمین ہیں رحمت اللمسلمین نہیں۔ صرف مسلمانوں کے لیے ہوتے تو اور بات تھی۔ آپ عالمین کے لیے رحمت ہیں۔ طائف کے لوگ پتھر

Scanned with CamScanner

برساتے ہیں حضور کا وجود اطہر زخمی ہے لیکن آپ پھر بھی دعا ہی فرماتے ہیں خداوند تعالیٰ فرماتے ہیں کہ محبوب اگر آپ کہیں تو اہل طائف کو تباہ کر دوں ۔ حضورؐ فرماتے ہیں اے رب کریم تو نے مجھے رحمت اللعالمین کہا ہے میں کیسے کہوں کہ اہل طائف کو تباہ کر دو ۔ اہل طائف کو تباہ کرنے کی بجائے یہ شعور عطا فرما کہ وہ مجھے پہچان لیں کہ میں کون ہوں ۔ حضورؐ کے ہاں سب مذہب برابر تھے ۔ سرکار عالم پناہ وارث پاکؒ تقلید فرماتے ہیں اپنے نانا پاک کی لہذا آپ نے نسل آدم کو تعلیم و تربیت سے نوازا ہے ۔ مسلمان صاحب ایمان کو تعلیم کی ضرورت نہیں رہتی جو ایمان کی دولت نہیں رکھتے انہیں تعلیم کی ضرورت ہے ۔ تذکرہ ثابت کرتا ہے کہ کس قدر غیر مذہب فیض سے بہرہ ور ہوئے ۔ ان پہ کیا گذری وہ کیسے قریب آئے ۔ ٹھاکر پنچم سنگھ کا واقعہ یا ایسے ہی غیر مذہب ، جو سامنے تو کسی غیر ارادہ سے آتے ہیں مگر زیارت و ملاقات پر دولت دین سے جھولیاں بھر کر واپس جاتے ہیں اس کی حقیقت کوئی ان سے دریافت کرے کہ آپ نے صورت میں کیا دیکھا جس کے دیکھنے سے ارادہ میں تبدیلی آگئی ۔

حضور خواجہ غریب نوازؒ راجھستان کے ٹھنگر علاقہ میں بحکم سرور دو عالمؐ جا کر بیٹھ جاتے ہیں جہاں حضور خواجہ معین الدین حسن چشتیؒ کے بغیر کوئی مسلمان نہیں تھا ۔ وہاں بسنے والے صرف ہندو ہی نہیں تھے خدا ہی جانے کس کس عقیدہ کے لوگ موجود تھے ۔ اور کیسی کیسی مذہبی رسومات ادا کرتے تھے جس میں گانا بجانا بھی ان کے ہاں عبادت تھی ۔ حضور غریب نوازؒ نے لوگوں کو اکٹھا کرنے کے لیے انہی گانے والوں کو بلا کر ذریعہ بنا لیا ۔ گانے والے آکر گاتے تھے لوگ جمع ہو جاتے آپ انہیں محبت و پیار کی اور رحمت کی نظر سے دیکھتے ۔ ان کی زبان سے خود بخود کلمہ شہادت جاری ہو جاتا یوں یہ سلسلہ اجمیر کی پتھریلی زمین اور پہاڑ کی چوٹیوں سے پھیلنا شروع ہوا اور ہندوستان ہی نہیں کل عرب و عجم میں پھیل گیا ۔ ہزاروں نہیں لاکھوں انسانوں نے کلمہ پاک پڑھ کر دولت دین مصطفویؐ سے اپنی جھولیاں بھریں ۔ تاریخ ثابت کرتی ہے کہ کفر سے نکل کر تصوف کی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہونے والے انسانوں کے قلب کو وہ نور کی جلا عطا ہوئی کہ جس نے آگے نسل انسانی کے اندھیرے گھپ ماحول میں چراغ مصطفویؐ روشن کیا ان کے اسم گرامی اگر لکھے جائیں تو ایک ضخیم کتاب بن جائے گی ۔

Scanned with CamScanner

سرکار عالم پناہؒ کے عہد کے واقعات ہی بے شمار ہیں ۔ مثلاً ٹھاکر صاحب کا واقعہ کہ مندر میں جاتے ہیں تو مورتی کی جگہ سرکار عالم پناہؒ کو دیکھتے ہیں گردوارے جاتے ہیں تو گرو کی جگہ سرکارؒ کو دیکھتے ہیں ۔ مسجد میں جاتے ہیں تو محراب میں سرکارؒ کو دیکھتے ہیں ۔ پتہ چلا کہ ٹھاکر جیسے کافر کو ایسی کرامت کی ضرورت تھی ۔آخر وہی ٹھاکر تائب ہو کر مسلمان ہوا اور خرقہ فقر پہن کر رسول شاہ نام پایا اور دین سرور کائناتؐ کی خدمت کی ۔ ہزاروں لوگوں کو دین اسلام میں داخل کیا اور سرکار عالم پناہؒ کا غلام بنا دیا

○ سرکارؒ نے فرمایا" حاجی وہ ہے جس پر حقیقت کعبہ منکشف ہوئی ۔"

تشریح ۔ ہر پیغمبر اپنے اپنے دور میں خدا سے ہم کلام بھی ہوا اور کسی مخصوص نشانی سے اظہار ذات کبریا کو محسوس کرتا رہا ۔ جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر روشنی سے محظوظ ہوئے ۔ خداوند کریم کی پہچان روشنی اور آواز تک محدود رہی ۔ لیکن پیغمبر اسلام حضور رسالت مآبؐ اپنے مالک حقیقی سے بالمشافہ مکمل گفتگو کر کے پیغمبری کے کمال تک پہنچے ۔

(ثم دنا فتدلی ○ فکان قاب قوسین او ادنی ۔۔۔القرآن)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ابتدائی کشمکش ۔ پھر ایک لک و دک پہاڑی سلسلہ میں حضرت مائی ہاجرہ مسرورہؓ اور ایک شیر خوار بچے (حضرت اسماعیل علیہ السلام) کو چھوڑنے کے حکم پر عمل پیرا ہونا ۔ کس باپ کا ایسا حوصلہ ، صبر اور توکل ہے اگر کوئی ثبوت ہو تو بتایا جائے ۔ سوچنا پڑے گا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ضمیر میں کون کار فرما ہے اور جس بچے کو ویران پہاڑی سلسلہ میں معہ ماں چھوڑا جاتا ہے جہاں غذا کا کوئی بندوبست اور کوئی ذریعہ نہیں ۔ اس معصوم کے ضمیر میں کس ذات کا قیام ہے ۔ ماں صفا و مروہ پر پانی تلاش کرتی ہے ۔ دوڑتی ہے مگر پانی کا نشان تک نظر نہیں آتا ۔ معصوم کی ایڑیاں رگڑنے سے پانی نکلتا ہے ۔ مائی صاحبہ پانی روکتی ہیں زبان سے نکلتا ہے زم زم ٹھہر جا ٹھہر جا ۔ وہی پانی آج اتنی بڑی مخلوق کی پیاس بجھاتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اسی مقام پر بیت اللہ تعمیر کرنے کا حکم بذریعہ ملائکہ ملتا ہے ۔ اس خاص مقام کی نشاندہی ہوتی ہے جہاں کی مٹی سے ذات کبریا نے اپنا نائب

Scanned with CamScanner

اپنی بشریت پر اپنے ہاتھ سے بنایا۔ اس کی اپنی بشریت کیا تھی صاف ظاہر ہے کہ اس کی اپنی بشریت اس کے محبوب کا تصور اور تخیل تھا جسے وہ اظہار کے لیے ہر پیغمبر کو ایک جھلک دکھا کر پیغمبری کا منصب عطا کرتا چلا آرہا تھا۔ شہنشاہ دو جہاں سرور انبیاءؐ کو یہ منصب منتقل کرتے کرتے ابراہیم علیہ السلام تک لے آیا اور یہاں اس مقام سے آشنا فرما کر حکم فرمایا کہ یہاں میرا گھر بناؤ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام مع اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کے اس گھر کی تعمیر کرتے ہیں۔ تعمیر مکمل ہوتی ہے۔ بیت اللہ شریف کی تعمیر کی تکمیل کے بعد خالق ارض و سما نے اپنے خلیل کو حکم فرمایا۔ اذن فی الناس بالحج آپ لوگوں میں حج کا اعلان کریں۔ آپ نے عرض کی حکم کی پابندی کرتا ہوں میری آواز کون سنے گا جواب ملا اذن --- فعلی البلاغ اعلان کرنا تیرا کام ہے اس کو لوگوں کے کانوں تک پہنچانا میرے ذمہ ہے۔ چنانچہ آپ نے اعلان کیا ---- فاسمع من فی اصلاب الرجال و ارحام النساء و اجابہ من امن ممن سبق فی علم اللہ ان الحج الی القیامۃ لبیک الھم لبیک۔

جو عنایت خداوندی سے سنت ابراہیمی پر کعبہ شریف کی طرف جاتے ہیں کعبہ کی حقیقت ان پر روشن ہو جاتی ہے۔ حقیقت کیا ہے؟ شہنشاہ دو عالمؐ کا جمال ---- جس کے طفیل ذات باری تعالیٰ روبرو ہوتی ہے مگر اسے تسلیم کرنا مشکل ہے۔ یہ وہ عمل ہے کہ جب تک کسی پہ وارد نہیں ہوتا وہ تسلیم نہیں کرتا۔

○ "فقیر کو نہ دوست کے لیے دعا کرنی چاہیئے نہ دشمن کے لیے بددعا" (لیکن سب فقراء دعا کرتے ہیں)

تشریح = دوست جس سے محبت ہو جسے قرب حاصل ہو۔ جیسے حضور سید دو عالمؐ کے صحابہ کرامؓ جو قریب تر ہیں۔ وجود پاک سے ایسا تعلق ہے کہ جدا نہیں۔ لہذا دعا کی ضرورت دوستی میں ختم ہو کر ایک وجود میں گم ہو جاتی ہے۔

اگر انسان رضا و تسلیم کے ساتھ اپنے وجود پر مکمل طور پر حاوی ہو جائے تو وہ کسی تکلیف کا بدلہ نہیں لیتا۔ دشمن کے لیے بددعا نہیں کرتا بلکہ دعا کر کے دشمن کو پروان چڑھانے کی اسلامی تاریخ گواہی دیتی ہے۔ (مکہ اور طائف کے دشمنان اسلام کے

Scanned with CamScanner

حالات و واقعات) ۔ باقی پیران عظام کے حضور لوگ دعا کرواتے ہیں ۔ انہیں مطمئن کرنا بھی خدا اور رسول ؐ کا حکم ہے یہ کوئی خلاف ورزی نہیں ۔

○ " فقیر کو چاہیئے کہ گنڈا تعویذ نہ کرے " (جبکہ اکثر فقراء تعویذات کرتے ہیں)

جواب = بالکل درست حضور ؒ کا فرمان ہے ۔ گنڈا تعویذ دم چھو چھکڑ وغیرہ جس سے روزی کا ذریعہ بنے یا کچھ حاصل ہو وہ مسلک عشق میں حرام گنا جاتا ہے ۔ رضا و تسلیم کے لوگ ان چیزوں سے کمائی نہیں کرتے ۔ آیات قرآنی کا پاس رکھنا ۔ آیات قرآنی کا پانی میں بھگو کر پلانا اس زد میں نہیں آتا ۔ یہ سرکار عالم ؒ پناہ کے دور میں ہوتا رہا ہے ۔ امام ضامن باندھنا ، آیات شفا پلانے کا سلسلہ ہر دور میں حضور ؒ نے فرمایا ۔ ان تعویذات پر پابندی ہے جو روزگار کے لیے یا سفلی علوم کے ساتھ کیئے جاتے ہیں ۔ یا وہ جھاڑ پھونک جو سفلی علم کے ذریعہ کیا جائے ٹونہ وغیرہ اس میں کفر کا رجحان ہے ۔ قرآنی آیات کی پابندی نہیں ۔

○ " فقیر کو چاہیئے کہ تکیہ ، پلنگ ، مونڈھا ، ٹوپی یا پاجامہ وغیرہ کا استعمال نہ کرے ۔ " (لیکن کئی فقراء کو ایسا کرتے دیکھا گیا ہے)

جواب = سرکار عالم پناہؒ کے فقیر کئی قسموں کے ہیں ۔ ایک احرام پوش فقیر ایسا ہے جس کا احرام مع لنگوٹ مکمل ہے وہ خود بخود ہر چیز کا پابند ہے احرام میں جس قدر پابندیاں حج میں ہیں انہیں پوری کرتا ہے ۔ سرکار عالم پناہؒ کی نظر با کمال کا فیض ہے کہ مکمل احرام پوش کو یار کی یاد ہی سے فرصت نہیں کہ وہ احرام میں اپنی مرضی کرے ۔ شب و روز سوز و گداز میں محو صحراؤں ، جنگلوں ، پہاڑوں اور میدانوں کی گردش میں سکون و آرام پانے والا وجود اگر اسے کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا ۔

دوسرا مکمل احرام پوش بغیر لنگوٹ کے دنیا دار فقیر ہے جو پورا احرام پہنتا ہے مگر دنیا سے تعلق داری بھی رکھتا ہے ۔ تکیہ کا استعمال بھی کر لیتا ہے پلنگ پر سو جاتا ہے بیٹھ جاتا ہے ۔ بیوی ہے بچے ہیں ۔ دنیاوی سارا نظام ہے اس کے لیے پابندی نہیں ۔ جیسے مشہور احرام پوش حضرت فقیر بیدم شاہ صاحب وارثیؒ ، ابراہیم شاہ صاحب وارثی ، معروف شاہ صاحب وارثیؒ اور کئی دیگر احرام پوش ۔

تیسرا احرام پوش وہ ہے جو نصف پوش ہے ایک چادر استعمال کرتا ہے قمیض

بھی استعمال کرتا ہے بنیان سویٹر وغیرہ بھی استعمال کر لیتا ہے وہ نصف پوش ہے لہذا ہر پابندی سے آزاد ہے۔ سرکار عالم پناہؒ کے درویش سفید لباس میں بھی تھے۔ اور اب بھی ہیں۔ مثلاً مرزا ابراہیم بیگ صاحب شیدا وارثیؒ اور منشی عبدالغنی خاں صاحب وارثیؒ۔ اسی طرح بے شمار لوگ ہیں جن کے پاس مکمل احرام تھا مع لنگوٹ کے ہر طرح کی پابندی کرتے تھے عبادت و ریاضت میں بہت سے احرام پوشوں سے آگے تھے۔ مولانا فضل حسین صاحب وارثیؒ اوٹاوی مصنف مشکوٰۃ حقانیت اور شاہ فضل حسین وارثیؒ سجادہ نشین شاہ عبدالمنعم قادریؒ آپ کو ہر لباس پہننے کی اجازت تھی مگر دنیا کے بکھیڑوں سے آزاد تھے۔ جن لوگوں کو احرام عطا فرمانے کے بعد جو حکم ہوتا وہ بہر صورت اسے پورا کرتے۔ مثلاً کسی کو حکم ہوتا سیاحت کرو کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانا۔ کسی کو حکم ہوتا آنکھ بند رکھو۔ کسی کو فرمایا مت بولو۔ لہذا یہ ایسا حکم تھا جس پر عمل خود بخود ہوتا تھا۔

اب احرام ایک کھیل بن کر رہ گیا ہے نہ احرام دینے والے میں وہ تاثیر ہے کہ جسے احرام عطا ہو رہا ہے اس کی کایا پلٹ دے نہ لینے والے میں وہ عشق و محبت اور سوز و گداز ہے کہ وہ تصوف میں ایک انقلاب برپا کر دے آج کل تو احرام ذریعہ رزق ہو کر رہ گیا ہے ایک دن احرام حاصل ہوتا ہے دوسرے دن وارثی گھرانوں کی تلاش کرتا ہے کہ کہاں کہاں آباد ہیں۔ ایک بیگ اٹھائے ہوئے ان کے ہاں خود بخود مہمان ہوتا ہے وہ وضع کی پابندی کیا کرے گا؟ تکیہ یا مونڈھا یا کرسی پلنگ قصد سے نہیں چھوڑا جاتا نہ دنیا قصد سے ترک کی جاتی ہے ان سب چیزوں کا انتظام اور خیال ہی ذہن اور قلب سے خود بخود خارج ہو جاتا ہے لو ہی ایک طرف لگی رہتی ہے۔

○ سرکارؒ عالم پناہ کا ارشاد ہے کہ "جو نماز نہیں پڑھتا وہ ہمارے حلقہ بیعت سے خارج ہے"

(اعتراض = بے شمار وارثی حضرات نماز کے تارک ہیں تو ان کے متعلق کیا حکم ہے)

جواب = پہلی بات تو یہ ہے کہ مسلمان ہونے کے ناطے کوئی بھی نماز کا منکر نہیں ہوتا تارک وہ ہے جو نماز سے انکار کرے جبکہ انکار کوئی نہیں کرتا۔ نہ پڑھنا غفلت ہے۔ میاں نور الدین صاحب وارثی بلگرامی کا واقعہ ہے کہ آپ حاضر خدمت ہوئے داخل

Scanned with CamScanner

سلسلہ وارثیہ ہوئے حضور نے فرمایا میاں صاحب نماز پڑھا کریں ۔ میاں صاحب نے عرض کی حضور اور تو سب کچھ کروں گا نماز نہیں پڑھی جاتی ۔ آپ نے فرمایا چالیس دن پڑھ لو پھر چھوڑ دینا ۔ لہذا چالیس دن پڑھ کر میاں صاحب وصال فرما گئے ۔ حضور میاں اوگھٹ شاہ صاحب وارثیؒ نے عرض کی حضور میاں نور الدین وصال پا گئے ۔ حضورؒ نے دریافت فرمایا اوگھٹ شاہ انہیں کتنے دن ہوئے بیعت ہوئے ۔ عرض کی حضور وہ چالیس دن کی نمازیں پوری کر گئے ۔ آپ نے فرمایا شکر ہے وہ بے دین نہیں مرا ۔

آج تک آپ نے بیعت سے کسی کو خارج نہیں ہونے دیا ۔ نماز پڑھوا لیتے ہیں ان کی حضوری میں صوم و صلواۃ کی پابندی خود بخود ہو جاتی ہے ۔ جس قسم کی نمازیں (دکھاوے کی) وقت حاضر میں مسلمان ادا کر کے لوگوں کے سامنے مظاہرہ (بے عملی کا) کرتا ہے وہ نمازیں بھی جہنم میں لے جائیں گی ۔ جو بے سوز بے لذت نمازیں ہیں ۔

(فویل للمصلین○ الذین ھم عن صلاتھم ساھون○ الذین ھم یراؤن ۔۔ القرآن)

اصل نماز کی حقیقت اہل درد ہی بتا سکتے ہیں ۔ سرکار وارث پاکؒ کے ہاں ایمان سے خارج کرنے کا نظام نہیں ہر جرم معاف فرما کر پروان چڑھانا دستور ہے ۔ وارثی ہونیکے بعد وہ کسی کو بے دین مرنے نہیں دیتے ۔ دستور حیات کے لئے ہر چیز کی تاکید فقیر اپنا فرض سمجھتے ہوئے لازمی کرتا ہے ۔ اب یہ ہر پیروکار کا کام ہے کہ وہ بھی اپنا فرض عملا نبھائے ۔

○ سرکار کا ارشاد ہے کہ "فقیری ختکہ پرہے ۔"

وضاحت = ختکہ بھات زبان کا لفظ ہے ۔ جسے اردو میں اظہار حسن کہا جاتا ہے ۔ یہ ٹھیٹھ زبان کا لفظ ہے ۔ پوربی زبان میں حسن پرست زیادہ استعمال کرتے ہیں ۔ جمالیاتی قرب وجہ فقیری بنتا ہے اس لیے کہا جاتا ہے کہ فقیری ختکہ پرہے ۔

○ (سوال = کئی فقراء دیکھنے میں آتے ہیں کہ ان میں اکثر تو سلسلہ کی بنیادی قسم کی معلومات اور سرکار کے متعلق بھی نہیں جانتے ۔ اسی طرح کئی بالکل شریعت و طریقت سے نابلد ہیں ۔ تو یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سرکار حضور عالم پناہؒ کے ہاں فقر کا معیار کیا ہے اور فقراء کے کیا فرائض ہیں ؟)

Scanned with CamScanner

جواب = وقت حاضر میں اپنی اپنی پسند کے لحاظ سے فقر میں عجیب عجیب چیزوں کو داخل کیا جارہا ہے جو سرکارؒ کے زمانہ میں نہیں تھیں۔ سرکار عالم پناہؒ کے وقت بھی نابلد فقراء تھے جو علم سے بے بہرہ تھے مگر سرکار قبلہ عالم کے ہاں سے انہیں اس لیے لباس فقر عطا ہوا کہ وہ محبت و عشق میں گھر بار ہر چیز کو خیر آباد کہہ کر حضورؒ کے در اقدس پر بیٹھ گئے۔ پھر اٹھے نہیں۔ انہیں سرکار عالم پناہؒ کے حضور رزق لباس رہائش باعزت ملتی تھی آرام و سکون ملتا تھا۔ خود مختار زندگی میسر تھی۔ معمول شب و روز سرکار عالم پناہؒ کے روبرو رہنا اپنی اپنی وضعداری میں وقت کو گذارنا حضور کی مجلس محفل سے سبق لے کر عمل کرنا تھا۔ اگر کسی کو سیاحت کا حکم ہوا تو وہ سیاحت کے لیے نکل گیا مگر سیاحت کا مطلب یہ نہیں ہوتا تھا کہ واقفیت کے علاقوں میں جاؤ۔ مریدین اور وارثی خانوادوں کے پاس رہو خدمت کراؤ دام لو اور دوسرے گاؤں چلے جاؤ۔ سیاحت کا مقصد تھا نفس کا جہاد بے سرو سامانی میں توکل اور تسلیم و رضا کی زندگی اور عرصہ دراز تک ۔۔۔۔۔ یا حکم ہوتا تھا روزہ رکھو۔ معیار نہیں کب تک رکھو۔ صرف حکم ہے روزہ رکھو۔ عرصہ دراز تک فقراء روزہ میں رہتے مجاہدات کا سلسلہ ساتھ ساتھ چلتا رہتا تھا۔ وقت حاضر میں آج بیعت ہوئے کل احرام ملا اگلے روز احرام پوش وارثیوں کے گھروں میں پیر بن کر بستر بچھا کر آرام فرمارہا ہے۔ گھر والوں کے لیے حکم ہے کہ فقیر تکیہ نہیں رکھتا رضائی رکھ لیتا ہے۔ حالانکہ رضائی سے تکیہ سے زیادہ آرام ملتا ہے۔

سرکار عالم پناہؒ کے وقت ضعیفی کمزوری کے زمانہ میں فقراء نے کوشش کی کہ سرہانے میں رضائی رکھی جائے۔ رضائی رکھی جاتی تھی مگر آپ سر مبارک رضائی سے نیچے رکھتے تھے۔

قبلہ عالم کے ہاں تو اصول تھا کہ کوئی احرام لایا تو وہ تبدیل کیا اور اترا ہوا احرام تبرکاً تقسیم فرما دیا۔ اگر احرام اس غرض سے پیش ہوا کہ تبدیل کروایا جائے اور احرام پہنایا جائے تو حضور اپنا اترا ہوا احرام پہناتے اور نام تبدیل فرماتے جس کے ساتھ ہی فقیر ہونے والے کی قلبی کیفیت میں انقلاب برپا ہو جاتا اور یکسر فقیر ہونے والے کی زندگی بدل جاتی ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ ان کی زندگی پہلے کچھ اور تھی احرام کے بعد وہ صاحب ولایت ہوئے۔ قدرت کا کرشمہ سامنے دیکھنے کو ملا۔ وقت حاضر کی

Scanned with CamScanner

تبدیلی سلسلہ وارثی کو بدنام کر رہی ہے یہ احرام پوشی فقیری نہیں مکر و فریب ہے جس کے ذریعے یہ احرام پوش دولت کمانے گھروں سے نکلتے۔ جھوٹ فریب سے کمائی کر کے وقت گذار رہے ہیں کوئی بات کہتے ہوئے ہمیں شرم آتی ہے۔ یہ دوسروں پر تنقید کرتے ہیں اپنا حال بتانے سے گھبراتے ہیں۔ شکر ہے کارساز کا اور مرشد کا کرم کہ ہم اس وبا سے پاک زندگی بسر کر رہے ہیں۔ کسی احرام پوش کے معاملہ میں کبھی دخل نہیں دیا نہ کبھی کسی حلقہ کا نام استعمال کیا ہے۔

اکثر لوگ ابھی تک جو اس وقت سلسلہ میں کمزوری آرہی ہے اس سے ناواقف ہیں جن لوگوں کی وجہ سے یہ نقصان پہنچ رہا ہے ان کے نام لکھنے کی ضرورت نہیں۔ سرکار عالم پناہؒ جانتے ہیں ہم اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے احرام پہن کر سرکار وارث پاکؒ کا نام لے کر ۱۹۵۶ء مارچ سے ابتدا کی اور ۱۹۹۷ء تک سلسلہ عالیہ کی تعلیم و تبلیغ مشرق سے لے کر مغرب تک پہنچائی۔ مجھے غرض نہیں کہ کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے غرض فقط یہ ہے کہ سرکار قبلہ عالم راضی ہوں آپ کی خوشی کے ساتھ اپنی نجات ہے۔

کچھ آپ کے سوالات سے آگے قرآن پاک سے ابتدا ہے۔

ان الذین کفر و اسواء علیھم ء انذر تھم ام لم تنذر ھم لا یومنون O

ترجمہ = بے شک وہ جن کی قسمت میں کفر ہے انہیں برابر ہے چاہے تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

دوسری جگہ خبر دی گئی کہ

کلا بل ر ان علی قلو بھم ما کانو ایکسبون O

ترجمہ = بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے۔

فرمان سرور کونینؐ ہے

الشیخ فی قومه کالنبی فی امته (بحوالہ احیاء العلوم = امام غزالیؒ)

یعنی شیخ کی اپنی جماعت میں وہی حیثیت ہوتی ہے جو نبی کی اپنی امت میں۔

انبیاء علیھم السلام نے مخلوق خدا کو توحید کی جو دعوت دی ہے وہ انتہائی بصیرت پر مبنی ہے۔ انہوں نے ہر شخص کو اس کے مقام اور درجے پر رکھا ہے۔ اس طرح شیخ کو بھی اپنی دعوت میں بصیرت پیدا کرنی چاہیئے۔ اور ہر شخص کو ایسی غذا دے جس سے

Scanned with CamScanner

اس کی دعوت کا مقصد اور مراد پوری ہو پس جس وقت کوئی کامل ولی اللہ اپنے مرید کو ریاضت کی ایک مخصوص عرصہ کی تربیت کے بعد خرقہ پہنائے گا تو اس کے لیے درست اور روا ہو گا۔ خرقہ فقر پہننے کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ طالب اسے ایسا کفن سمجھے جس سے زندگی کی تمام لذتوں کی امیدیں ختم ہو گئی ہوں ۔ دل زندگی کی خوشیوں اور راحتوں سے آزاد ہو گیا ہو پوری زندگی اطاعت حق کے لیے وقف ہو گئی ہو اور تمام خواہشات سے کلی طور پر انقطاع کر لیا گیا ہو ۔ جب اس حال میں مرید پیر کے روبرو جائے تو مرشد برحق خلعت فقر عطا فرماتا ہے اور دل سے چاہتا ہے کہ مرید کو فیض سے نوازے ۔ خرقہ فقر کے لیے یہ بھی ہے کہ خرقہ پہنانے والا میدان طریقت میں اتنی قوت کا مالک ہو کہ ایک ہی نگاہ شفقت سے بیگانے کو آشنا کر دے اور اگر یہ خرقہ فقر کسی گناہ گار کو عطا ہو جائے تو وہ ولی اللہ ہو جائے اس کی کایا پلٹ جائے ۔ قلبی کائنات کا روشن ہونا اور چیز ہے رسم خلافت آسان ہو جو زمانہ میں پھیل چکی ہے جس کے اثرات ظاہر ہیں کہ تصوف کا معیار گرتا نظر آ رہا ہے ۔

حضور داتا گنج بخشؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں اپنے مرشد برحق کے ہمراہ تھا آذر بائیجان کے علاقہ سے گذر رہے تھے دیکھا کہ دو تین خرقہ پوش فقیر گندم کے کھلیان پر اپنے خرقہ کا دامن پھیلائے کھڑے ہیں تا کہ کاشتکار اس میں گندم ڈال دے مرشد کی نگاہ ان پر پڑی تو فرمایا۔

اولئک الذین اشتر و اا الضلالۃ بالھدی فمار بحت تجار تھم و ما کانو امھتدین
یعنی یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی تو ان کا سودا کچھ نفع نہ لایا اور وہ سودے کی راہ نہیں جانتے (القرآن)

حضور داتا صاحبؒ فرماتے ہیں میں نے شیخ سے عرض کی حضور یہ لوگ کیوں اس مصیبت میں گرفتار ہوئے اور مخلوق کے لیے باعث ذلت بنے ۔ آپ نے فرمایا ان کے پیروں کو مرید بڑھانے کی حرص ہے انہیں متاع دنیا جمع کرنے کا لالچ اور ہوس ہے کوئی بھی ہو بے حقیقت دعویٰ ہوس پروری نہیں تو اور کیا ہے ؟

حضرت جنید بغدادیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ بغداد میں ایک مشہور درویش تھے ۔ مرتعش رحمۃ اللہ علیہ ۔ جو اپنے وقت کے کاملین میں شمار ہوتے تھے وہ ایک دفعہ بغداد

Scanned with CamScanner

کے ایک محلہ سے گزر رہے تھے۔ پیاس لگی ایک بڑے دروازے پر پانی کے لیے کہا۔ ایک لڑکی پانی لے کر آئی پیا اور محسوس کیا کہ میرا دل اس حسن و جمال کا اسیر ہو چکا ہے چنانچہ وہیں بیٹھ گئے۔ اتنے میں گھر کا مالک آ گیا آپ نے فرمایا مجھے سخت پیاس لگی تھی تمہارے گھر سے پانی پیا مگر ساتھ ہی میرا دل قید ہو گیا۔ اس شخص نے کہا جس لڑکی نے آپ کو پانی پلایا وہ میری بیٹی ہے میں اسے آپ کے نکاح میں دیتا ہوں۔ حضرت مرتعشؒ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس کے ساتھ گھر میں داخل ہوئے اور نکاح کر لیا۔ وہ گھر والا بغداد کے مالداروں میں شمار ہوتا تھا۔ اس نے حضرت مرتعشؒ کو فوراً حمام میں بھجوایا۔ انہیں خوبصورت پوشاک پہنائی اور ان سے فقیروں والا پیوند لگا لباس اتروا دیا جب رات ہوئی تو حضرت مرتعشؒ نماز کے لیے اٹھے آپ نے ارادہ کیا کہ پہلے نماز اور ضروری اشغال و اوراد ادا کر لوں اتنے میں یکایک چیخنے لگے کہ لاؤ میرا خرقہ۔ جلدی لاؤ میری گدڑی گھر والوں نے پوچھا کیا ہوا فرمانے لگے مجھے غیب سے آواز آ رہی ہے کہ تو نے ہماری مرضی کے خلاف ایک نگاہ اٹھائی تو ہم نے تیرے ظاہر سے اصلاح کا لباس اور اپنی دوستی کا خرقہ اتار لیا ہے اگر دوسری مرتبہ نظر کرے گا تو ہم تیرے باطن سے اپنی آشنائی کا نور بھی کھینچ لیں گے۔

جو لباس قرب خداوندی اور اولیاء اللہ کی اتباع میں پہنا جائے ہمیشہ مبارک ہوتا ہے اگر اس لباس کے حقوق کو پورا کر سکے تو پہنا جائے ورنہ دین کی محافظت ہی کافی ہے۔ اولیاء اللہ کے لباس میں خیانت کرنا کسی طور بھی جائز نہیں کیونکہ کسی دوسرے دعوے کے بغیر صرف سچا مسلمان رہنا ولایت کے جھوٹے دعوے سے یقیناً بہتر ہے۔ صوفیاء کا لباس دو قسم کے لوگوں کے لیے جائز ہے۔ تارکان دنیا کے لیے اور مشتاقان مولا کے لیے۔ مشائخ عظامؒ کا دستور ہے کہ جب کوئی ارادت مند برکت کی خاطر ان سے اپنی نسبت اور تعلق قائم کرتا ہے تو پہلے پہل ایک عرصہ تک اسے ادب کی تعلیم صحبت میں دی جاتی ہے۔ اگر محبت اور سوز و گداز سے ادب کی روح اس کے اندر آ جائے تو دوسرا طریقہ اسے بتایا جاتا ہے۔ اگر سوز و گداز ایک عرصہ تک نہ پیدا ہو تو اسے ہدایت کی جاتی ہے کہ گھر جاؤ اور دنیا میں رہ کر خدا اور رسولؐ کو یاد کرو۔ اپنے شب و روز گذارو۔ جو لوگ ادب کا مقام طے کر لیتے ہیں پھر انہیں تعلیم اطاعت دی جاتی ہے۔ جب

طریقت کے میدان میں اطاعت حق کہا جاتا ہے۔ اذکار کا شغل جو دل کو روشن کرے عبادات ریاضات قلبی ذکر اور روزے سیاحت وغیرہ۔ اگر وہ یہ بھی پورا کر لے تو اس کے بعد دل کی نگہداشت۔ اس لیے کہ دل میں خزانہ جمع ہو چکا ہے اس کی حفاظت کی جائے تاکہ کوئی لوٹ کر نہ لے جائے۔

مخلوق کی خدمت اس وقت ممکن ہو گی جب وہ اپنے آپ کو خادم اور ساری مخلوق کو مخدوم کے درجہ میں سمجھے گا۔ یعنی بلاامتیاز ہر شخص کو اپنے آپ سے بہتر سمجھے اور اس کی خدمت کرے۔ بلکہ اس خدمت کو اپنے آپ کے لیے واجب سمجھے پھر اس خدمت کی وجہ سے اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر اور افضل نہ سمجھے کیونکہ اس میں بڑا نقصان کوتاہی اور زیاں کاری ہے اور یہ آفات زمانہ لاعلاج مرض ہے۔

شیخ طریقت بن کر نکلنا نہایت مشکل ہے تصوف میں اسے دوسرا جنم کہا جاتا ہے۔ خیال رہے کہ مشائخ طریقت دلوں کے طبیب ہیں اور اگر طبیب کو سرے سے مریض کی بیماری کا بھی علم نہ ہو سکے تو وہ اس کا علاج کیا کرے گا۔ اسے ہلاک کر ڈالے گا کیونکہ نہ تو اسے مریض کی دوا و غذا کا پتہ چلے گا اور نہ ہی اس کی پرہیز کا۔ غلط طریقہ علاج سے مریض کو ہلاک کر ڈالے گا۔

سرکار عالم پناہ جہاں باقی فرمان سامنے لاتے ہیں وہاں زیادہ زور اس پر دیا جاتا رہا کہ ہمیں یاد رکھنا۔ یہ جملہ فرماتے ہوئے اپنے رخ انور پر دست مبارک پھیرتے تھے۔ پتہ یہ چلتا ہے کہ کائنات کا سارا نچوڑ صورت میں ہے صورت ہی کفر کے گڑھے میں پھینکتی ہے صورت سے ہی کمال حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ ذات روبرو آکر آنکھ کان ناک زبان پاؤں ہاتھ بن جاتی ہے۔ جس سے وہ سنتا، دیکھتا، محسوس کرتا، پکڑتا اور چلتا ہے ایک جگہ فرمان ذات باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ

وفی انفسکم افلا تبصرون ○ یعنی وہ تمہارے اندر ہے اندر کیوں نہیں دیکھتے۔ نیز فرمایا نحن اقرب الیہ من حبل الورید یعنی ہم انسان سے اس کی رگ جاں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ ایک اور جگہ فرمان ہوتا ہے۔ وھو معکم اینما کنتم ○ یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں بھی جاؤ۔ مزید فرمایا گیا۔ اینما تولو افثم وجہ اللہ یعنی جس طرف دیکھو اللہ ہی اللہ ہے۔ اسی طرح جو اوپر بیان کر دی گئی ہے۔ بخاری

Scanned with CamScanner

شریف میں یہ حدیث قدسی دیکھی جا سکتی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ جب میرا بندہ میری عبادت ریاضت میں میرا قرب حاصل کرتا ہے تو میں اس کے
قریب ہو جاتا ہوں یہاں تک کہ میں اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں وہ مجھ سے دیکھتا ہے ۔
میں اس کے کان بن جاتا ہوں وہ مجھ سے سنتا ہے ۔ میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں وہ مجھ
سے پکڑتا ہے ۔ میں اس کی زبان بن جاتا ہوں وہ مجھ سے بات کرتا ہے ۔ اس حدیث کو
بندگان خدا حدیث قرب عبادت و نوافل کہتے ہیں ۔ اس میں فنا فی الصفات کا ذکر ہے
یعنی اللہ تعالیٰ کی صفات میں فناہ ہونا ۔ ایک حدیث مبارکہ اور سامنے آتی ہے جس میں
حکم صادر فرمایا جا رہا ہے تخلقوا باخلاق اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی صفات سے متصف ہو
جاؤ ۔ اس کا مطلب یہ ہے جو اوپر گذر چکا ہے یعنی حق تعالیٰ کی بصر تمہاری بصر بن جائے
اس کا سمع تمہارا سمع بن جائے (یعنی ہر عضو ہر کام اس انداز سے کرو جس انداز سے
کرنے کا حکم خدا دیتا ہے تو پھر تمہارا ہر قول و فعل اس کی ذمہ داری ہو گی ۔ بمصداق

وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی (القرآن)

اور

گفتہ او گفتہ اللہ بود ۔۔۔ گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

دوسری حدیث میں آیا ہے قلب المومن عرش اللہ یعنی مومن کا قلب عرش الہی
ہے ۔ نیز حدیث قدسی ہے کہ

لا یعسنی ارضی و لا سمانی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن

یعنی نہ میں اپنے آسمانوں میں سما سکتا ہوں اور نہ زمینوں میں بلکہ اپنے بندہ مومن کے
قلب میں سما سکتا ہوں ۔ ذرا غور فرمایا جائے قلب مومن کس قدر وسیع ہے جس میں
ذات لامحدود سما سکتی ہے ۔ جب حق تعالیٰ قلب مومن میں سما سکتے ہیں تو قلب مومن
بھی لازماً لامحدود ہونا چاہیئے ۔ (سمٹے تو دل عاشق پھیلے تو زمانہ ہے) اس کے نیک بندوں
اور صاحب عبادت و ریاضت بزرگوں کا اگر یہ عالم ہے تو جن کے متعلق سینکڑوں سال
پہلے بزرگوں کے ذریعہ ہی خبر پہنچتی ہے کہ پانچ پشت بعد میرے خاندان میں ایک ایسا
چراغ روشن ہو گا جس کی روشنی مشرق سے لے کر مغرب تک پھیلے گی ۔ اندازہ کرنا
انسان کے لیے مشکل ہے کہ اس ذات کا اصل مقام کیا ہے ۔ اس کے لیے انسان کی

Scanned with CamScanner

دستگیری کوئی مشکل کام نہیں ۔ وہ ذات کبریا کی کل کائنات پر باذنہٖ اپنی گرفت بہت مضبوط رکھتا ہے ۔ سلطان وقت کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کی نوازشات کا سلسلہ اس کے دنیا میں تشریف لانے سے قبل شروع ہو گیا اور وہ خود پیدائش سے پہلے کی اپنی نوازشات کی تصدیق بھی کرتا ہے ۔ نسل آدم کا رخ اصل سمت کی طرف موڑ کر حقیقت کارساز سے آشنا فرما کر گم کردہ راہ مخلوق خدا کو منزل مقصود تک پہنچاتا ہے ۔ جس کی حقیقت سے کوئی اہل ذوق انکار نہیں کر سکتا ۔ نہ ہی کسی صاحب علم کے پاس اس کے انکار کا کوئی مدلل جواب موجود ہے ۔ سرکار عالم پناہؒ کی زندگی پاک ہمارے سامنے ایک ایسا کردار ہے جو ثابت کرتا ہے کہ کمال حقیقت آشنائی میں اپنا جواب آپ ہے کہ ذرا سی لب کشائی سے انسانی زندگی کفر سے تبدیل ہو کر اسلام کی راہ پر چل نکلتی ہے ۔ ایک نگاہ اپنا اثر دکھاتی ہے کہ کافر خود بخود کلمہ طیبہ کا ذکر شروع کر دیتا ہے ۔ اور حقیقت آشنا ہو جاتا ہے ۔ سرکار عالم پناہؒ کے حضور ہزاروں بے دین آئے اور دین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہو کر محبت اور سوز و گداز حاصل کر کے مکمل اسرار کی زندگی حاصل کی اور آگے نسل انسانی کو راہ ہدایت دکھانے والے بنا دیئے گئے

اگر کوئی کہے کہ میں حضور سرکار عالمؒ پناہ کی ذات کو سمجھتا ہوں تو غلط ہوگا ۔ ہم یا ہمارے جیسے وقت حاضر کے فقیر جو اپنے آپ کو بڑے مرتبہ پر سمجھتے ہیں ان کا ادراک سرکار عالم پناہ کی ذات کو سمجھنے سے قاصر ہے ۔ سرکار وارث پاکؒ کی ذات جن صفات کی مالک ہے وہ گنتی سے باہر ہیں ۔ انسان تو انسان ہے جنات ، حیوانات ، چرند ، پرند ، درند ، حشرات الارض ہر مخلوق باذنہ آپ کی تابع اور تصرف میں ہے ۔ جس مخلوق کو حکم دیا وہ پابند ہو گئی ۔

سرکار وارث پاکؒ کے ایک فقیر جنگلی شاہ صاحب وارثیؒ ہوئے ہیں جنہیں حکم تھا کہ جنگل میں رہو ۔ جنگل کی مخلوق سے تعلق رکھو وہ ساری زندگی جنگل میں رہے اور جنگلی مخلوق درند پرند ان کی مجلس میں ہر روز رات اکٹھے ہو جاتے تھے ۔ جنگلی شاہ صاحب ہر زبان سے واقف تھے ۔ سرکارؒ سے جب دریافت کیا جاتا تھا کہ جنگلی شاہ سب زبانیں جانتے ہیں تو حضور فرماتے حضرت سلیمان علیہ السلام سے فیض ہے ان کو ۔۔۔۔ ہر مخلوق کو رہنمائی کی ضرورت ہے ہم نسبت رسولؐ اللہ رکھتے ہیں لہذا ہر مخلوق کی خبر گیری لازم ہے ورنہ پرسش ہو سکتی ہے ۔

Scanned with CamScanner

سرکار عالم پناہؒ مولانا فضل الرحمان پیتھے پوری کو ایک قصہ پارینہ سناتے ہیں اور فرمان ہوتا ہے یاد رکھنا مولوی صاحب فاوحی الی عبدہ ما اوحی (القرآن) سے کیا مراد ہے۔ ہم سنائیں " پس وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی " ۔۔۔۔ ایک دفعہ داؤد طائیؒ حضرت جعفر صادق کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی اے فرزند رسولؐ اللہ مجھے نصیحت فرمایئے ۔ میرا دل سیاہ ہو چکا ہے ۔ آپ نے فرمایا اے ابو سلیمان آپ اپنے زمانے کے بڑے عابد و زاہد ہیں ۔ آپ کو میری نصیحت کی کیا ضرورت ہے ۔ انہوں نے کہا حضور آپ اللہ کے مقبول بندے ہیں اور تمام مخلوق پر فضیلت رکھتے ہیں ۔ ساری مخلوق کو نصیحت کرنا آپ کا فریضہ ہے ۔ آپ نے فرمایا ابو سلیمان مجھے اس بات کا خوف ہے کہ کل قیامت کے دن میرے جد امجد اس بات پر میرا دامن نہ پکڑیں کہ تو نے میری متابعت کا حق ادا نہیں کیا یہ معاملہ نسب یا کسی دوسری چیز پر نہیں بلکہ صرف حسن عمل پر ہے ۔ یہ سن کر حضرت داؤد رونے لگے اور فریاد کرنے لگے یا اللہ جس کا خمیر نبوت کے پانی سے گوندھا گیا ہے جس کی طبعیت کے عناصر براہین اور شواہد ربانی ہیں جس کے جد امجد رسولؐ اللہ ہیں اور جس کی والدہ سیدہ بتولؓ ہے جب وہ حیرانی میں ہے تو داؤد بیچارہ کون ہے جو اپنے آپ کو کسی قطار میں شمار کرے ۔۔۔۔۔ تو مولوی صاحب ہر دعویٰ کرتے وقت اپنے گریبان میں جھانک لینا ضروری ہے ۔

اب آخر میں سرکار حضور عالم پناہؒ کی جو تعلیم ہمیں دی گئی اس کا تھوڑا حصہ تحریر کر دیتا ہوں ۔ حضور میاں اوگھٹ شاہ صاحب قبلہ ہمیشہ بیاں فرمایا کرتے تھے کہ سرکار حضور عالم پناہؒ نے مجھے فرمایا = اوگھٹ شاہ سنو سنو ہم آل رسول ہیں اولاد حسن و حسین ہیں نسبت مشکل کشائی ہمارا مقدر ہے ہمارے ہاں کوئی محروم نہیں رہے گا ۔ جس کی قسمت میں جو حصہ ہے وہ اسے ملے گا ۔ اور اگر زندگی میں نہیں ملا تو مرتے وقت ضرور ملے گا ۔ اگر مرتے وقت نہ ملا تو اس کی قبر میں ضرور ٹھونس دیا جائے گا ۔ فرمان ہوا راہ محبت میں یہاں بھی ساتھ ہیں قبر میں بھی ساتھ ہوں گے ۔ حشر میں بھی ساتھ رہے گا ۔ اوگھٹ شاہ یاد رکھو فقیر کو چاہیئے ہر حال میں خوش رہے اور زندگی کے دن کاٹ دے ۔ تکلیف ہو تو شکایت نہ کرے اور آرام ہو تو شکر بجالائے ۔ اور یہ بھی ارشاد ہوا کہ فقیر کو چاہیئے نہ تکلیف سے گھبرائے اور نہ شکایت کرے کیونکہ محبوب کی دی ہوئی چیز سے

Scanned with CamScanner

گھبرانا محبت کے منافی ہے اور محبوب کی شکایت مشرب عشق میں کفر ہے۔

ہر روز کی صبح کی مجلس میں خاص فرمان ہوتا تھا کہ بڑی فقیری یہ ہے کہ مر جائے مگر کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے ساتھ ہی ارشاد ہوتا ہے کہ فقیر کو چاہیئے کہ کسی کی چیز کو خیانت کی نگاہ سے نہ دیکھے فقیر وہ ہے جو اکنگ رہے فقیر وہ ہے جو اپنی بستی میں رہ کر نیک نام رہے اور اپنے خویش و اقربا کا ممنون نہ ہو سب کے ساتھ ان کی بھی دستگیری کرتا رہے فقیر جہاں رہے لا طمع رہے۔ فرمایا مقام فقر بہت بڑا مقام ہے۔ اکثر لوگ دھوکا میں مبتلا ہیں۔ فقیری اہلبیت کرام علیھم السلام سے ہے جس کی ابتدا ہماری بی بی فاطمۃ الزہرہؓ سے ہے اور امام عالی مقام حسین علیہ السلام کے ذریعے سے یہ فیض کائنات میں جاری ہے۔ جس نے دل سے پہچان لیا وہ فقیر ہے جو بے بہرہ رہا وہ لباس فقر کے بعد بھی نامراد ہے۔ فقیر وہ ہے جس کی کوئی سانس یاد مطلوب سے خالی نہ جائے ۔۔۔۔۔ زور دار طریقہ سے ارشاد فرمایا فقیر کو لازم ہے کہ دنیا کے واسطے کوئی کام نہ کرے اور خدا اور اس کے محبوب رسولؐ کے لیے جان تک دے دے۔

حضور سرکار عالم پناہؒ ایک دن شام کو میاں اوگھٹ شاہ صاحبؒ قبلہ کو آواز دے کر بلاتے ہیں کہ اوگھٹ شاہ ہمارے پاس آؤ سنو جو شخص اپنا کام آپ کرنا چاہتا ہے تو اللہ میاں بھی اس سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اور جو اللہ کے بھروسہ پر چھوڑ دیتا تو اسے اللہ کی ذات خود کرتی ہے۔ پس یاد رکھو جو کام کرو اللہ کے بھروسہ پر کرو۔ یہ بھی یاد رکھو یقین کے ساتھ خدا کو اپنا مددگار جانو (وکفی باللہ وکیلا) خدا ہر چیز کا مالک ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔ خیر و شر اسی کی جانب سے ہے۔ مگر تصدیق اس کی مشکل ہے۔ خدا تم میں ہے مگر تم دیکھ نہیں سکتے فی انفسکم افلا تبصرون ایمان خدا اور اسی کے حبیبؐ کی محبت کا نام ہے۔ عشق وہبی ہے کسب سے نہیں حاصل ہوتا۔ محبت میں شاہ و گدا کا فرق نہیں رہتا۔ جیسے محمود و ایاز کا واقعہ ہے۔ رضائے یار عاشق کا ایمان ہے۔ جس کو اپنی خواہشات کی خبر ہے۔ وہ عشق سے بے خبر ہے۔ سنو سنو عاشق یار سے خبردار اور موجودات سے بے خبر رہتا ہے۔ معشوق کی جفا عاشق کے لیے عطا ہے۔ جب تک خود پرستی ہے پیر سے حجاب رہے گا۔ خود پرستی حجاب کو بڑھاتی اور مقصود سے دور رکھتی ہے۔ تاکید سے فرمایا اوگھٹ شاہ یاد رکھو مرید اس طرح پیر سے ملے جس طرح قطرہ دریا سے

مل جاتا ہے جب تک قطرہ نہیں ملتا قطرہ رہتا ہے جب مل جاتا ہے تو وہی قطرہ دریا ہو جاتا ہے ۔ یاد رکھنا فقر لباس میں نہیں قلب کی حضوری کا نام ہے ۔ لباس کو اعجاز وجود کی پاکیزگی سے ملتا ہے ۔ وجود کی پاکیزگی قلب میں حضور رسالت مآب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے ہوتی ہے ۔ نسل آدمؑ کے سینہ کے اندر تعمیر کعبہ کرکے چراغ مصطفویؐ روشن کرنا ہمارے ہاں فقیری ہے اس کے بغیر سب بہروپ ہے ۔ محبت سے خالی انسان نہیں ہوتا حیوان ہوتا ہے ۔

میں نے کافی سے زیادہ لکھ دیا ہے ۔ جو یاد تھا اگر اس مضمون کو عملی شکل دی جائے تو کبھی ہو نہیں سکتا کہ ناکامی ہو ۔ اس سے زیادہ کیا لکھوں ۔ میں اپنے مضمون کو یہاں ختم کرتا ہوں ۔ حضور ہم سب پر کرم فرمائیں ۔

گدائے وارث
فقیر عزت شاہ وارثی
آستانہ عالیہ وارثیہ چھپر شریف
تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی

محبت

فجبک راحتی فی کل حین
وذکرک مونسی فی کل حال
(الحب اساسی = الحدیث)

○ محبت کرو، محبت! محبت ہے تو سب کچھ ہے محبت نہیں تو کچھ بھی نہیں۔
○ محبت میں ماں، باپ، مال و دولت اور دین و دنیا سب کچھ چھوٹ جاتا ہے۔
○ محبت میں ادب و بے ادبی کا فرق نہیں۔
○ محبت وہ چیز ہے جس کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا۔
○ محبت ہے تو ہزار کوس پر بھی پاس ہے۔ (المرء مع من احب = الحدیث)
○ محبت عین ایمان ہے۔
○ جو ہم سے محبت کرے وہ ہمارا ہے۔
○ جس کو سب شیطان کہتے ہیں راہ محبت میں دوست بن جاتا ہے۔ دشمن نہیں رہتا۔
○ محبت میں انتظام نہیں۔ جہاں انتظام ہے وہاں محبت نہیں۔
○ جو کچھ ہے لگاؤ (محبت) ہے باقی جھگڑا دکھلاوا ہے اگر لگاؤ نہیں تو کچھ نہیں۔ دنیا داری اور دکانداری ہے۔
○ زبانی پڑھنا لکھنا اور ہے اور قلبی محبت اور چیز ہے زبانی پڑھنے لکھنے سے کچھ نہیں ہوتا محبت عجیب چیز ہے۔
○ توجہ ایک رنگ ہے گرمی ہے۔
○ محبت ہے تو توجہ کام کرے گی اور جس قلب میں محبت نہیں اس پر کیا اثر ہوگا۔
○ دل سے ایک ہیں۔
○ خدا کی محبت میں خوشی سے تکلیف اٹھاؤ۔
○ محبت کا خاصہ یہ ہے کہ محبوب کا نقص بھی ہنر معلوم ہوتا ہے۔
○ تم خدا کو ہمیشہ محبت سے یاد کیا کرو۔

Scanned with CamScanner

○ محبت بھی خدا کا ایک راز ہے۔
○ بام حقیقت کا زینہ محبت ہے۔
○ جو تم سے محبت کرے تم بھی اس سے محبت کرو۔
○ تم نے محبت میں دین بھی کھویا اور دنیا بھی برباد کی۔
○ محبت محب کی زبان میں قفل لگا دیتی ہے کہ حقیقت کا اظہار نہ کرے۔
○ فرشتوں کو محبت جزوی ملی اور انسان کو محبت کامل عطا ہوئی۔
○ اگر محبت ہو تو ہر چیز میں محبوب کا جلوہ دیکھے۔
○ محبت ہی کہ سبب انسان اشرف المخلوقات ہوا۔
○ اگر محبت ہے تو مسجد اور مندر (ہر جگہ) ایک ہی جلوہ نظر آئے۔
○ جو محبت میں برباد ہوا حقیقت میں وہی آباد ہوا۔
○ محب صادق کے لیے ہر ذرہ معرفت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔
○ محبت انسان کو اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے۔
(حب کشی یعمی ویصم ۔الحدیث)
○ محبت میں عقل زائل ہو جاتی ہے۔
○ محبت کو خبر ذات کے صفات سے تعلق نہیں رہتا۔
○ انسان نے جب محبت کا بار گراں اٹھانا قبول کر لیا تا سرکار شاہد بے نیاز نے ظلوماً جہولا کا خطاب دیا۔
○ اگر محبت کامل ہے تو ایمان بھی کامل ہے اور اگر محبت ناقص ہے تو ایمان بھی ناقص ہے۔
○ جس دل کو محبت سے سروکار ہوتا ہے اس دل میں عداوت کی گنجائش نہیں رہتی۔
○ محبت کا تقاضا ہے کہ اس راہ میں اگر تکلیف پہنچے تو اس کو راحت جانے۔
○ محبت میں کفر و اسلام سے غرض نہیں اس میں شریعت کو کچھ دخل نہیں۔
○ محبت کا اثر تین پشت تک رہتا ہے۔
○ دنیا کی محبت انسان کو حیوان بنا دیتی ہے اور خدا کی محبت سے انساں فرشتہ صفت ہو جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

○ میرے یہاں تو محبت ہی محبت ہے۔

○ محبت ہے تو ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ محبت ہے تو کچھ دور نہیں جاؤ غم نہ کرو۔

○ اگر خیال پختہ اور محبت صادق ہو تو فراق بھی عین وصال بن جاتا ہے۔

○ محبت سے خدا ملتا ہے۔۔۔۔۔ بے محبت خدا نہیں ملتا۔

○ محبت کرو، کسب سے کچھ نہیں ملتا، ایمان محبت کاملہ کا نام ہے۔

○ کسی کی عداوت کو دل میں جگہ نہ دو جس کی قسمت میں جو ہے وہ ضرور ملے گا اگر زندگی میں نہ ملا تو مرتے وقت، اگر مرتے وقت نہ ملا تو قبر میں ٹھونس دیا جائے گا۔

○ عشق و محبت کا سبق پڑھو۔

○ محبت ہی ارادت کی بنیادی شرط ہے۔

○ کسی کو برا نہ سمجھو محبت کا روپ یہ ہے کہ معشوق کی جس چیز کو عاشق دیکھے وہ اچھی معلوم ہو جیسا کہ مجنوں سگ لیلیٰ کی نسبت سے پیار کرتا تھا۔ تم بھی خالق کی نسبت سے اگر مخلوق کو اچھی نظر سے دیکھو گے تو قلب کی حالت تبدیل ہو جائے گی۔

○ محبت میں انسان اندھا اور بے خود ہو جاتا ہے۔

○ محبت کی حقیقت تحریر اور تقریر میں نہیں آسکتی۔

○ جن کی محبت صادق ہے وہ خاموش رہتے ہیں۔

○ محبت کسی کو ہنساتی ہے کسی کو رلاتی ہے۔

○ ہمارے ہاں ذکر و فکر کچھ نہیں اور پھر سب کچھ محبت ہے۔

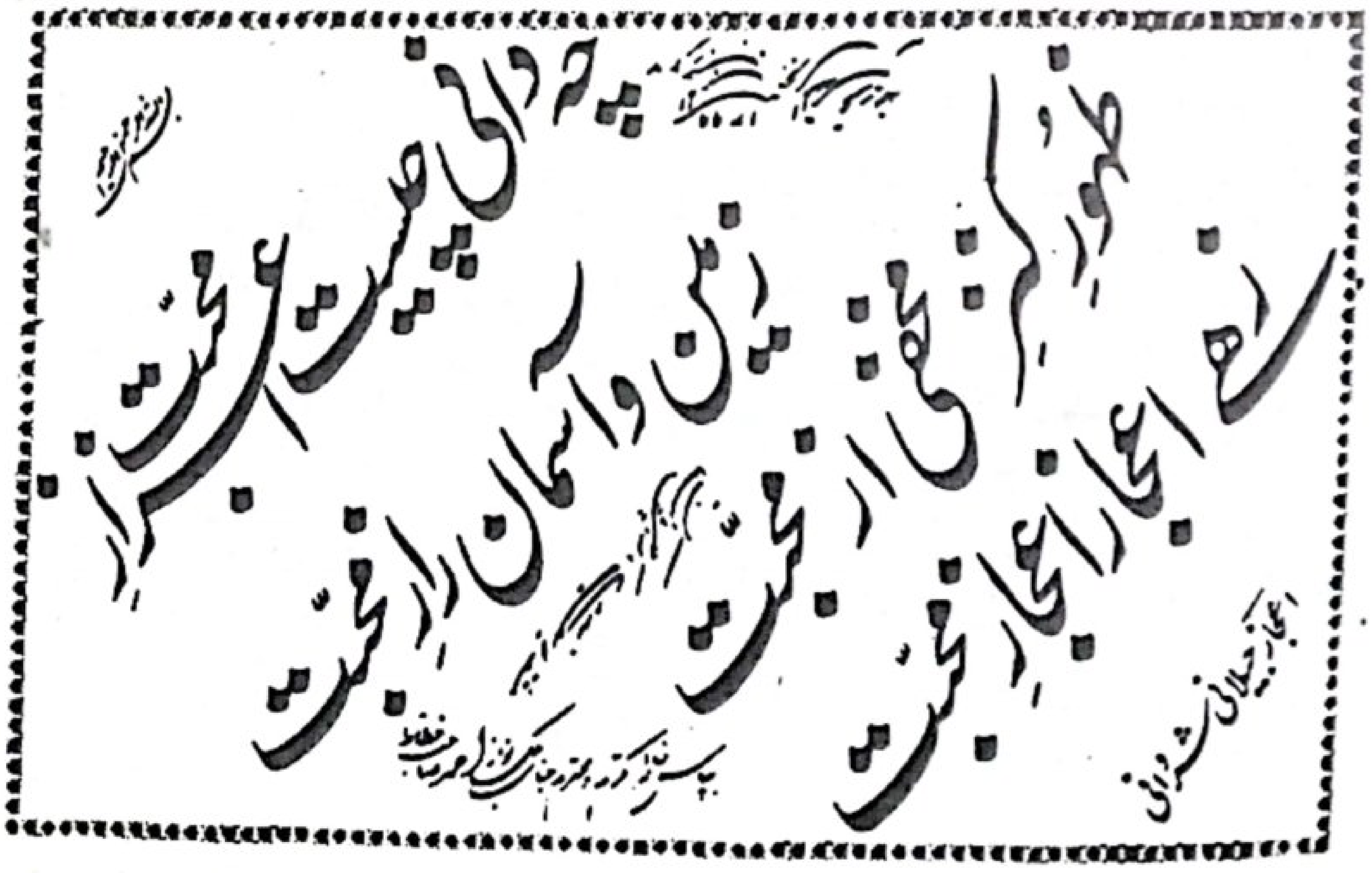

عشق

(العشق نار یحرق ماسواء اللہ)

○ ہمارا مشرب عشق ہے۔
○ ہماری منزل عشق ہے۔
○ ہمارا مسلک عشق ہے اور ہمیں عشق سے ہی سروکار ہے۔
○ عشق میں ترک ہی ترک ہے۔ ترک دنیا، ترک عقبیٰ، ترک مولا، ترک ترک اور اپنا آپ فراق۔
○ عاشق ہر چیز میں معشوق کا جلوہ دیکھتا ہے۔
○ عاشق ہمیشہ غمگین رہتا ہے۔ (الحزن رفیقی - الحدیث)
○ عاشق وہ ہے جو محبوب کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھے۔ (ارشاد نبویؐ ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کی نگاہ میں اس کے والدین اور اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔)
○ "عشق" تین حروف کا مرکب ہے۔ ع سے مراد عبادت، ش سے مراد شریعت کی پابندی اور ق سے مراد قربانی کی رغبت کہ نفس کو ذوق و شوق سے قربان کرے۔
○ عشق ایک بے نظیر معشوق ہے اور محبوب کی محبت کے اثرات اس میں کیمیا کی خاصیت رکھتے ہیں جس کو معشوق چاہے زنجیروں سے جکڑ دے۔
○ ایک محفل میں رابعہ بصریؒ، مالک بن دینارؒ شفیق بلخیؒ اور حسن بصریؒ رونق افزا تھے رابعہ بصریؒ نے پوچھا۔ "صاحبو کمال عشق کیا ہے؟"
حسن بصریؒ بولے اگر عاشق کو معشوق بلا میں گرفتار کرے تو لازم ہے کہ عاشق جان تک دے دے۔
مالک بن دینارؒ بولے "عاشق جفائے معشوق کا اثر محسوس نہ کرے۔
شفیق بلخیؒ یوں گویا ہوئے "اگر عاشق کے معشوق ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دے تو شکایت لب پر نہ لائے۔

Scanned with CamScanner

رابعہ بصریؒ نے یوں لب کشائی فرمائی "عاشق وہ ہے جو اپنی ہستی سے گذر جائے ۔(وہ اپنے دعوے میں صادق نہیں جو مشاہدہ محبوب میں تکلیف کو بھول نہ جائے) مردہ ہو جائے خود کو زندوں میں شمار نہ کرے (موتو اقبل ان تموتو)

من از چشم ساقی خراب افتادہ ام لیکن
بلا ے کز حبیب آمد ہزارش مرحبا گفتم

○ کمال عشق یہ ہے کہ عاشق معشوق ہو جائے۔
○ معشوق کا ترسانا، حجاب کرنا، عتاب کرنا بھی رحم و فضل ہے۔
○ عشاق کو اللہ کی طرف ہر آن ایک حال ہوتا ہے۔
○ عاشق جو محبوب کی نسبت کہے وہ بجا اور درست ہے اور جو تعظیم کرے زیبا ہے ۔جو شخص دربار میں داخل ہی نہیں ہوا وہ درباریوں کے آداب کیا جانے۔
○ عشق اور چیز ہے علم اور چیز ہے اگرچہ علم کی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے لیکن مکتب عشق میں اس کو حجاب اکبر بھی کہا ہے ۔اکثر علماء کے اقوال " جہلاء " کے لیے شہد کی مثال ہوتے ہیں مگر " عشاق " کے لیے سم قاتل ہوتے ہیں ۔
○ عاشقی ایک ملامت ہے، دنیا و دین سے گذر جانا اور فراق میں مرنا، یہ فراق ہی تو ہے ورنہ کچھ بھی نہیں۔
○ جس نے جان کی قربانی نہیں کی وہ عاشق ہی نہیں۔
○ لیلیٰ کے ہزاروں طالب تھے اور یوسف علیہ السلام کے لاکھوں چاہنے والے لیکن عاشق مجنوں اور زلیخیٰ ہی تھے بس جس کا حصہ ہوتا ہے وہی پاتا ہے۔
○ جہاں عشق آجائے علم و عقل کام نہیں دیتے۔
○ منزل عشق میں ذات و صفات ایک ہی ہو جاتی ہے۔
○ خیال میں معشوق کی صورت نقش ہو جائے یہی صورت بعد از مرگ قائم رہے گی اور اسی کے ساتھ حشر ہو گا۔

Scanned with CamScanner

○عاشق جس خیال میں مرتا ہے وہ خیال اس کا حشر و نشر، قیامت، دوزخ و جنت ہے۔

○جو عشق نہیں رکھتا اس کو سمجھ نہیں سکتا اور نہ اس راہ پر چل سکتا ہے۔ بلکہ کثرت جذبہ عشق میں خود وہی ہو جاتا ہے۔

○معشوق جو کچھ عاشق کی نسبت کہے وہ مقام تسلیم و رضا ہے عاشق کو چارہ نہیں۔

○عاشق معشوق کی جو تعریف کرے درست ہے۔ اس پر عذاب و ثواب نہیں۔ لیلیٰ را بچشم مجنوں باید دید۔ دوسرا وہ آنکھ کہاں سے لائے۔ موسیٰ اور چوپان کا یہی فرق (عشق) ہے۔

○لا الہ الا اللہ زبانی کہنا اور ہے ضرب لگانا اور ہے۔ بے دیکھے عاشق ہونا محال ہے۔ دیکھ کر عاشق ہونا ممکن ہے۔

○عاشق کی سانس معشوق کی یاد سے خالی نہیں ہوتی۔ عاشق کی سانس بلا کسب عبادت ہو جاتی ہے۔

؎ طالب حق ذکر حق دارد مدام
ذکر غیر حق حرام آمد حرام

○عاشق یاد معشوق سے غافل نہیں ہوتا اس کی نماز یہی ہے اور یہی روزہ ہے۔

○عاشق کی دین و دنیا خراب۔

○عشق وہبی ہے کسب سے نہیں ملتا۔ البتہ مزدور کی مزدوری ضائع نہیں جاتی۔

○منزل عشق سخت دشوار ہے اس لئے طالب اسے کم اختیار کرتے ہیں۔

○عاشق کا مرید بے ایمان نہیں مرتا۔

○عاشق کے مرید کا انجام خراب نہیں ہوتا۔

○منزل عشق میں خلافت نہیں۔

○عاشق کے خیال پر دین و دنیا کا انتظام ہے۔

○عشق جس کو ملا پنج تن پاک سے ملا۔

○جو عاشق کی زبان سے نکل جائے اللہ اس کو سچ کر دیتا ہے۔

Scanned with CamScanner

(الا اخبر کم باھل الجنه کل ضعیف متعفف لو اقسم علی الله لا بر ہ الله الا اخبر کم باھل النار کل عتل حواظ متکبر۔الحدیث)

ترجمہ: کیا تمھیں اہل جنت کی خبر دوں ۔وہ کمزور جسے لوگ ضعیف جانیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائیں تو پوری ہو کیا تمھیں اہل نار کی خبر دوں جو تند مزاج جھگڑالو اور متکبر ہیں)

○ عاشقوں کے نزدیک شیطان نہیں آتا۔

○ عاشق کا گوشت درندے بھی نہیں کھاتے ۔اس پر سانپ کا زہر اثر نہیں کرتا اور نہ شیر کھا سکتا ہے۔

○ آدمی جب تک کافر عشق نہیں بنتا مومن مسلمان نہیں ہوتا۔

○ عشق سر دیتا ہے تب مہم سر ہوتی ہے۔

○ معشوق کے ملنے نہ ملنے سے دنیا میں واسطہ نہ رکھے جو دل میں سما گیا اس پر قائم رہے بے غرض و بے لاگ جو محبت ہے وہ ایک آتش جگر سوز ہے اسی کو عشق کہتے ہیں ۔یہ آگ جس دل میں پیدا ہوئی بدن چھوڑتے وقت اس کی صورت معشوق کی ہو جاتی ہے

○ عاشق کو معشوق کی ہی ضرورت ہوتی ہے ۔ہم تم وہاں ایک ہی جگہ ہوں گے ۔خدا دور نہیں۔

○ منزل عشق برتر ہے ذکر و اشتغال سے ،جو کسب ہے ،اور میں مذہب عشق رکھتا ہوں اس ملت میں سجادہ نشینی وغیرہ نہیں ہے جو شخص بادہ عشق سے سرشار ہے اور دام محبت میں گرفتار ہے خواہ چمار ہو یا خاکروب وہ مجھ سے ہے۔

○ یار کا تصور عاشق کی زندگی ہے۔

ہمارا مشرب عشق ہے عشق میں کسب نہیں خدا کی دین ہوتی ہے اور ہمارا کوئی خلیفہ نہیں عشق میں خلافت کیسی ؟جس کے دل میں عشق ہو۔

○ عاشق کا منصب احکام یار کی تعمیل ہے۔

○ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ عاشق شکایتیں کرتا ہے اور معشوق سنتا ہے۔

○ جس کو اپنے دل کی خبر ہے وہ عشق سے بے خبر ہے۔

Scanned with CamScanner

○ عاشق جب سب کو چھوڑتا ہے تو یار ملتا ہے۔
○ عاشق صادق اس کو کہتے ہیں جو ایک ساعت بھی دید مطلوب سے خالی نہ رہے۔
○ عشق کا پیش خیمہ بے انتظامی ہے۔
○ معشوق کی جفا عین وفا ہے۔
○ عاشق کو لازم ہے کہ سر کٹ جائے مگر شکایت نہ کرے کیونکہ قاتل بھی غیر نہیں۔
○ عاشق صادق معشوق کے ہاتھوں میں بے اختیار ہوتا ہے جیسے میت غسال کے ہاتھوں میں۔
○ عاشق کو لازم ہے کہ وہ معشوق کی فرمانبرداری کرے۔
○ عاشق وصل کی حکایت اور ہجر کی شکایت سے بے نیاز ہوتا ہے۔
○ عاشق کو بجز یار کسی سے سروکار نہیں ہوتا۔
○ عاشق کم اور مشائخ زیادہ ہوتے ہیں۔
○ عاشق سب کو چھوڑتا ہے تب یار ملتا ہے۔
○ جو جس کا عاشق ہوتا ہے اس کی پرستش کرتا ہے۔
○ عاشق مثل آنکھ کی پتلی کے ہے وجود چھوٹا اور شہود بڑا۔

؎ اس طرح بھیس میں عاشق کے چھپا ہے معشوق
جس طرح آنکھ کی پتلی میں نظر ہوتی ہے

○ جو جس کا عاشق ہے وہ اس صورت میں مل جاتا ہے۔
○ عاشق کا ایمان رضائے یار ہے۔
○ عاشق سوائے معشوق کے کسی کو محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہی نہیں۔
○ مشرب عشق میں ایک صورت کے سوا دیکھنا شرک ہے۔
○ عاشق خیال یار میں خاموش رہتا ہے۔
○ عاشق یار سے خبردار اور موجودات سے بے خبر رہتا ہے۔
○ جن کا عشق کامل ہے ان کا شوق وجوش حیات و ممات اور وصال و فراق میں یکساں

Scanned with CamScanner

رہتا ہے۔

○عاشق وہی ہے جو ذات معشوق میں محو ہو جائے۔

○عاشق کی ایک ساعت کی غفلت بمنزلہ موت کے ہے۔

○عاشق کے لیے جفاو عطا معشوق کا راز ہے۔

○ عاشق نہ تعریف سے خوش ہوتا ہے اور نہ ملامت سے رنجیدہ وہ دونوں کو ایک ہی جانتا ہے۔

○ مشرب عشق میں نفس کی بے جا خواہش کو پورا کرنا حرام ہے کیونکہ عاشق صادق کی تعریف یہ ہے کہ عاشق روح بلا نفس رہ جائے اور جب تک اس میں نفس ہے وہ عشق الہی کا مزا نہیں چکھ سکتا۔

○ مشرب عشق میں ماسوائے محبوب کے کسی کو ایسی ملتفت نظر سے دیکھنا جو شخص منظور کے ساتھ انہماک پیدا کر دے غیرت عشق کے منافی ہے۔ کیونکہ حقیقت میں ماسوائے یار جملہ موجودات کے اثرات کو دل سے زائل کرنا اور فنا کر دینا ہی عشق ہے

○ عشق وہی ہے جو کسب سے حاصل نہیں ہوتا جہاں حضرت عشق آئے وہاں علم و عقل کا دخل نہیں۔

○" من تو شدم تو من شدی " عشق کا کام ہے اور عشق پر کسی کا زور نہیں۔ بلکہ عشق کا سب پر زور ہے اور تمام عالم میں عشق کی نمود ہے۔

(بقول اقبال)

عشق دم جبرئیلؑ ، عشق دل مصطفیٰؐ
عشق خدا کا رسولؐ ، عشق خدا کا کلام
عشق کی مستی سے ہے پیکر گل تابناک
عشق ہے صہبائے خام ، عشق ہے کاس الکرام
عشق فقیہہ حرم ، عشق امیر جنود
عشق ہے ابن السبیل ، اس کے ہزاروں مقام

Scanned with CamScanner

○عاشق کی عبادت یہ ہے کہ ہر سانس غفلت سے پاک ہو۔
○معشوق سے سوال کرنا مسلک عشق کے منافی ہے لیکن صدمات ہجر اور اندوہ فراق سے مضطرب و بے قرار ہو کر اگر کوئی عاشق زار طلب محبوب کے لیے محبوب ہی سے سوال کرے تو اکثر عشاق نے اس کو بھی بایں شرط مباح اور مکروہ تنزیہی گردانا ہے کہ مقصود سوائے اس کے کچھ نہ ہو کہ معشوق ہم کو مل جائے یا معشوق کے ہم ہو جائیں

○ عشق کی الٹی چال ہے جس کو پیار کرتا ہے اسی کو جلاتا ہے جس کو پیار نہیں کرتا اس کی باگ ڈھیلی چھوڑ دیتا ہے۔
○آفتاب جب نور افشاں ہوتا ہے تو تارے مخلوق کی نگاہ سے کالعدم ہو جاتے ہیں جس طرح کواکب کا وجود آسمان میں ہے اسی طرح عاشق کا وجود معشوق میں ہے۔من کان للہ کان اللہ لہ (الحدیث) عاشق معشوق ایک ہو جاتے ہیں۔
○ مذہب عشق میں کفر اسلام ہو جاتا ہے یہاں کفر و اسلام سے غرض نہیں شریعت کو کچھ دخل نہیں۔(بقول اقبالؒ)

؎ اگر ہو عشق تو ہے کفر بھی مسلمانی
نہ ہو تو مرد مسلماں بھی کافر و زندیق

○عاشق کا خیال ایک اور مقصود واحد ہوتا ہے۔
○معشوق کی دی ہوئی تکلیف کہاں میسر ہے؟
○عاشق کامل کے لیے ہجر و وصال یکساں ہے۔
○ یار کی بھیجی ہوئی بیماری سے ڈرنا اور بھاگنا غیرت عشق کے منافی ہے۔ بلکہ اقتضائے محبت یہ ہے کہ منشائے الٰہی کے آگے سرنگوں رہیں۔
○عشق میں کوئی غیر بھی نہیں اور بجز یار کسی سے سروکار بھی نہیں رہتا۔

Scanned with CamScanner

رضا و تسلیم

تخت جم پوشیدہ زیر بوریا ست
فقر و شاہی از مقامات رضا است

○ تسلیم و رضا اہلبیت کی لونڈی ہے اور فقر شیر خداؑ کا غلام ہے۔

○ بی بی فاطمہؓ کی منزل تسلیم و رضا تھی۔ صبر و رضا کا مرتبہ جس کو ملا اہل بیتؓ کے گھر سے ملا۔ صبر و رضا کا مرتبہ جس کو خاتون جنتؓ نے تفویض فرمایا وہی فائز المرام ہوا۔

○ تسلیم و رضا بی بی فاطمہؓ اور حسنینؓ کا حصہ ہے۔ بی بی فاطمہؓ نے یہ حصہ بابا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پایا اور حسنینؓ کی وساطت سے جس کا جو حصہ ہے مل جاتا ہے۔

○ رضا و تسلیم کی منزل میں جان دینا آسان ہے مگر زبان سے اف بھی کرنا اہل رضا کی شان کے خلاف ہے۔

○ مشرب تسلیم و رضا میں انتظام نہیں۔

○ اہل تسلیم و رضا کا مسلک اور ہے مشائخ کا مسلک اور ہے۔

○ حضرت امام حسینؓ نے ایک رضائے معشوق کے لیے تمام خاندان میدان کربلا میں قربان کر دیا کوئی کیا سمجھ سکتا ہے رمز عاشقی و معشوقی کو۔

○ ہمارا مشرب عشق ہے جس میں انتظام حرام اور رضائے شاہد حقیقی کے آگے سر تسلیم خم کرنا عین فرض ہے۔

○ تسلیم و رضا یہ ہے کہ شر کو بھی خیر جانے اور خیر تو خیر ہے ہی۔ تکلیف بھی عاشق و معشوق کا راز و نیاز ہے۔ (والقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ)

○ سرمد رضا و تسلیم کے بندے تھے سر دے دیا اف نہ کی مفتی رہے نہ سلطان مگر ایک سرمد کی جگہ ہزاروں سرمد پیدا ہو گئے۔

○ فقیر کو چاہیئے کہ رضا و تسلیم پر قائم رہے دعا اور بدعا مشرب تسلیم و رضا کے خلاف ہے۔

؎ زندگی محکم ز تسلیم و رضاست
موت نیرنج و طلسم و سیمیاست

Scanned with CamScanner

"فقراء کے لیے"

(العجز فقری ۔ الفقر فخری ۔ والفقر منی = الحدیث)

○ مال و زر فقیر کو نہیں چاہیئے۔
○ فقیر کا کوئی گھر نہیں اور سب گھر فقیر کے لیے ہیں ہم مسافر ہیں۔
○ فقیری یہ نہیں کہ باوجود اقتدار کے ایک خدا کے لئے کسی عضو خاص کو بیکار کر دو۔ اور کام نہ لو بلکہ شیطان کو بغل میں رکھ کر یاد الہی بڑا کام ہے از نفس خود سفر کردن بڑی منزل ہے۔
○ لنگوٹ بند (فقیر) وہ ہے جو تمام عورتوں کو اپنی ماں بہن کی مثل جس طرح جانتا ہے خواب میں بھی کسی عورت کو نفسانی خواہش کے ساتھ نہ دیکھے۔
○ فقیری خشکہ پر ہے۔
○ بڑی فقیری یہ ہے کہ ہاتھ نہ پھیلے بس مانگے جو ملے لے لے۔ (الفقیر لا یسئل ولا یردو لا یحبس)۔
○ ہمارے نزدیک تو عورت ہو یا مرد جو طالب مولا ہے وہی مذکر ہے۔ (مستقیم شاہ وارثیہ کے بارے میں)
○ اپنی وضع پر قائم رہے اپنی بستی میں نیک نام رہے۔ اپنی بستی میں رہ کر لاپرواہ رہنا مشکل ہے۔
○ بڑی فقیری یہ ہے کہ ہاتھ نہ پھیلے بالکل لا طمع رہے اور تسلیم و رضا پر قائم رہے اور گنڈا تعویذ دعا و بدعا وغیرہ بالکل نہ کرے بس یہی فقیری ہے۔
○ فقیر کو کسی سے ناراض نہیں ہونا چاہیئے۔ اس سے مطلب نہیں کہ اس سے کوئی خوش ہو یا ناخوش۔
○ فقیر کو بے لاگ رہنا چاہیئے۔
○ فقیر کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔ (لا یحتاج الا اللہ)
○ فقیر کو سوال حرام ہے۔ (جو شخص لوگوں سے ہمیشہ سوال کرتا رہتا ہے قیامت کے

دن اس کے چہرے پر گوشت کا کوئی ٹکڑا نہ ہوگا۔الحدیث)

○ فقیر کو تکیہ کی ضرورت نہیں۔

○ فقیر کا اللہ تعالیٰ پر تکیہ ہو تو فقیر ہے۔(الفقر هو الغناء بالله)

○ فقیری یہ ہے ہاتھ کسی کے آگے نہ پھیلائے اللہ سے بھی بے پرواہ رہے۔وہ خود ہی فرماتے ہیں۔نحن اقرب اليه من حبل الوريد۔وہ سب راحت وتکلیف دیکھتے ہیں۔

○ بڑی فقیری یہ ہے کہ دس آدمیوں کو کھانا کھلا کر کھائے۔

○ بغیر طلب واشارت جو کھانا لائے اس میں سے نصف استعمال میں لاؤ اور نصف محتاجوں کو دیا کرو۔(رومی شاہ وارثی سے)

○ فقیر کی جگہ خالی نہیں رہتی جو مستحق ہوتا ہے اس کو ملتی ہے۔

○ ٹوپی،جوتا پاجامہ کبھی نہ پہننا۔

○ آداب عشق یہ ہے کہ راہ طلب میں فقیر ننگے سر اور برہنہ پا ہو۔

○ ٹوپی زیبائش کی چیز ہے فقیر کو زینت سے کیا کام۔

○ آرام طلب فقیر منزل مقصود سے دور رہتا ہے۔

○ ہمارا یہ طریقہ ہے کہ جو چیز چھوڑ دیتے ہیں اس کا خیال ہی نہیں کرتے تم بھی اس کی فکر نہ کرو۔

○ چوہے چکی کا خیال مردان خدا نہیں کرتے۔۔۔۔ہم لنگوٹ بند ہیں۔

○ فقیر کو لازم ہے کہ اکنگ رہے۔(السلامة في الوحدة)

○ فقیر کی شان یہ ہے کہ وہ آزاد اور بے غرض ہو۔

○ فقیر کو چاہیئے کہ جورو بچوں کی محبت میں نہ پھنسے۔

○ زن،زر اور زمین میں جھگڑا ہے ان کو چھوڑے تو آزاد ہے۔

○ فقیر کو مصیبت میں گھبرانا نہیں چاہیئے۔

○ فقیر کو چاہیئے کے گنڈا تعویذ نہ کرے۔

○ فقیر وضع کا پابند ہوتا ہے۔

○ فقیر کو مصیبت کی شکایت روا نہیں کیونکہ رنج و راحت انہیں کا کرشمہ ہے پھر شکایت کس سے کروگے۔

Scanned with CamScanner

○ فقیر وہ ہے جو خدا کی محبت میں مٹ جائے۔
○ جس کے پاس دنیا کا سرمایہ نہ ہو وہ فقیر ہے۔
○ دنیا سے انقطاع کو فقر اور ماسوائے اللہ سے مستغنی ہونے والے کو فقیر کہتے ہیں۔
(ان الفقیر لا یستغنی الا باللہ)
○ فقیر کو نہ دوست کے لیے دعا کرنا چاہیئے نہ دشمن کے لیے بددعا۔
○ دنیا کا مال و اسباب جمع کرنا فقیر کے لیے حرام ہے۔
○ غیر اللہ سے محبت فقر کے منافی ہے غیر اللہ سے استعانت فقیر کے منافی ہے۔
○ فقیر کو چاہیئے کہ خدا کے واسطے جان دے دے اور دنیا کے لیے کچھ نہ کرے۔
○ فقیر وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو۔
○ فاقہ ہو تو صبر کرے / فاقے میں ضبط کرے۔
○ فقیر بجز خدا کسی پر بھروسہ نہ کرے۔
○ وہ فقیر ناقص ہے جو کسی چیز کو پنی ملک سمجھے۔ (لا یملک و لا یملک)
○ فقیر وہ ہے جس کے دل میں غیر کا خیال نہ آئے۔
○ فقیر اسی پر قانع ہوتا ہے جو بے طلب ملتا ہے۔
○ فقیر وہ ہے جو لا طمع ہو اور تسلیم و رضا پر قائم رہے۔
○ فقیر خدا کا عاشق ہوتا ہے اور عاشق کو چاہیئے وہی کرے جو معشوق کی رضا ہو نہ مانگے نہ انکار کرے یہی تسلیم و رضا ہے۔
○ تخت مونڈھے اور کرسی پر نہ بیٹھنا، انسان کا خمیر خاک سے ہوا ہے اور خاک ہی میں اس کو ملنا ہے تو فقیر کو لازم ہے کہ انجام دیکھے اور زمین کو اپنا بستر رکھے۔ مونڈھے کرسی پر بیٹھنے سے رعونت کو تحریک ہوتی ہے۔ زمین پر بیٹھنا خاکساری کی دلیل ہے۔ جن کا ذکر دائمی ہے وہ زمین پر سوتے ہیں۔ زمین پر بیٹھنا اور سونا ہمارے دادا جان کی سنت ہے۔
○ گمنامی کو دوست رکھو اور شہرت سے بچو۔
○ قانون فقر کی یہ اہم شق ہے کہ فقیر مس، نقرہ و طلا۔ وغیرہ کے سکوں کو نجس جانتا ہے

Scanned with CamScanner

○ اگر کسی کے ہاتھ سے تم کو تکلیف پہنچے تو قبل اس کے کہ وہ منفعل ہو اس کو معاف کر دو۔

○ باوجود اختیار کے بدلہ نہ لو جب فاعل حقیقی ایک ہے تو بدلہ کس سے لو گے۔

○ دشمن کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ یہ شیر خدا کی سنت ہے کہ قاتل کو پہلے شربت پلایا۔ دشمن سے بغض رکھنے میں اپنا نقصان ہے۔ بغض کی کثافت قلب کی لطافت کو خراب کرتی ہے۔

○ بغض نفاق کی جڑ ہے اور نفاق سے ایمان خراب ہوتا ہے۔ دو بھائیوں میں عداوت ہونا اس کی دلیل ہے کہ ان کی باپ سے محبت نہیں جاؤ عداوت سے ہمیشہ پرہیز کرو۔

○ باخبر فقیر وہ ہے جس کی پشت پر دنیا ہو خدا کا خوف اس کے سامنے ہو۔

○ جس فقیر کا خلق سے سروکار رہا خراب ہوا اور جس نے حق پر بھروسہ کیا وہ کامیاب ہوا

○ خود پرستی حجاب کو بڑھاتی ہے اور خدا سے دور رکھتی ہے۔

○ خواہش نفس امارہ کی تعمیل خدا سے دور رکھتی ہے۔

○ جس نے حق کو دیکھا وہ کامیاب ہوا جس نے خلق کو دیکھا خراب ہوا۔

○ جب کچھ نہ رہے گا تو فقیر ہو گا۔۔۔ جب کچھ نہ رہا تو فقیر ہو گئے۔

○ فقراء غیر مکلف اور دنیادار مکلف ہوتے ہیں۔

○ فقیری ایک کے ہو کر ایک میں گم ہو جانے کا نام ہے۔

○ فقیر وہ ہے جو کل کے لیے نہ رکھے اور قلب مطمئن رہے کیونکہ حرص درپردہ ایسی بے ادبی ہے جو متوکلین کو عطیات الہی سے محروم کر دیتی ہے۔

○ فقیر کو لازم ہے کہ زمین کو دیکھے آسمان کی طرف سر نہ اٹھائے۔

○ "کبر" ایسی ذلیل اور مذموم خصلت ہے کہ ہمیشہ عوام کی بھی دینی اور دنیاوی خرابی کا باعث غرور ہوا ہے اور خصوصاً فقیر کے حق میں تکبر نہایت نقصان رساں ہے۔

○ تواضع نعمت بلا حسد ہے تکبر بدترین بلا ہے۔

○ تواضع عقلاً و نقلاً صفت محمود ہے۔

○ معرفت کسبی چیز نہیں وہبی ہے جس کو چاہے خداوند کریم اپنی معرفت بخشے یہ کسی کا

Scanned with CamScanner

اجارہ نہیں۔

○ جاہِ دنیا کے طالب نہ ہونا اور خدا کی محبت میں بزرگانِ خدا کی بقدرِ امکان خدمت کرنا اور قلب کی نگرانی کرنا اور انفاس کے شمار سے غافل نہ ہونا۔

○ خدا کا طالب جھوٹ نہیں بولتا ہمیشہ ایمانداری سے کام کرتا ہے۔

○ تکیہ رکھنے سے غفلت بڑھتی ہے عاشق کی عبادت یہ کہ ہر سانس غفلت سے پاک رہے۔

○ جو دنیا کے انتظام میں پھنستا ہے اس کے دل میں محبت الٰہی کی جگہ نہیں رہتی۔

○ لو یہی لباس زندگی ہے اور یہی کفن ہے۔(بوقت حرام پوشی فقراء سے)

○ یہ کفن ہے جس طرح اسباب دنیا سے مردے کا تعلق نہیں رہتا اسی طرح فقیر کو چاہیئے کہ دنیا اور اسباب دنیا سے سروکار نہ رکھے۔

○ فقیر مرجائے تو اس تہبند میں لپیٹ کر دفن کر دو یہی اس کا کفن ہے۔(احرام)

○ فقیر کا جہاں انتقال ہو وہیں دفن کر دے اگر مجبوراً دوسری جگہ لے جانا ہو تو پلنگ نہ لے جائے اور کفن میں تہبند دے کر دفن کر دے۔

(شیخین نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص حالت احرام میں مر گیا جس کو اونٹنی نے ٹکر ماری تھی۔رسول اللہؐ نے فرمایا اس کو مہندی کے پانی سے غسل دے کر اسی کے کپڑوں کا کفن دو اور خوشبو نہ لگاؤ اور سر کو نہ ڈھانکو قیامت کے روز یہ لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔)

یادداشت

توکل استغناء وامتناع سوال

(الفقیر لا یحتاج الا اللہ و لا الی غیرہ)

○جو خدا پر بھروسہ کرتا ہے اس کو کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتا۔
○جو خدا پر بھروسہ کرتا ہے خدا اس کی ضرور مدد کرتا ہے۔
○جو خدا کہ کل امراض کو دور کر سکتا وہی بھوک اور پیاس کی زحمت مٹا سکتا ہے۔جو طمع میں گھر جائے وہ ہمارا نہیں۔
○فقیر کو چاہیئے کہ اللہ سے بھی نہ مانگے۔کیا وہ نہیں جانتا جو شہ رگ سے بھی قریب ہے

○خدا پر بھروسہ کرو وہ خود تمہارا سامان کرتا ہے اگر کوئی اپنی تدبیر کرتا ہے تو پھر وہ الگ کھڑے دیکھتے ہیں اور پھر کچھ نہیں ہوتا۔
○ اپنا ہاتھ کسی کے سامنے نہ پھیلائے مرجائے مگر خدا سے بھی نہ کہے چاہے کیسی تکلیف ہو کیا وہ نہیں جانتا جو پاس ہے۔
○ بے طلب جو کچھ پہنچے کھایا کرو مسافر کا گھر سرائے ہے۔سات روز کا فاقہ ہو تو بھی ہاتھ نہ پھیلے۔
○ہم کو لازم ہے کہ اسی پر بھروسہ کریں اور کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائیں۔
○ سرکار حضور عالم پناہؒ نے کبھی پانی نہیں مانگا اگر ضرورت ہوئی تو فرمایا" پانی پی لیں۔ اسی طرح کھانا بھی نہیں مانگا۔ کبھی فرمایا" کھانا آگیا؟" اور کبھی کھانا لانے والے سے فرمایا" آگئے آپ؟"
○جس نے کسب معاش کو سبب بنایا وہ فقیر نہیں۔
○جو حصہ جس کی قسمت کا ہے اس کو ضرور پہنچتا ہے۔
○جو کام کرو خدا کے بھروسہ پر کرو۔
○خدا جس کا محافظ ہوتا ہے اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

Scanned with CamScanner

○ توکل انبیاء کی سنت ہے۔ (حضرت ابراہیمؑ)

○ خدا کو اپنا وکیل بناؤ۔ (وکفی باللہ وکیلا)

○ توکل طمع کی ضد ہے۔

○ خدا تمھارے رزق کا ضامن ہے۔

○ توکل حیا کی علامت ہے۔

○ دیکھو دنیا میں انسان، زر، زن، زمین کی وجہ سے جھگڑے میں پڑتا ہے جب ان تینوں کا تعلق دل سے نکل جائے تو پھر اسی کا نام نفس مطمئنہ ہے۔

○ روپیہ سے اگر دنیا کے کام سنورتے ہیں، تو اکثر آخرت کے بگڑتے ہیں۔ روپیہ چھونے سے ہاتھ کالا ہوتا ہے اور اس کی صحبت قلب کو سیاہ کرتی ہے۔

○ روپیہ نے قارون کے ساتھ کیا کیا؟

○ کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا ہی عین ایمان ہے۔

؎ مانگنے والا گدا ہے صدقہ مانگے یا خراج
کوئی مانے یا نہ مانے میرو سلطان سب گدا

○ اسباب آرام وراحت کے جھگڑے میں انسان عہد میثاق کو بھول جاتا ہے۔

○ (حافظ رمضانی ۔۔۔ بارہ بنکی) حافظ جی پریشان نہ ہونا صبر کرو ہم کو بچپن سے فاقے کی عادت ہے جب رزاق ہمارا اور تمہارا رزق بھیجے گا تو کھالیں گے اور حافظ جی تم نے بھی سنا ہوگا کہ شاہد بے نیاز کے خزانے میں بڑی نعمت فاقہ ہے جس سے وہ خوش ہوتا ہے اس کو یہ نعمت مرحمت فرماتا ہے۔ خوش ہو اور دو رکعت نماز شکرانہ پڑھو کہ تمہارا نام اس کے دوستوں میں لکھا گیا ہے۔

(ان اللہ مع الصابرین ۔۔۔ القرآن)

○ جمعیت خاطر انہیں کو ہوتی ہے جن کو ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین کا یقین کامل ہوتا ہے۔ جن کی تصدیق ہے کہ رزق کا ضامن رزاق مطلق ہے وہ ماسوائے اللہ سے مستغنی ہو جاتے ہیں۔ وہ جو خدا کے وعدہ پر اعتبار نہیں کرتا اس کا ایمان ناقص ہے

Scanned with CamScanner

مسبب الاسباب پر بھروسہ کرتا ہے اس کے ایمان کی گواہی خدا نے دی ہے۔
وتوکلوا ان کنتم مؤمنین۔ رازق العباد نے ہمارے اطمینان کے لیے قسم کے ساتھ رزق رسانی کا وعدہ فرمایا ہے۔ وفی السمآء رزقکم وماتوعدون۔ فورب السمآ والارض انہ الحق۔ پس بدترین خلق ہے وہ جو اپنے خالق رازق العباد کی قسم کا بھی اعتبار نہیں کرتا اور سبب واکتساب کو اپنی معاش کا ذریعہ سمجھتا ہے۔

○ نحن اقرب الیہ من حبل الورید سمجھ چکے ہو کہ خدا سب میں ہے غور کرو اور یاد رکھو کہ اقرار وقبولیت کے دو کلمے جو مرد وعورت کے مابین ہوتے ہیں ان پر عورت کتنا اعتماد کرتی ہے اور مرد ہزار کوس پر سمندر پار ہوتا ہے تو بھی بیوی کو نہیں بھولتا۔ اس کی طرف دھیان لگا رہتا ہے۔ جیسے ممکن ہو اس کی خبر لیتا ہے صرف چند کلمات اقرار و قبولیت پر وہ عورت تمہاری ہو جاتی ہے اور تم اس کے شوہر کہلاتے ہو ایک ساعت کے لیے تم دونوں ایک دوسرے سے غافل نہیں ہوتے۔ پھر بھلا غور کرو کہ جس خدائے مختار کل نے خلق آدم علی صورتہ اور روز ازل الست بربکم کا خود اقرار کیا تم نے جواب میں بلیٰ کا اقرار کیا۔ اب تم میں اس کی نسبت جو حقیقی اور پوشیدہ ہے یعنی راز توحید اس اقرار پر اتنا تو بھروسہ ہونا چاہیئے جتنا عورت اپنے شوہر پر کرتی ہے۔ اور حاضرو غائب اس کو اپنا جانتی ہے۔ یہ کس قدر وسیع اور بلند درجہ رکھتی ہے کہ خدائے قدیر نے اپنی صورت پر تمہیں تخلیق کیا اور خود ہی رب ہونے کا اقرار کیا اور تم نے بھی بندگی کا اقرار کیا اپنا نام رزاق بھی رکھا پھر بھی تم کو شک ہے اور یقین کلی نہیں ہے اتنا بھی بھروسہ نہیں ہے جتنا ایک عورت کو اپنے شوہر پر ہوتا ہے۔

○ انسان ہزار کوس سے جورو کی فکر کرتا ہے اور محنت کر کے اس کو خرچ پہنچاتا ہے اور جو تمہاری شہ رگ سے قریب تر ہے کیا اس کو تمہاری فکر اس قدر بھی نہیں ہوگی جتنی خاوند کو جورو کی ہوتی ہے۔

Scanned with CamScanner

توحید

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

(والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم ۝ ۔۔القرآن)

نہاد زندگی میں ابتدا لا انتہا الا
پیام موت ہے جب لا ہوا الا سے بیگانہ

○ جس پر سرِ توحید منکشف ہوتا ہے وہ جانتا ہے کہ زبان سے اس راز کا ادا ہونا مشکل ہے۔

○ خدا مالک ہے خدا میں سب قدرت ہے۔ (ان القوۃ للہ جمیعا القرآن)

○ توحید علم سینہ ہے جس کی سفینہ میں گنجائش نہیں کیونکہ توحید تقریر و تحریر کے احاطہ میں نہیں آسکتی۔

○ انسان جس چیز کو مضبوط پکڑے اس پر قائم ہو جائے وہیں خدا ہے۔

○ ہمارے ہاں مجوسی عیسائی وغیرہ سب مذہب والے برابر ہیں کوئی برا نہیں۔

○ خدا آسمان پر نہیں ہم تم سب میں چھپ کر دھوکے میں ڈال دیا ہے بس ایک صورت کو پکڑے خدا مل جائے گا۔ آسمان پر کیا ہے؟

○ لا الہ الا اللہ زبانی کہنا اور ہے ضرب لگانا اور۔

○ کوئی صورت ہو سب ایک ہیں۔ تو یہ اور وہ کیا؟ سب میں خدا ہے کوئی صورت ہو۔

○ ہم اور تم ایک ہیں ناں۔

○ مسجد، مندر، گرجا جہاں جائے سوائے ایک شان کے اور کچھ نہ دیکھے۔

○ "وفی انفسکم افلا تبصرون۔" اور کہاں تلاش کرو گے۔

○ وہ اپنے پاس ہے۔ (نحن اقرب الیہ من حبل الورید القرآن)

○ ایک صورت پکڑے وہی مرتے وقت وہی قبر میں اور وہی حشر میں کام آئے۔ (المرء مع من احب الحدیث)

○ طالب کے لیے و نفخت فیہ من روحی کافی ہے خدا ہمارے پاس ہے اور ہم خدا

Scanned with CamScanner

○ جس نے حق کو حق کے ذریعے تلاش کیا کامیاب ہوا۔ جس نے حق کو نفس کے ذریعہ تلاش کیا ناکام ہوا۔

○ موحد وہ ہے جس کے دل میں ماسوائے اللہ کا خیال محو ہو جائے۔

دلائل عقلی و نقلی سے خدا برحق کو واحد جاننا یا شہود اشیاء موجودات، ذات واجب الوجود کی یکتائی کا زبان سے اقرار کرنا توحید علمی ہے اور توحید ذات یہ ہے کہ کثرت میں وحدت کو دیکھے۔

○ مشرب عشق میں توحید حقیقی کی تعریف یہ ہے کہ اپنے وجود کے ادراک کی ایسی نفی کرنا کہ ہستی حق کے سامنے تعینات کی ہستی مفقود و نابود ہو جائے اور فنا کے بعد حضرت احدیت کا وہ قرب و اتصال نصیب ہو کہ جسے حیات ابدی اور بقائے سرمدی کہتے ہیں۔

○ جب تک من و تو کا جھگڑا باقی ہے اس وقت تک اشارت بھی باقی ہے اور عبارت بھی اور جب من و تو کا حجاب اٹھ جائے تو نہ اشارت ہے نہ عبارت۔

؎ مٹا دیا مرے ساقی نے عالم من و تو
پلا کے مجھ کو مئے لا الہ الا ھو

○ جس کو توحید کا علم حاصل ہوا اس کی پہلی حالت یہ ہے کہ موجودات کی یاد دل سے محو ہو جاتی ہے اور وہ خدا کے ساتھ منفرد ہو جاتا ہے۔

○ دو بد ہا نہ رہے تو مسجد و مندر میں ایک ہی جلوہ نظر آئے۔

○ جس نے جملہ واردات و واقعات کا فاعل حقیقی خدا کو جانا وہی موحد ہے۔

○ خدا تم میں ہے مگر تم دیکھ نہیں سکتے۔ (فی انفسکم افلا تبصرون۔۔ القرآن)

○ توحید ٹکے سیر ہو گئی ہے بھیک مانگتے ہیں بڑی چیز یہ ہے کہ مر جائے اور ہاتھ نہ پھیلے توحید کی قدر آج کل نہیں توحید کے اسرار جاننا سخت مشکل ہے۔

○ پتھر کو نہ پوجنا جھٹکے کا گوشت نہ کھانا اور برھم پہچانو۔ رب اور رام حقیقت میں ایک چیز ہے۔

○ تمہاری یہ تصنیف بے نمک کا کھانا اور بے سر کی تصویر ہے اور کلیہ یہ ہے کہ تصدیق

Scanned with CamScanner

کے پاس، کسی سے کچھ طلب کرنے کی حاجت نہیں۔

○یہاں کچھ نہیں اور پھر سب کچھ ہے۔

○اسم اللہ ذات ہے باقی سب صفات۔

○وہ جگہ بتاؤ جہاں خدا نہیں۔ خدا ہر جگہ موجود ہے۔

○جو سانس نکلے وہ اسم اللہ کے ساتھ نکلے جو سانس بدوں اسم اللہ نکلتی ہے۔ مردہ ہے اور

بڑے میاں ایک ذکر ایسا ہے جو نہ سانس سے تعلق رکھتا ہے اور نہ زبان سے۔

○ہم کچھ نہیں۔

○جاؤ جاؤ یہاں دوئی کا گذر نہیں۔

○ہر جگہ ایک ہی شان دیکھ۔

○جب انسان خدا کا ہوتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔

(من کان للہ کان اللہ لہ۔۔الحدیث)

○یہ ہاتھ اور وہ ہاتھ دو نہیں۔ (ید اللہ فوق ایدیھم۔۔القرآن)

○جو خدا یہاں ہے وہی وہاں ہے بھاگ کر کہاں جائیں۔ (طاعون کے زمانہ میں فرمایا)

○برھم پہچانو اور پتھر کو نہ پوجنا۔ (ہنود سے خطاب)

○اللہ اللہ کیا کرو۔ (واذکروا اللہ ذکرا کثیرا۔۔القرآن)

○ایک صورت کو پکڑ لو وہی تمھارے ساتھ رہے گی۔

○خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ (ان اللہ یعلم غیب السموات والارض۔ القرآن)

○جن کی محبت صادق ہے ان کو ہر جگہ ہر چیز میں ذات الٰہی کا وجود نظر آتا ہے۔

(فاینما تولوا فثم وجہ اللہ / وھو معکم این ما کنتم۔۔القرآن)

○خدا ایسا قادر ہے کہ تمام عالم اس کے قبضہ میں ہے۔

(وھو بکل شی محیط۔۔۔القرآن)

○خدا نے ہر کام کے لیے ایک وقت مقرر کیا ہے۔

(کل امر مرھون باوقاتھا)

○موحد وہ ہے جو مدح و مذمت کو برابر جانے۔

Scanned with CamScanner

بغیر محبت کے نہیں ہوتی اور محبت کا خاصہ ہے کہ یحرق ماسوا. المحبوب۔ پس نتیجہ یہ ہوا کہ جب تک خودی کا خیال اور دوئی کا حجاب حائل ہے خدا کی یکتائی کا یقین کامل اور عرفان ناممکن ہے۔ تم نے بھگوت گیتا میں پڑھا ہوگا کہ کرشن جی نے ارجن کو سمجھا دیا تھا کہ انساں کے دل سے دو بدھا کا بدنما خیال مٹ نہیں سکتا جب تک پریم لاک سے پریم دھیان مکمل نہ ہو جائے۔

○ پنڈت جی خدا اور بندے میں جو اسرار ہیں اس پر دو بدھا کا پردہ پڑجانے سے انسان کی آنکھ احول ہو جاتی ہے لیکن اس حجاب کو جب محبت کے ناخن سے پھاڑتے ہیں تب بندہ اپنی حقیقت سے واقف ہو کر صفات الٰہی کی حقیقی شان کا مشاہدہ کرتا ہے۔ پنڈت جی خلاصہ یہ کہ محبت ہے تو سب کچھ ہے محبت نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

○موحد وہ ہے جس کا آخر اول کی طرف لوٹ آئے اور ایسا ہو جائے جیسا ہونے سے قبل تھا۔

○جو مسجد میں ہے وہی مندر میں ہے نام کا فرق ہے ورنہ انتظام بگڑ جائے۔

○دائمی ذکر اللہ کرو اور برہم پہچانو۔

○(ڈاکٹر دوسا بھائی پارسی سے) آتش پرستی کر چکے اب تمام عمر محبت کی آگ کا سامنا ہے جو غیر اللہ کے تعلق کو جلا دیتی ہے۔ محبت کا تقاضا یہ ہے ہر وقت یاد محبوب دل میں موجود رہے اور ہاتھوں سے دنیا کا کام اس طرح کرو کہ دل کو ہاتھوں سے سروکار نہ ہو۔ نہ ہاتھوں کا دل سے تعلق رہے اور اس کی تصدیق ہو کہ خدا ہر ایک تشبیہ اور تمثیل سے مبرا واحد اور قدیم ہے۔ جاؤ خلق خدا کو فائدہ پہنچاؤ۔ (دل بیار دست بکار)

○(ڈاکٹر کی بہن سے فرمایا) بجز خدا کے کسی کو محبوب نہ جانو اور تم ہر مہینے کے وسط میں تین روزے رکھا کرو اور جس کو بھوکا دیکھو اس کو کھانا کھلاؤ اور جو پیاسا ہو اس کو پانی پلاؤ۔

(ایک یہودی جوڑا حاضر ہوا تو ہدایت فرمائی)

اس زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرو کہ جس طرح موسیٰ خدا کے رسول اور کلیم تھے اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے حبیب اور پیغمبر تھے اور جو

Scanned with CamScanner

چیزیں قرآن میں حرام اور ممنوع ہیں ان سے پرہیز کرنا۔اور جو فرض ہیں وہ بجالانا اور جھوٹ نہ بولنا۔

○عاشق کا وظیفہ ذکر یار ہے۔

○عاشق کا منصب یہ ہے کہ احکام یار کے سامنے سر تسلیم خم کرے۔

(کاونٹ گلازرا وارثی آف سینٹا کلارا سے آخر دسمبر ۱۹۰۴ء)

○محبت الٰہی کی قیمت روپیہ اور اشرفی نہیں ہے۔

○جو شخص اپنی عافیت چھوڑتا ہے اس کو خدا ملتا ہے۔اگر تصدیق ہو تو ہر چیز میں اس کا جلوہ نظر آتا ہے۔

○توحید ظاہر کے معنی تو یہ ہیں کہ خدا کو ایک کہو اور جانو جو ایمان کی شرط ہے۔جب اس کی تصدیق ہو جاتی ہے تو پھر توحید کے دوسرے معنی ہوتے ہیں کہ خدا کو ایک دیکھو یہ عارفین کا مقام ہے۔اس لیے یہ معنی منجانب اللہ موحد کے قلب پر القا ہوتے ہیں اور موحد اپنی چشم بصیرت سے ہر چیز میں ایک خدا کا جلوہ دیکھتا ہے۔

(شریعت لا معبود الا اللہ طریقت لا مقصود الا اللہ حقیقت لا موجود الا اللہ)

○ایک ذات سے سروکار رکھو اور جو وارادت ظاہری یا باطنی پیش آئے اس کا فاعل حقیقی اس کو جانو۔

○ذات حضرت احدیت تغیرات سے پاک ہے جو خالق مطلق ہونے کی دلیل ہے کیونکہ مخلوق کے حالات میں تغیر و تبدل ہونا لازمی ہے۔

○"ھو" ایک میدان ہے نہ ذات نہ صفات۔

○دوست دشمن ایک پراہ ہے سب کرتوت ان کا ہے جن کا ہر چیز میں جلوہ ہے۔

○(بابو گنیش پرشاد سے)

سیٹھ !آگئے تاب نہ ہوئی!اچھا اب دنیا کی محبت پر خدا کی محبت غالب ہوئی اچھا مرجانا مگر اف نہ کرنا (جب سیٹھ گھر بار چھوڑ کر دیوہ آگئے) سیٹھ اپنے مرکز پر آگئے۔اچھا درگاہ میں فضل حسین کے پاس رہو۔

Scanned with CamScanner

پیر و مرید

— اوگھٹ چیلا وہی گنی جو اپنی سدھ بسرائے
دھیان رہے ، گیان رکھے اور سانس نہ خالی جائے

○ ہر شخص کو اس کی استعداد علمی و عقلی کے مطابق ھدایت ہوتی ہے (تعلم الناس علی قدر عقولہم) جیسا کہ حضرت مخدوم شرف دین بہارؒ کہ تذکرہ میں منقول ہے کہ بھیا کے جنگل میں جب آپ کو استغراق سے کسی قدر افاقہ نہ ہوا تو مسمی چولاہی اہیر کو اس کی پرخلوص خدمت پر روحانیت کی تعلیم دی تو صورت تعلیم یہ اختیار کی کہ ان کی محبوب بھینس کے تصور کا حکم دیا اور چولاہی کو یہ فائدہ ہوا اس مادی مستقر سے کہ واردات روحانیہ سے مستفیض ہو کر فائزالمرام ہوئے۔

○ جو مرید پیر کو دور سمجھے وہ مرید ناقص جو پیر مرید سے دور رہے وہ پیر ناقص ہے وہ ہمہ وقتی مرید کا کفیل ہو اور خطرات و خدشات سے محفوظ رکھنے کے لیے اس کے قلب کا نگران رہے۔

○ مرید صادق وہ ہے جو پیر کی بارگاہ کو نقائص سے پاک سمجھے۔

○ مرید کی کامیابی پیر کی عنایت پر موقوف ہے۔

○ جس مرید کو اپنے پر اعتقاد سے زیادہ پیر سے عقیدت ہوتی ہے اس کا پیر غیبت میں اس کا محافظ ہوتا ہے۔

○ مرید کو وہی ارادہ کرنا چاہیئے جو پیر کا اشارہ ہو۔

○ مرید مثل بیمار کے ہے اور پیر بمنزلہ طبیب کے ہوتا ہے اور قاعدہ ہے کہ جو بیمار طبیب کی ہدایات پر عمل کرتا ہے اس کو جلد شفا ہو جاتی ہے۔

○ مرید وہ ہے جو باپ کی خدمت پر پیر کی خدمت مقدم جانے اور پیر کو لازم ہے کہ مرید کو بھی اولاد سے بڑھ کر قلبی اولاد جانے اور زیادہ مہربان ہو۔

○ مرید کا مرکز تسلیم اور محبت ہے جو اس سے ہٹ گیا وہ خراب ہوا جو اس پر قائم رہا وہ کامیاب ہوا۔

Scanned with CamScanner

○ فی الحقیقت مرید وہ ہے جس کی مراد اس کا پیر ہو۔
○ مرید کی خود بینی مراد سے محجوب رکھتی ہے۔
○ مرید صادق وہ ہے جو پیر کے سامنے اپنی سب معلومات بھول جائے۔
○ مرید کے واسطے پہلی شرط یہ ہے کہ جو حدود پیر نے اس کے لیے مقرر کی ہیں وہ ان سے باہر قدم نہ رکھے۔
○ پیر کی خوشی کے سوا مرید کی کوئی خواہش نہیں ہوتی۔
○ مرید اس طرح پیر سے ملے جیسے قطرہ دریا سے ملتا ہے اور جب تک نہیں ملتا قطرہ ہوتا ہے جب مل جاتا ہے تو دریا ہوتا ہے۔

من تو شدم تو من شدی ، من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نہ گو یہ بعد ازیں ، من دیگرم تو دیگری

○ پیر کی صورت میں خدا ملتا ہے۔
○ جو مرید صادق اپنے افعال میں اپنے پیر کی موافقت کرتا ہے اس کو فنافی الشیخ کہتے ہیں

○ پیر اپنے مرید کا ہر حال میں نگران اور معاون ہوتا ہے۔ وہ پیر ناقص ہے جو مرید سے دور رہے اور خصوصاً مرتے وقت اعانت نہ کرے اور وہ مرید بھی ناقص ہے جو پیر کو دور سمجھے۔
○ جس طرح ایک عورت کا دو مردوں سے نکاح کرنا ممنوع ہے اسی طرح ایک مرید کو دو پیروں کے ہاتھ پر بیعت کرنا نقصان دہ ہے۔ دیکھو ایک ناؤ پر سوار ہونے میں سلامتی ہے پار اتر جانے کی زیادہ امید ہے اور برخلاف اس کے اگر کوئی آدمی ایک پاؤں ایک ناؤ پر اور دوسرا پاؤں دوسری ناؤ پر رکھ کر پار ہو جانا چاہے تو ڈوبنے کا زیادہ خطرہ ہے۔ پس جاؤ اگر طلب صادق ہوگی تو جس کا ہاتھ پکڑا ہے اسی کی صورت میں خدا ملے گا۔
○ جو گھر بیٹھے مرید ہوتے ہیں اس کو بیعت الوجہ کہتے ہیں۔
○ پیر بہت ہیں مرید مشکل سے ملتا ہے۔
○ مرید ہونا چاہیے مرید ہو تو پیر کے سینے پر سوار ہو کر حاصل کر سکتا ہے۔

Scanned with CamScanner

○ جس قدر مرید ہیں ہماری اولاد ہیں جس قدر ہمارے ساتھ محبت ہے اسی قدر اپنے بھائیوں سے اتفاق ہو گا۔ جو لڑکا اپنے باپ سے محبت کرے گا اسے اپنے بھائی سے اتفاق ہو گا۔

○ ارادت و محبت ہی بنیادی شرط ہے۔

○ ہر وقت ایک صورت سامنے رہے یہی صورت ہر جگہ نظر آنے لگے گی یہی فنا فی الشیخ ہے۔

○ جن لوگوں کو خاندان قادریہ سے نسبت ہے ان پر جادو ٹونے کا بالکل اثر نہیں ہوتا۔

○ عاشق کا مرید بے ایمان نہیں مرتا۔

○ ہاتھ پکڑنے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک دل نہ پکڑے۔

○ پیروں کو رسمی مرید بہت ملتے ہیں لیکن مراد قسمت سے ہاتھ آتا ہے۔ جیسے حضرت ابو سعید ابو الخیرؒ کو غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کو خواجہ غریب نواز معین الدین چشتیؒ اور حضرت بابا فرید گنج شکرؒ کو نظام الدین اولیاءؒ اور حضرت صابر کلیریؒ کو حضرت شمسؒ اور حضرت محبوب الٰہیؒ کو امیر خسروؒ وغیرھم۔

○ پیر کی محبت مرید کا دین ہے۔

○ قیامت کے روز میں سب کو خدا کے حضور پیش کر دوں گا کہ تیرے اتنے بندوں نے میرے ہاتھ پر توبہ کی ہے شہادت کے لیے تیار ہوں۔ یقین ہے کہ وہ رحیم و کریم ضرور رحم و کرم فرمائے گا۔

○ محبت ہے تو مرید ہیں۔

○ مرید کو اپنا یقین کامل کرنا چاہیئے۔

○ مرید ہونا چاہیئے مرید ہو تو خاک کے ڈھیر سے بھی حاصل کر سکتا ہے۔

○ جگہ جگہ بیعت ہونا مردوں کا کام نہیں ہرجائی عورتوں کا شیوہ ہے۔

○ اب ڈور نہ چھوٹے۔

○ وہ مرید کیا جو پیر کو جانچ کر مرید نہ ہو اور وہ پیر کیا جو وقت پر کام نہ آئے ایسا پیر مثل اس درد کے ہے جو تکلیف دہ ہوتا ہے۔

○ مریدی دل سے ہوتی ہے اور دل مسلمان ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

○ہم تم وہاں ایک ہی جگہ ہوں گے خدا دور نہیں۔
○جب کوئی مصیبت ہو تو ہماری برزخ کیا کرو۔
○یہاں دین بھی ہے اور دنیا بھی جس کا جو جی چاہے لے لے اگر دونوں کی ضرورت ہو تو دونوں ہیں۔
○یہی صورت ہے اسی کے ساتھ تمہارا حشر ہے اور جہاں کہیں دیکھو گے اسی صورت کو دیکھو گے۔
○ تم جس کے مرید ہو اسی کو دیکھو تم کو اسی صورت میں خدا ملے گا۔ یقین رکھنا۔
○ دو ناؤں پر سوا ہونے والا ڈوبتا ہے جس کا ہاتھ پکڑ لیا اس کا دامن نہ چھوٹے۔ یہی صورت رہنمائی کرے گی۔
○ وہیں رہیں ہم نے بیعت کر لیا (معذوروں کے لیے) (بعض عشاق کی درخواست پر اگلی پچھلی نسل کو مرید کر لیا)
○اب بیعت کی کیا ضرورت ہے تم کو روزِ ازل سے محبت ہے۔ (ایک مرید کا ہاتھ پکڑ کر چھوڑ دیا۔)
○اور یہی خوشی ہے تو آؤ ہاتھ پکڑ لو۔
○یہی صورت ہے اس کو پیش نظر رکھنا۔
○یہ جو پیر کی صورت ہے بس یہی سب کچھ ہے۔
○مرید کی ترقی کا زینہ ادب ہے۔
○لطافت حسین! جو پیر کی صفات کو محبت کی نظر سے دیکھتا ہے آخر میں اس کو ذات کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ (مولوی لطافت حسین وارثی)
○ مرید کے واسطے یہ بہت مفید ہے کہ صبح اٹھے تو عہد کرے کہ دن میں گناہ نہ کروں گا اور رات کو بھی یہ قصد کرے۔ یہ روزانہ کا ارادہ رفتہ رفتہ مستقل عمل ہو جاتا ہے۔
○ پیر کی ذات میں فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ کا مرتبہ بھی مل جاتا ہے۔

(من لا شیخ لہ لا دین لہ)

Scanned with CamScanner

اعتقاد، یقین اور تصدیق

(واعبد ربک حتیٰ یاتیک الیقین ۔۔القرآن)

○ تصدیق ہزاروں میں سے ایک کو ہوتی ہے ۔ہر شخص کا حصہ نہیں اس کی بھی کئی صورتیں ہیں زبانی جمع خرچ کرنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

○ اپنے میں جو سانس ملتی ہے وہی ذات ہے بس تصدیق مشکل ہے (و نفخت فیہ من روحی ۔۔القرآن)

○ و فی انفسکم افلا تبصرون ۔۔۔۔جو اس کو سمجھ گیا اس کی تصدیق ہو گئی۔

○ صحبت سے کچھ نہیں ہوتا جب تک دلی تصدیق نہ ہو فقط کتابیں پڑھنے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک دلی تصدیق نہ ہو۔

○ نماز روزہ اور چیز ہے تصدیق اور ہے اگرچہ تصدیق مانع صلاۃ نہیں لیکن حالت قابل لحاظ ہے۔

○ یقین اعتقاد کی روح ہے جس میں یقین کی کمی ہے اس میں اعتقاد کی کمی ہے۔

○ جس کے دل میں یہ رہے کہ دیکھئے یہ کام ہوتا ہے کہ نہیں ۔وہ کام نہیں ہوتا کیونکہ وہ دوبدھا میں پڑا۔

○ انسان کو چاہیئے خدا پر بھروسہ کرے جب خدا نے اس کی ضروریات کا ذمہ لیا ہے تو برابر پہنچائے گا مگر تصدیق چاہیئے اور ایسا ہی اللہ تعالیٰ ہے تو اندیشہ کیا؟ محض بیکار۔

○ فقیر تصدیق کے بعد مستغنی ہو جاتا ہے۔

○ ہر جگہ ایک شان دیکھے۔

○ جو تصدیق کے ساتھ یا باسط پڑھتا ہے وہ کبھی تنگدست نہیں رہتا۔

○ اہل تصدیق کسب نہیں کرتے ۔(فقراء سے خطاب)

○ جس کا جس قدر خیال پختہ ہو گا اسی قدر حضوری کا لطف حاصل ہو گا۔

○ جس کو یقین ہو جاتا ہے کہ حالت نماز میں خدا مجھ کو دیکھتا ہے اس کو ضرور مشاہدہ انوار الٰہی کا شوق ہو جاتا ہے اور جس کا شوق کامل اور طلب پختہ ہوتی ہے اس کو ہر ذرہ

Scanned with CamScanner

میں محبوب کا جلوہ نظر آتا ہے۔

○ تم صدق کو اپنا توشہ بناؤ (والصدق شفیعی ---الحدیث)

○ تصدیق عین ایمان ہے جس کو تصدیق نہیں اس کا ایمان ناقص ہے۔

○ تصدیق ہونا چاہیئے کہ جس طرح خدا سب کا خالق ہے اسی طرح سب کا رازق بھی ہے جیسے کہ بغیر کسی کے مشورہ کے ہم کو پیدا کیا اسی طرح بغیر کسی سفارش کے ہم کو رزق بھی دیتا ہے۔

○ جس کو کسب پر بھروسہ ہے اس کو تصدیق ہونا محال ہے۔

○ جس کو تصدیق ہے وہ خدا سے بھی نہیں مانگتا اور یقین رکھتا ہے کہ جو میری قسمت میں ہے وہ ملے گا۔

○ "نحن اقرب الیہ من حبل الورید" زبانی جمع خرچ سے کچھ نہیں ہوتا جب تک دلی تصدیق نہ ہو۔

○ صاحب توحید ہونا آسان ہے مگر صاحب تصدیق ہونا مشکل ہے۔

○ جس کو یہاں تصدیق نہیں وہ کعبہ جا کر کیا کرے گا۔

○ وہاں جا کر سوائے پتھر کے اور کیا دیکھے گا۔

○ مرید کو اپنا یقین کامل کرنا چاہیئے۔

یادداشت

تواضع

○ بڑی تواضع یہ ہے کہ خلق کے ساتھ حسن خلق اور حق کے ساتھ صدق رکھنا۔

○ متواضع اپنے ملنے والے کو پہلے سلام کرتے ہیں اور وہ سبقت کر جاتا ہے تو اس کے سلام کا جواب خلق اور خندہ پیشانی سے دیتے ہیں۔

○ یہ بھی تواضع ہے کہ جو شخص تمہاری تعریف کرے تم ناراض نہ ہو بلکہ شکر کرو اور کوئی غلط اور بطور اتہام بھی تمہاری مذمت کرے تو تم اس سے عناد نہ رکھو۔

○ تواضع عقلاً صفت محمود ہے۔

○ فروتنی سب کے لیے اچھی ہے خصوصاً دولت مندوں کے لیے سود مند ہے۔

○ تواضع نعمت بلا حسد اور تکبر بدترین بلا۔

Scanned with CamScanner

پابندی شریعت اور آداب طریقت۔۔۔ارکان اسلام

نماز

(قرۃ عینی فی الصلوۃ۔۔۔الحدیث)

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

○ جو نماز نہیں پڑھتا وہ ہمارے حلقہ بیعت سے خارج ہے۔
○ ہر شخص پر شریعت کی پابندی اور اتباع سنت فرض ہے۔
○ توبہ کرو اور پابندی کے ساتھ نماز پڑھو۔ کیونکہ نماز سراپا عجز کی تصویر ہے اور عبدیت کی نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے گا۔
○ اگر انسان کا ارادہ مضبوط ہو تو نماز کیونکہ قضا ہو سکتی ہے۔
○ صبح قرآن شریف پڑھا کرو۔
○ وضعداری اسی میں ہے کہ مرتے دم تک نماز پڑھے جاؤ۔ (الاستقامت فوق الکرامت)
○ نماز ضرور پڑھنا چاہیئے یہ نظام عالم ہے اگر نماز چھوڑ دی جائے گی تو انتظام عالم میں خرابی آجائے گی۔
○ نماز وہی ہے حضور قلب سے ہو۔
○ سنتیں مکان پر پڑھ کر جانا سنت ہے۔
○ پیدل مسجد جانے سے ہر قدم پر ایک ثواب ملتا ہے۔
○ جو شخص چرا چھپا کے نماز پڑھتا ہو تو نماز ہو جاتی ہے۔
○ نماز اور چیز ہے ایمان اور چیز ہے نماز رکن اسلام ہے۔
○ اگر لاکھ روپیہ کی چیز رکھی ہو تو اس خیال بھی دل میں نہ لائے بس یہی ایمان ہے۔

Scanned with CamScanner

○ جمعہ کی نماز کے بعد بعض لوگ چار رکعتیں ظہر کی پڑھ لیتے ہیں یہ شک کی علامت ہے۔اور میرے یہاں شک نہیں ہے۔

○ نماز روح کی غذا ہے۔

○ نماز وقت پر ادا کرنا افضل اور فرمانبرداری کی دلیل ہے۔

○ نماز میں عمداً دیر کرنا کاہلی کی دلیل ہے اور مالک کے حکم میں کاہلی عبدیت کے منافی ہے۔

○ نماز مومن کی معراج ہے کیونکہ اس سے ایک قسم کی حضوری نصیب ہوتی ہے۔

○ بعد فرائض درود شریف پڑھا کرو۔

○ پابندی کے ساتھ درود شریف پڑھنا بہتر ہے ادب اور ترتیل کے ساتھ درود شریف کا ورد کرو۔

○ آخر شب میں درود شریف کا پڑھنا زیادہ مفید ہوتا ہے۔

○ ہر وقت درود شریف پڑھا کرو باوضو اور بے غرض۔

○ نماز تہجد کی نگہداشت میں ہوشیار نیند سویا کرو۔ نفس مغلوب ہو جائے گا۔ کیونکہ نفس ہمیشہ غفلت کی نیند پسند کرتا ہے۔

○ تہجد کے بعد غسل کرو اور عطریات سے معطر ہو کر تصدیق کے ساتھ ایک ہزار بار درود شریف الھم صلی علی محمد و آلہ بقدر حسنہ و جمالہ پڑھا کرو۔

○ شریعت اور طریقت میں خود بینی منافی آداب عبدیت ہے۔

○ شب کو دو رکعت نماز نفل پڑھا کرو اور درود تاج پڑھ کر سو جاؤ مگر ہر رکعت میں سورۃ التکاثر سات بار پڑھنا اور صبر کی دعا کرنا۔

○ جس طرح ہم بتائیں اسی طرح ہر وقت باوضو درود شریف پڑھا کرو اور آخر شب میں الا اللہ کا ذکر کرو ناغہ نہ ہو۔

○ ہم نے سنا ہے جو اہتمام کے ساتھ سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھتا ہے اس کی جسمانی تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔

○ نماز عشاء کے بعد تسبیح فاطمہؓ پڑھا کرو با ایمان مرو گے۔

○ نماز کی پابندی کرو اگر کوئی عذر قوی ہو تو اشارہ سے ادا کرو۔ مگر نماز قضا نہ ہو۔

Scanned with CamScanner

○ بروز حشر مسجد تمہارے سجدوں کی گواہی دے گی۔
○ نماز سے عبد و معبود کا امتیاز ہوتا ہے جس کی ہیئت مجموعی عبدیت کی عین تصویر ہے اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو سرنگوں ہے وہ بندہ اور جس کے آگے سر بسجود ہے وہ خدا ہے بندہ کو بندگی ہی لازم ہے۔
○ عبادت میں شک کی گنجائش نہیں یکسوئی ہونا چاہیئے۔
○ اعضائے وضو قیامت کے روز نورانی ہوں گے۔
○ جو شخص باوضو رہتا ہے قیامت کے روز پرہیزگاروں کی صف میں کھڑا ہوگا۔
○ نماز میں خشوع و خضوع لازمی ہے جس سے نماز واقعی نماز ہو جاتی ہے۔
○ دہلی، لکھنؤ وغیرہ بڑے بڑے شہروں میں خاکروب طاہر ہو کر شریک نماز ہوتے ہیں۔

زکواۃ

○ بڑا بخیل ہے وہ جو زکواۃ نہیں دیتا۔
○ جس مال کی صدق دل سے زکواۃ دی جاتی ہے خدا اس مال کا محافظ ہوتا ہے۔
○ زکواۃ کی فرضیت سے انکار کفر ہے۔
○ زکواۃ بڑی نفع کی تجارت ہے کہ خدا ایک کے عوض میں دس اور بعض مواقع پر ستر دیتا ہے۔
○ مشرب عشق میں زکواۃ کی تعریف یہ ہے کہ جو چیز خلق سے فرو ہو جائے وہ اپنی تھی اور جو باقی رہے وہ سب زکواۃ ہے۔
○ بعض مشائخین نے بقدر ضرورت اسباب معیشت اپنے صرف میں رکھا ہے مگر عشق کا طریقہ یہ ہے کہ فتوحات کو فوراً تقسیم کر دیتے ہیں تاکہ رات کو وہ خالی ہاتھ ہوں اور کسی چیز کے مالک نہ رہیں۔
○ شریعت میں انتظام لازمی ہے حساب کر کے زکواۃ دیا کرو اور سوتے وقت لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پڑھ کر سویا کرو۔
○ جن کو خدا کی محبت ہوتی ہے وہ مال و دولت سے نفرت کرتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

روزہ

یاایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما
کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ○ القرآن

○ روزہ ایسی گرانقدر عبادت ہے کہ روزہ دار بندے کو خدا اپنے دوستوں میں شمار کرتا ہے۔ (الصوم نصف الطریقت)

○ انسان حالت روزہ میں صفت ملکوتی سے موصوف ہو جاتا ہے۔

○ خدا کی عین رحمت ہے کہ فاقہ جو اس کے نعمت خانہ کی محبوب غذا ہے وہ ہر سال اپنے بندوں کو تیس روز تک مرحمت فرماتا ہے۔

○ روزہ رکھنے سے نفس مغلوب ہوتا ہے۔

○ روزہ روح کی غذا ہے۔ (سید الاعمال جوع)

○ شوق سے روزہ رکھنا عاشقوں کی سنت ہے۔ (الجوع طعام الانبیاء)

روزہ رکھنے سے خدا کی محبت بڑھتی ہے۔ (قال اللہ تعالی لعیسی علیہ السلام تجوع ترانی)

○ ہم نے برسوں روزہ رکھا ہے۔ روزہ مرہ پانی سے افطار کرتے تھے اور ساتویں روز کھانا کھاتے تھے۔

○ شکم سیری سے جس طرح تندرستی میں اضافہ ہوتا ہے اسی طرح طالب خدا کی ترقی میں سد راہ ہوتی ہے۔ مقولہ ہے الجوع یصفی الفواد و یمیت الھوا و یورث العلم بھوک قلب کو صاف کرتی ہے۔ ھواوہوس کو زائل کرتی ہے اور علم پیدا کرتی ہے۔

○ مشرب عشق میں روزے کی حقیقی صفت یہ ہے کہ ترک غذا کے ساتھ خواہشات کے وسواس اور لذات غذا کی تمیز و احساس بھی فنا ہو جائے۔

(الصوم لی و انا اجزی بہ۔۔ حدیث قدسی)

Scanned with CamScanner

حج

○ جس نے صدق دل سے حج کیا اس کا ایمان کامل ہے۔
○ حج چند آزمائشوں کا مجموعہ ہے جس نے ثابت قدمی دکھائی خدا کے دوستوں میں شمار ہوا۔
○ جس نے خدا کے بھروسہ پر حج کا ارادہ کیا خدا اس کی غیب سے مدد کرتا ہے۔
○ حج پر جاؤ یہ کام بھی ضروری ہے۔
○ حجاج عمرہ لانے میں بہت کوشش کرتے ہیں۔
○ خانہ خدا کی زیارت کا شوق تو سب کو ہے مگر صاحب خانہ کا متلاشی ہزار میں ایک ہوتا ہے۔
○ حاجی وہ ہے جس پر حقیقت حج منکشف ہو جائے۔
○ حاجی وہ ہے جس پر حقیقت کعبہ منکشف ہوئی۔
○ میزاب رحمت کا پانی گناہوں کو دھو دیتا ہے۔ اگر بارش ہوتی ہے تو حجاج اس کے نیچے کھڑے ہو کر نہاتے ہیں۔
○ کسی حاجی سے بتاؤ داخلی ہوتی تھی۔ بتاؤ کعبہ کے اندر کتنے ستون ہیں۔ بتاؤ کعبہ کے اندر کیا دیکھا۔
○ کعبہ مقصد زوار ہے اور دل مہبط انوار۔

Scanned with CamScanner

امتناع خلافت و جانشینی

○ ہمارا مشرب عشق ہے۔ عشق میں کسب نہیں خدا کی دین ہوتی ہے اور ہمارا کوئی خلیفہ نہیں عشق میں خلافت کسی۔ کسی کے ساتھ مختص نہیں جس کے دل میں عشق ہو۔

○ ہمارا کوئی جانشین نہیں ہے ہماری منزل عشق ہے جو کوئی دعویٰ جانشینی کرے وہ باطل ہے۔" نادر حسین تم سے کوئی انگریز پوچھے تو یہی کہہ دینا۔ (مولوی نادر حسین وارثی وکیل بارہ بنکی سے)

○ ہمارا مشرب عشق ہے اور عشق میں خلافت و جانشینی نہیں۔

○ ہماری منزل عشق ہے جو کوئی دعویٰ جانشینی کا کرے وہ باطل ہے۔

○ ہمارے یہاں جو کوئی ہو چمار ہو یا خاکروب جو ہم سے محبت کرے وہ ہمارا ہے۔ (تحریر ۲۷ نومبر ۱۸۸۹ء)

○ ہم دنیا کے جھگڑوں بکھیڑوں کو کیا جانیں دنیا اور دنیا دار پر ہم نے پہلے ہی لعنت کر دی جو ہم سے محبت کرے وہ ہمارا ہے۔

متفرقات

○ اہل حق کا مذہب ہے کہ باعتبار اخبار و آثار اصحاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم واجب اور لازمی ہے اور اہلبیت اطہارؑ کی محبت نص قطعی سے فرض ہے (پھر آیت ھذا کی تفسیر بتائی) قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی۔

○ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس بندہ نواز کی عنایت سے اچھوں کی نقل کرنے میں علاوہ دنیوی منفعت کے دین کے بگڑے ہوئے کام بھی بن جاتے ہیں۔

○ طریقت کا ادب یہ ہے کہ جس شہر میں ایک شب بھی قیام کرو وہاں مشہور اہل اللہ کے مزار پر ضرور جاؤ۔

○ نقل کو دیکھنے سے کیا ہوتا ہے اصل ہی کو کیوں نہ دیکھیں۔

○ تم نے سنا نہیں "فمن کان فی ھذہ اعمی فھو فی الآخرۃ اعمی"

○ اور طریقے انتظامی ہیں اگر انتظام نہ ہو تو سب کھیل بگڑ جائے اور سب ایک ہی سے ہو جائیں۔

○ جو طمع میں گھر جائے وہ ہمارا نہیں۔

○ ہم تکیہ پسند نہیں کرتے۔

○ میری وجہ سے دنیا نہ چھوڑنا تیری دنیاداری عبادت ہے (جسٹس سید شرف الدین وارثی سے)

○ علماء کی بڑی شان ہے۔

○ پادری صاحب! بفرض محال جناب عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا مان لیا جائے تو بھی ان کو دوسرے انبیاء پر ترجیح نہیں ہے۔ پدرم سلطان بود سے کچھ نہیں ہوتا جب تک یہ طے نہ ہو جائے کہ باپ کے بعد یہی جانشین ہوگا پس خدا کو موت ہی نہیں جو حضرت عیسیٰؑ کو راج گدی نصیب ہو۔

○ روح کو موت نہیں جب عام مخلوق کی یہ حالت ہے تو اولیاء اللہ کی شان میں تو آیا ہے۔ ان اولیا اللہ لا یموتون۔ پس جو کچھ اولیاء کے لیے ہوتا ہے وہ زندہ نذر ہے۔

Scanned with CamScanner

○ نفوس کو ذائقہ موت ہے اور روح کو ذائقہ موت نہیں اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔
"کل نفس ذائقۃ الموت ۔۔(القرآن)
○ بے دیکھے عاشق ہونا محال ہے اور دیکھ کر عاشق ہونا ممکن ہے اور جب کوئی کسی کا عاشق ہوتا ہے تو اس کی کوئی سانس یاد معشوق سے خالی نہیں جاتی عاشق کی سانس بلا کسب عبادت ہے۔
○ جس نے یہاں نہیں دیکھا وہ اندھا ہے۔
○ خدا ہر جگہ موجود ہے کعبہ تو فقط جہت ہے۔
○ جن کی نظر دوست پر ہے ان کا کوئی دشمن نہیں۔
○ یہ سید کی شناخت ہے کہ آگ پر ہاتھ رکھے تو نہ جلے! سچ ہے مگر جو امتحان لے گا، کافر ہو گا۔
○ اس کائنات کا نام دنیا نہیں۔ غفلت کا نام دنیا ہے۔

چیست دنیا از خدا غافل بدن
نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

○ اسلام اور چیز ہے ایمان اور چیز ہے۔
○ دنیا فساد کا گھر ہے اہل دنیا خدا سے دور رہتے ہیں۔
○ دنیا کی محبت بری چیز ہے حسد بہت بری چیز ہے۔ حتیٰ کہ شیطان پر بھی لاحول پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ شیطان خدا کا رقیب نہیں۔ ان اللہ علی کل شئی قدیر
○ جب انسان اپنے دم پر قادر ہو جاتا ہے تو اٹھارہ ہزار عالم اس کے تحت آ جاتا ہے۔ وحوش و طیور سب مطیع ہو جاتے ہیں۔
○ اگر طلب ہے تو دستار مولویت کو طاق پر رکھ دو۔(ابراہیم شاہ صاحب سے)
○ کافر بھی مثل مومن کے ہے اور واصل واحد حقیقی اگرچہ راہ وصل میں اختلاف ضرور ہے مگر محبت اہلبیت شرط ہے۔
○ ہر انسان پر فرض ہے کہ اپنی طبیعت اور نفس کو قابو میں رکھے انجام کار کامیاب ہو

Scanned with CamScanner

گا۔

○بڑی وضعداری یہ ہے کہ جو کرے وہ کئے جائے۔

○آدمی ہونا چاہیئے آدمی ہونا مشکل ہے آدمی اسی وقت ہوتا ہے جب لطیفۂ قلب ذاکر ہو اس لیے کہ لطیفۂ قلب حضرت آدمؑ کے زیر قدم ہے اور معیت واقربیت حاصل ہے۔ وھو معکم اینما کنتم اور نحن اقرب الیہ من حبل الورید. جب معیت ہو گئی تو تقرب خاص مل گیا۔یہی درجہ تکمیل ہے۔جو جس کا حصہ ہے اس کو ضرور دیا جاتا ہے خواہ زندگی میں، خواہ مرتے وقت اور نہیں تو اس کی قبر میں ٹھونس دیا جاتا ہے۔

○ رام جی! جو دھیا والے ہندوؤں کے اوتار ایک پنڈت تھے شری کرشن جی کہنیا پری تھے اور بابا نانک پکے موحد تھے۔

○ مقام ھو ایک عجیب مقام ہے۔ھ(۵) + و(۶) = ۱۱۔مقام ھو غوث پاکؒ کی منزل تھی اسی نسبت سے گیارھویں والے مشہور ہوئے۔

○مردان خدا کی محبت اختیار کرو۔

○جو نشیب و فراز میں رہے گا اس کو خدا نہیں ملے گا جو نشیب و فراز سے نکل گیا اس کی نجات دنیا میں ہی ہو جائے گی۔

○ کوئی حضرت عمرؓ کی سنت پر چلنے والے بھی تو چاہیئے۔

○ کسی کا حق مارنا بہت برا ہے اس کا انسان کو خیال رکھنا چاہیئے۔

○عبادت نماز ہی نہیں ہے اپنی خانہ داری کی ضروریات لا دینا اور بیوی کی کفالت بچوں کی دلداری غلام اور لونڈی کی پرورش حوائج ضروریہ سے فارغ ہونا۔ کھانا کھلانا یہ سب عبادت ہے۔

○ کل بنی آدم شمار امت محمدیؐ میں ہے کیونکہ آنحضرتؐ پر نبوت کا اور قرآن پر صحائف آسمانی کا خاتمہ ہو چکا۔اس لیے اب نہ کوئی نبی ہو گا اور نہ نزول کتاب ، پس اگلی پچھلی امتوں کا شمار اسی امت میں ہے۔بجاآوری احکام سب پر یکساں ہے جو پیرو ہیں وہ راہ پر ہیں بقیہ منکر گمراہ ، لیکن امت کی حیثیت سے سب ایک ہیں کیونکہ باغی رعایا بھی اسی بادشاہ کی کہلائے گی جس کی وہ ہے۔

Scanned with CamScanner

○حال آنا = حال آنا بہت اچھا ہے خدا کی رحمت ،
حال لانا = حال لانا حرام اور حال لانے والا مردود۔
○ کپڑے میں کیا دھرا ہے ، ھم اور تم ایک ہیں ناں ۔ محبت ہے تو ہو جائے گا۔
○ تم اپنے دل اور زبان کو کسی دوسرے کے واسطے کیوں خراب کرتے ہو۔ (من عمل صالحا فلنفسہ ومن اساء فعلیھا ۔ ۔ القرآن)
○ہم کچھ نہیں ۔
○مولوی صاحب نے ہم سے کہا پڑھو الکلمۃ لفظ ۔ہم نے کہا اگر کلمہ ایک ہے تو اس کا پڑھنا فضول ہے ایک لفظ پڑھ کر ہم کیا لیں گے ۔ (زمانہ تعلیم میں ۔)
○ تم کیا جانو معشوق کی دی ہوئی تکلیف کہیں میسر آتی ہے ۔
○ہمارا قدیم راستہ وہی ہے (وضعداری سے ایک ہی راہ پر چلنا)
○ حکیم جی ! جتنا تم گاؤزبان و بنفشہ کو یاد رکھتے ہو ۔ اسی قدر مجھے بھی یاد رکھا کرو ۔ (حکیم مبارک حسنین سے)
○خدا مالک ہے خدا میں سب قدرت ہے ۔
○ علم وہی حاصل کرنا چاہیئے جو مرتے وقت کام آئے ۔ اور وقت آخر کلمہ زبان سے نکلے اگر زبان سے کلمہ نہ نکل سکا تو خالی علم کس کام کا ۔ کچھ بعید نہیں اکثر سنا ہو گا تین روز پہلے مریض کا منہ بند ہو جاتا ہے ۔ زبان لوٹ جاتی ہے ۔ اکثر لوگوں کا دل پلٹ جاتا ہے وہ دیوانوں کی سی حرکتیں کرنے لگتے ہیں ۔ بعض پر ایسا سکوت ہوتا ہے کہ بے حس و حرکت ہو جاتے ہیں ۔ ہیبت مرگ ان کے حواس خمسہ کو زائل کر دیتی ہے ۔
○میں یہاں سے بھی ویسا ہی دیکھتا ہوں ۔
○بہت طریقوں کے لوگ ہیں نقشبندیہ ، قادریہ ، چشتیہ ، شطاریہ ، شاذلیہ اور ملامتیہ وغیرہ اور ہر جگہ کی تعلیم جدا ہے ۔ نقشبندیہ والے کہتے ہیں کہ مقامات عشرہ میں پانچ عالم خلق اور پانچ عالم امر ہیں چنانچہ عالم امر سے قلب ، روح ، سر خفی اخفیٰ ہیں اور نفس اور سلطان اذکار اور خلق میں دائرہ ظلال اور دائرہ اولیٰ ہے ۔یہاں پر آکر فقیر بگڑ جاتا ہے بہت احتیاط کی ضرورت ہے ۔ پیر و مرید دونوں کو خبردار رہنا چاہیئے ۔ مجدد صاحب نے ڈھائی دائرے بڑھا دیئے ثانیہ ، ثالثہ اور قوس ۔

Scanned with CamScanner

○ نقطہ کی تعریف یہ ہے کہ النقطۃ ما لا جز ولہ دو نقطوں کے درمیان جو فاصلہ قریب
تر ہے وہ خط مستقیم ہے۔ جب ایک شکل قائم ہو گئی تو سب شکلیں قائم ہو جائیں گی۔

○ ذکر اسدی مفید ضرور ہے مگر جس کا نام اسد ہے وہ دشوار بھی ہے۔ اس لیے ذاکر کو
لازم ہے کہ جب ذکر اسدی کرے تو جناب شیر خدا کی برزخ کا تصور کرے اور تکمیل
اس کی یہ ہے کہ ذاکر ذکر اسد اللہ الغالب میں ایسا فنا ہو کہ ذکر کرتے وقت ذاکر کے ہر
عضو بن مو سے شیر خدا کی شان نمودار ہو۔ اس ذکر میں ذاکر کی حالت بدل جاتی ہے۔

○ (سر سید احمد خان سے) مجھ کو انگریزی تعلیم سے اختلاف نہیں ہے مگر محبت اخلاص
اور طلب روحانیت ضروری ہے۔

○ سید صاحب کو برا نہ کہو اور نہ برا سمجھو سید اول درجہ کے مسلمان ہیں سید کافر نہیں
ہوا کرتا۔

○ جو جس کو ملنا تھا مل گیا کسب سے کچھ نہیں ہوتا البتہ کسب کا اس قدر اثر ضرور ہوتا
ہے کہ مزدور کی مزدوری ضائع نہیں ہوتی یہ بات کہ من تو شدم تو من شدی مشکل ہے
محنت اور ریاض سے دوسری قسم کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ علم و عمل وغیرہ۔

○ ہاتھ پکڑتا ہوں پیر کا پنجتن پاک کا خدا و رسولؐ کا۔ (بوقت بیعت اکثر یہی الفاظ
پڑھوائے گئے اور کبھی استغفار بھی پڑھوا کر بیعت فرمایا جس کے الفاظ یہ ہوتے
(استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ اقرار باللسان و تصدیق بالقلب)

○ ہم پنجتنی ہیں، ہم پنجتنی ہیں۔

○ جو کام آدمی کرے حد کو پہنچا دے۔

○ برہم پہچانو پتھر نہ پوجو اور جھٹکا نہ کھاؤ۔ (ہندوؤں سے)

○ دیکھو موسیٰ کلیم اللہ، عیسیٰ روح اللہ اور محمدؐ رسول اللہ کسی کو برا نہ کہو اور حرام نہ
کھانا۔ (یہود و نصاریٰ سے)

○ ہاتھ کے سچے رہنا، کپڑا نہ چرانا، (پیشہ وروں اور درزیوں سے)

○ پورا تولنا، ڈنڈی نہ مارنا (دکانداروں سے)

○ جاؤ تم کو تصدیق نہیں ہوئی ہو جائے گی۔ (کاؤنٹ گلازرا سے)

○ نقوش وغیرہ بھی سب ڈھکوسلے ہیں۔

Scanned with CamScanner

○نقوش بہت ہیں نقش کی تعریف یہ ہے کہ نقش بھر میں مکر رہندسہ نہ آئے۔
○وہ شغل جو ہر مشرب کے اور ہر طبقہ کے فقیر کے واسطے لازمی ہے اور جو انسان کو راز مخفی سے خبردار کرتا ہے اور جو بندہ کو خدا سے ملاتا ہے وہ شغل سلطان الاذکار ہے اور اسکے شاغل کو بہت دقتیں پیش آتی ہیں اور عرصہ تک جب ریاضت کرتا ہے تو ہزار میں سے ایک شاغل ابتدائی حالت سے خبردار ہوتا ہے لیکن ہم تم کو آسان طریقہ بتا دیں جس سے کوئی دشواری تم کو پیش نہ آئے (یہ طریقہ شائقین خلاصۃ السلوک میں دیکھیں

○جو کام کرو اس میں سچے رہو تو سب اچھا ہو سکتا ہے۔
○جب کوئی مصیبت ہو تو ہماری برزخ کا تصور کیا کرو۔
○پہلے تصور کرے جب صورت قائم ہو جائے تو معہ اس صورت کے دل صنوبری کی جانب متوجہ ہو اور دل کی آنکھ سے دیکھے۔یہی تعلیم ہمارے خاندان کی ہے۔مگر عقیدہ اور ایسا ہی حجاب اور ندامت کے بعد یہ پردہ نگاہ سے اٹھتا ہے۔
○خالی ذکر سے کیا فائدہ جب تک مذکور بھی ذاکر کا ذکر نہ کرے اور ہمارے یہاں ذکر و فکر کچھ نہیں ہے اور پھر سب کچھ ہے۔
○مجھ کو آئینہ دکھانا آتا ہے۔
○ "فمن کان فی هذه اعمی فهو فی الاخرة اعمی" مظہر الٰہی ہر جگہ موجود ہے تماشا دیکھو۔

○دوسرا بھی ہے۔(دوران سفر فکر شیدا وارثی پر)
○آنکھیں بند کر کے کیا دیکھتے ہو آنکھیں کھول کر دیکھو آنکھوں کے ہوتے ہوئے نابینا ہو جانا خدا کی ناشکری ہے۔
○یہ توجہ ڈالنا تو ایک قسم کا تماشا ہے۔اصل توجہ تو وہ ہے کہ اگر موتی پر ڈالی جائے تو وہ پانی ہو جائے پتھر ہو تو خاک ہو جائے۔
○بھوگ میں جوگ کریں۔(مرآۃ شاہ بھاگل پوری نو مسلم سے)
○پہلے وہ چیز کھا کر پیٹ بھریں جو اپنی جنس کا تخم ہو مثلاً آلو، اردی، شرقند، وغیرہ کیونکہ یہ خود تخم ہیں۔ان کو کھایا جائے گا تو گویا ان کا تخم قطع ہوا۔ہاں آم، خربوزہ اور کدو

Scanned with CamScanner

جب اس کی عادت ہو جائے تو مغز کا کھانا
وغیرہ کا مغز کھائیں اور تخم کی حفاظت کریں
کو سونگھ لیا کریں ۔جب اس پر قدرت ہو
ترک کر دیں ۔اور وضع اشتہا کے لیے پھلوں
نفس کے لیے صرف دیکھ لیا کریں جب
تسکین
جائے تو سونگھنا بھی ترک کر دیں ۔اور
بھوگ میں جوگ ہے۔
اتنی قوت ہو جائے تو دیکھنا اصل
کھولنا اور دنیا کی کسی چیز کو نہ دیکھنا۔
○(مستقیم شاہ وارثی سے) اب آنکھ نہ
(آپ ۴۴ سال پتھر سے ٹیک لگائے
○(حافظ گلاب شاہ سے) آنکھ بند نہ کرو بیدار رہو۔
بیٹھے رہے)

○جوگ نفس کشی کو کہتے ہیں اور نفس کشی لازمی ہے ۔چنانچہ قرآن پاک میں اس کی تعلیم ہے ۔لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون تو بتاؤ محبوب ترشے کیا ہے ۔فقرا کا مسلک یہ ہے کہ انسان کو زیادہ تر محبوب اپنی عافیت ہے پس فقیر کو چاہیئے کہ سامان عافیت کو ترک کرے اور خیال عافیت کو قلب سے نکالے اور خدا کی محبت میں خوشی سے تکلیف اٹھائے۔

○ معروف شاہ خدا کو اختیار ہے چاہے اس عالم میں سزا دے چاہے اس عالم میں ۔اس کو سب قدرت ہے ۔چاہے تو معاف کر دے۔

○ حج اور روزہ کب اس پر فرض ہے جو کچھ نہیں رکھتا اگر تم شراب مجاز کے سکر کے قائل ہو تو لامحالہ اس شراب حقیقی کے سکر کے بدرجہ اولیٰ قائل ہونا پڑے گا۔ پھر کب سکر میں نماز روزہ ہے ۔(لا تقربوا الصلوٰۃ و انتم سکریٰ)

○جب کوئی کسی کے پاس بیٹھا ہو تو اس کو نام لے کر کس طرح پکارے وہ تو کوئی حرکت ہی نہیں کر سکتا اور مولنا ادب کی لذت اور عبادت کی لذت میں بڑا فرق ہے۔

○علمائے ظاہر کی بھی کیا الٹی چال ہے کہ جو دیکھ کر سجدہ کرے اس کو تو کافر کہتے ہیں اور جو بے دیکھے سجدہ کرے وہ مومن کہلائے اسی کو اندھا پن کہتے ہیں بلکہ حق یہ ہی ہے کہ جو دیکھ کر سجدہ کرے وہی مومن ہے۔

○ہمارے اجداد نیشاپور کے رہنے والے تھے۔

○ہمارے اجداد نے غیر کفو میں مناکحت نہیں کی۔

○ ہمارے سید واڑہ میں ایک سید بظاہر رند مزاج تھے، لوگوں نے امتحان کے طور پر ان

کے دامن پر آگ رکھ دی اور دامن نہ جلا۔ سید کی آزمائش کفر کے مترادف ہے۔

○ ہمارے خاندان کی بیبیاں نذر حضرت بی بی فاطمہ کی سہنک کھانے جب آتی تھیں تو پہلے ان کو چونا کھلایا جاتا تھا اگر چونا کا اثر زبان پر نہ ہوتا تب ان کو سہنک کھلاتے تھے

○ ہمارے مورث اعلیٰ نے ہندوستان آنے کا ارادہ کیا تو پہلے خراسان گئے اور امام رضا کے مزار اقدس پر ہاتھ رکھ کر عرض کی "جدا! ہم ہند جاتے ہیں مگر آپ سے عہد کرتے ہیں کہ کسی حالت میں رہیں لیکن اپنی عظمت سیادت کو ہمیشہ محفوظ رکھیں گے اور نسبت میں داغ نہ لگائیں گے" چنانچہ وہی ہوا ہمارے اجداد نے غیر کفو میں مناکحت نہیں کی۔

○ مقدرات کا جواب نہیں۔

○ مولوی امام علی صاحب نے ہم کو اس طرح پڑھایا کہ جب ہم پڑھتے تھے تو نہایت شفقت سے پڑھاتے تھے اور جب ہمارا دل گھبراتا تھا تو کہتے کہ جاؤ کھیلو۔

○ مولوی امام علی صاحب نے ہم کو یار بنالیا تھا کبھی ہمارے واسطے پتنگ بناتے کبھی شاہاں سلف کے واقعات بطور قصہ بیاں فرماتے کہ ہمارا دل بہلا رہے۔

○ مولوی امام علی صاحب خود بزرگ شخصیت تھے مگر ہماری تعظیم کرتے اور جب ہم کہتے کہ مولوی صاحب آپ تو ہمارے استاد ہیں پھر یہ تعظیم کیسی؟ تو کہتے کہ صاحبزادہ میں تو ظاہری علم کا معلم ہوں تم خلق اللہ کے باطنی معلم ہو گے۔

○ ہمارے پاس آیا کرو۔ (والد شیدا وارثی سے)

○ ماں باپ کی خدمت سے غافل نہ ہونا۔

○ رشوت نہ لینا، خدا کے حکم کی تعمیل خدا کی محبت کی دلیل ہے۔

○ خلق خدا کی خدمت ایمان کی نشانی ہے۔ خدا اس کو دوست رکھتا ہے جو مخلوق خدا کی بے غرض خدمت کرتا ہے۔

○ انصاف کیا کرو (حکام و راجہ جے پور سے) پتھر نہ پوجنا جھٹکے کا گوشت نہ کھانا اور خدا کو محبت کے ساتھ ہمیشہ یاد کیا کرو۔ (رانی جے پور سے) من احب اشیاء فقد اکثر ذکرہ۔۔۔الحدیث)

○ سنا سنا خرقہ پوشی کے وقت ہم کو دو کرتے پہنائے گئے ایک قادریہ ایک چشتیہ جب

ہم بازار کو نکلے ایک کرتا کبابچی کو دے کر کباب کھالیا اور دوسرا حلوائی کو دے کر شیرینی کھالی۔

○ حضرت حاجی خادم علی شاہ کی فاتحہ سوم میں ہماری دستار بندی ہوئی ہم شیخ علی عرف گھسیٹے میاں کے ساتھ بازار کو نکلے اور چار پیسے کے کباب کے عوض دستار کبابچی کو دے دی۔ گھر پہنچے تو ہمشیرہ صاحبہ نے فرمایا سید واڑہ کا نام خوب روشن کرو گے۔

○ ہم مسافر ہیں۔۔۔۔ مسافر کا گھر سرائے ہے۔

○ مخلوق خدا سے ہمدردی اور اچھا سلوک کرنا صرف اس خیال سے کہ خدا کے بندے ہیں اور اس کی صنعت کی یادگار ہیں۔ اس عمل سے تم کو خدا کی محبت نصیب ہوگی اور یہی تصوف کی اصل ہے۔

○ ابن حافظ! اچھا تم کو یہ شوق ہے کہ خدا تم سے خوش ہو تو جیسی خدا نے تمہارے ساتھ نیکی کی ایسی ہی تم بھی مخلوق خدا کے ساتھ احسان اور نیکی کرو۔

○ مرد وہ ہے جو اپنی کمائی دوسروں پر خرچ کرے اور نامرد وہ ہے جو دوسروں کے مال سے فائدہ اٹھائے۔۔۔۔ شیر اپنا شکار کھاتا ہے اور دوسرے درندوں کے شکار کو سونگھتا بھی نہیں۔

○ عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں۔

○ ہم مجذوب نہیں جذب کا نام بھی نہیں۔ بلکہ لنگوٹ بند ہونے کا اثر ہے کہ غصہ آجاتا ہے اور مجذوب تو مسلوب الحواس اور مغلوب الحال کو کہتے ہیں جو خود تو اگر کامل بھی ہو لیکن دوسروں کی تکمیل نہیں کر سکتا۔

○ ابن حافظ! مال راہ خدا میں صرف کرنا۔ روزانہ کے رزق پر قناعت کرنا اور مخلوق خدا کو پانی پلانا فقط اللہ ہی نگاہ میں بس جائے گا۔

○ باب السلام کے قریب ایک جلیل القدر بزرگ نے ہم سے معانقہ کیا اور بشارت دی کہ مشاہدہ حضرت احدیت کے اہل تم ہو۔

○ جب تم آنکھ بند کر لیتے ہو تو دکھائی کیا دے۔

"فمن کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی"

○ اگر آنکھ کھول کر محبت کی نظر سے دیکھو تو موجودات کے پردہ میں شاید حقیقی دکھائی

ہے۔(غار حرا میں ایک مراقب سے)

○اگر وہ کریم وکارساز تم کو روز لذیذ کھانا کھلاتا ہے تو تم اس کا بدلہ یہ کرو کہ اس کے بندوں کو بلا عوض پانی پلایا کرو کیونکہ پانی بہت بڑی نعمت ہے۔(و جعلنا من الماء کل شی حی ۔۔۔القرآن)

○اہل وعیال کی ضرورت کے لیے کچھ کرو اور دل بیار دست بکار کے مصداق بنو۔

○ان اللہ مع الصابرین زبان سے کہنا آسان ہے مگر واقعی صبر کرنا بڑے مردوں کا کام ہے۔

○سیاحت عرب میں ایک ابدال سے ملاقات ہوئی انہوں نے کہا تعالیٰ یا سیدی ہم قریب گئے تو کہا آؤ ستر سال کی ریاضت کا ثمرہ تم کو تفویض کر دوں ۔ ہم نے کہا یا شیخ ہمیں نہیں چاہیئے۔

○ عرب میں ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی اس نے پوچھا صاحبزادے کیا تلاش کرتے ہو جو خواہش ہو پوری کر دوں ۔ ہم نے کہا کہ ہمارے گھر میں کیا نہیں ۔ تسلیم و رضا اہلبیت کی لونڈی فقر شیر خدا کا غلام ۔اس نے کہا سچ کہتے ہو۔

○اہلبیتؑ کے مشرب میں چھوڑی ہوئی چیز کو واپس لینا حرام ہے۔

○ سید واڑے میں سب وضعدار تھے جو کہتے تھے وہی کرتے تھے ہمارے خاندان میں ایسے باوضع تھے کہ چچا ہمارے والد سے ناخوش ہو کر بریلی چلے گئے اور کہہ گئے جب مر جاؤ گے تو آؤں گا وہی کیا جب والد کا انتقال ہوا خبر سن کر آئے اور فاتحہ میں بہت روپیہ صرف کیا۔

○(حضور انورؒ اکثر گھر کا غلہ برتن اور دیگر اشیاء غرباء میں تقسیم کر دیتے گھر سے پوچھنے پر فرماتے) ہمارے ہاں غلہ بھرا ہوا ہے اور برتن اس قدر ہیں کہ رکھنے کی جگہ نہیں اور وہ غریب فاقہ کرتے ہیں اور مٹی کے برتن بھی ان کے پاس نہیں ہم سے دیکھا نہیں جاتا روٹیاں بھی لے جا کر ہم انہیں کو دیتے ہیں اور برتن بھی دے آتے ہیں۔

○ ہم اجمیر شریف پہنچے اور آستانہ پر حاضر ہوئے تو جوتا رومال میں لپیٹ لیا آگے چلے تو ایک مقام پر دو آزاد فقیر بیٹھے تھے انہوں نے کہا میاں صاحبزادے یہ روٹیاں کہاں سے باندھ لائے ۔ہم نے جوتے ان کے سامنے پھینک دیئے اور کہا لو یہ تمہارا حصہ ہے تم

Scanned with CamScanner

کھالو۔

○ایک بار ہم ناؤ میں سوار ہوئے ملاح نے پیسہ مانگا ہم نے اسے قیمتی ٹوپی دے دی۔

○ہم نے شادی نہیں کی۔

○زن، زر اور زمین میں جھگڑا ہے ان کو چھوڑے تو آزاد ہے۔

○عورت فساد کا گھر ہے۔

○ فاقہ جس طرح نفس کی تکلیف کا باعث ہوتا ہے اسی طرح تکیہ نفس کو آرام پہنچاتا ہے۔

○اسباب آرام و آسائش کے جھگڑے میں پڑ کر انسان عہد میثاق کو بھول جاتا ہے۔

○جو خدا کو منظور ہو گا وہ ضرور ہو گا۔ صبر کرو اللہ کو یہی منظور تھا۔ (الصبر ر دانی ۔۔۔الحدیث)

○جو دنیا کے انتظام میں پھنسا اس کے دل میں محبت الٰہی کی جگہ نہیں رہتی۔

○ہمارے دادا نے اپنے قاتل کو پہلے شربت پلایا یہی ہمارے ہادی کی تعلیم ہے۔

(بابا فیضو صفی پور والوں سے لڑائی کے بعد جب وہ معافی کے لیے حاضر ہوئے تو فرمایا) ہمارے نزدیک تو لڑائی تھی نہ جھگڑا بلکہ یار کی ادا و ناز کا ایک کرشمہ تھا جو ہو گیا اس میں کسی کا قصور نہیں۔ (پھر ان کو بیعت فرمایا)

○ مہنت جی! جو رب ہے وہی رام ہے کس کو توڑیں کس کو کھودیں۔ کس کو بنائیں کس کو مٹائیں۔ کھودنا تو دو بدہا ہے۔ جس نے دل سے من و تو کا خیال نکال دیا وہ ہر جگہ ایک ذات کو دیکھتا ہے۔ (پھر بیعت کیا اور ہدایت فرمائی) پتھر کو نہ پوجنا اور دین و دنیا کا جو کام کرو خدا کی محبت سے خالی نہ ہو اور حق کی طلب میں حق کا ذکر اس طرح کیا کرو کہ ذکر سے کوئی سانس خالی نہ رہ جائے اور تین سال تک خدا کے بھروسہ پر سفر کرو اور راستہ میں بلا قید مذہبت جو تیرتھ، مندر، مسجد اور مزار آئے بغیر تعصب، عظمت کے ساتھ اس کی زیارت کرو گھبرانا نہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ (سیرو افی الارض ۔۔۔القرآن)

○(اکثر رفقاء سفر کے پاس روپیہ ہوتا تو سرکار وہ خرچ کرا دیتے ورنہ مضطرب رہتے جب روپیہ ختم ہو جاتا تو بعض اوقات فرماتے)۔۔۔اب تم کو چور کا کھٹکا نہیں رہا۔

Scanned with CamScanner

○ دیکھو زن، زمین، زر کی وجہ سے انسان جھگڑے میں پڑتا ہے۔ جب ان تینوں کا تعلق دل سے نکل جائے تو پھر قلب مطمئنہ ہوتا ہے۔

○ (شیخ عنایت اللہ سیدن پوری سے) شیخ جی جب کوئی مشکل پیش آئے تو ہمارا تصور کیا کرو۔

○ (مولوی محمد یحییٰ رئیس اعظم آباد) "مولوی صاحب تصور کیا کرو" عرض کیا گیا "کس کا" چہرہ اقدس پر ہاتھ پھیر کر فرمایا "مولوی صاحب اسی صورت کا تصور کیا کرو۔ اگر ایسا نہ ہو تو انتظام خراب ہو جائے"۔

○ ایک تہبند پوش نے پوچھا کس کا تصور کروں؟ فرمایا "جس کو سب سے زیادہ دوست رکھتے ہو۔"

○ (بعض کو) خدا کا ملنا تہبند پر موقوف نہیں طلب پختہ ہو تو وہ ہر لباس میں ملتا ہے۔

○ روپیہ سے اگر دنیا کے کام بنتے ہیں تو اکثر آخرت کے کام بگڑتے ہیں۔

○ روپیہ نے قارون کے ساتھ کیا کیا؟

○ روپیہ چھونے سے ہاتھ کالا ہوتا ہے اور اس کی محبت قلب کو سیاہ کرتی ہے۔

○ (شکوہ آباد کے قیام میں شب کو عورتیں ملاقات کو آئیں بعد ملاقات بابو کہنیا لال اور شیدا وارثی نے جا کر کمرے میں دیکھا فرش بستر اور احرام تک ندارد غلاموں نے عرض کی حضور یہ کیا کیا؟) فرمایا: اور کیا کرتا عورتوں نے مانگا ہم نے دے دیا۔

○ جو یہاں اندھا ہے وہاں بھی اندھا ہو گا۔

○ (مولوی عبدالمنان صاحب نے رویت باری تعالیٰ کی درخواست کی نامعلوم کیا دیکھا کہ رقص کرنے لگے اور یہ کہنے لگے "جادو بھرے نیناں نے مارا" دو روز یہی حال رہا۔ دوسرے روز حاضر خدمت کئے گئے تو فرمایا۔

مولوی صاہب کیا حال ہے؟ مولوی صاحب نے عرض کیا شکر ہے لیکن اب اپنا بندہ بنا لو۔ فرمایا: مولوی کفر کی باتیں نہ کرو۔ عرض کیا کفر ہو یا اسلام حلقہ غلامی میں داخل فرمایئے)

○ (۲۵ محرم الحرام ۱۳۲۳ھ۔ ایک نانک شاہی فقیر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے گرو کا حکم ہے کہ اپ کی آنکھ کی جوت میں نرنکار ہے۔ اور اس میں تمہاری سدھ ہے۔ حضور

Scanned with CamScanner

نے باوجود ضعف و نقاہت دوسرے روز بیعت فرمایا خرقہ فقر مرحمت فرمایا استغفار پڑھا کر فرمایا)۔ تم حج کو جاؤ دنیا کی کسی چیز سے سروکار نہ رکھنا اور سات فاقوں کے بعد بھی سوال نہ کرنا۔

○ (ٹھاکر موہن سنگھ نے سید شرف الدین کے مکان پر سرکار کی شبیہ دیکھی تو جادو بھرے نیناں کا شکار ہو گئے۔ گھنٹوں تصویر کے سامنے کھڑے ہو کر روتے رہے پھر سید صاحب سے کہا کہ یہ آنکھ دکھادو۔ سید صاحب سرکار کے حضور لے گئے اور عرض کی لیجئے حضور کی چشم مخمور کا تازہ شکار) فرمایا: ٹھاکر صاحب بڑے نظر باز ہیں۔ بیعت فرما کر پیٹھ پر تھپکی دی اور فرمایا۔

ٹھاکر جس صورت کو دیکھا ہے اسی کو یاد رکھنا اسی کے ساتھ تمہارا حشر ہو گا۔

○ وہیں رہیں وہ ہمارے مرید ہیں۔ (معذوروں کو زحمت و تکلیف سے بچانے کے لیے فرمایا)

○ اچھا سب کو مرید کر لیا۔ (اکثر غلاموں کی استدعا پر ان کے اقرباء کو غائبانہ بیعت فرمایا)

○ کسی کی عداوت کو دل میں جگہ نہ دو جس دل کو محبت سے سروکار ہے اس میں عداوت کی گنجائش نہیں۔

○ حسد سے احتراز کرو۔ (ایاکم و الحسد۔۔۔ الحدیث)

○ حسد ایمان کو خراب کرتا ہے۔ (ان الحسد یا کل الحسنات کما تاکل النار الحطب۔۔۔ الحدیث)

○ جو حسد سے الگ ہو وہی ناجی ہے جو حسد میں مبتلا ہوا وہ بہتر (فرقوں) میں سے ہے۔
(ح (۸) + س (۶۰) + د (۴) = ۷۲)

○ اللہ اللہ کیا کرو۔ (اللہ کو یاد کرنے والے اور نہ یاد کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔۔۔۔ الحدیث)

○ شمار انفاس اہل تصوف کے نزدیک سب سے افضل ہے۔

○ (والد شیدا میاں سے) تہجد کے بعد غسل کرو اور معطر ہو کر تصدیق کے ساتھ ایک ہزار بار درود شریف پڑھا کرو۔ الھم صلے علی محمد و اله بقدر حسنه و جماله

Scanned with CamScanner

برزخ قائم ہو جائے گی لیکن دنیا کے کام کے نہ رہو گے۔

○(مولوی عبدالستار صاحب جب تارک ہوئے) تم مدینہ منورہ جاؤ فاقہ ہو تو سوال نہ کرنا اور وہیں مرجانا۔(وہیں انتقال ہوا)

○(عبدالصمد وارثی نے جلالی قاعدہ سے درود شریف پڑھنا چھوڑ دیا تو) کم ظرف تھا ورنہ انسان بن جاتا۔

○رات کو ۵۰۰ بار درود شریف پڑھا کرو۔

○اسی ذکر سے فائدہ ہوتا ہے جو بے غرض ہو۔

○جس کے تصور میں مرو گے قیامت کے روز وہی صورت دیکھو گے۔

○(پنڈت دیندار شاہ وارثی سے)

پنڈت ہوشیار ہو یہ وقت سونے کا نہیں ہے بلکہ بیدار رہنے کا وقت ہے۔یہ درود شریف پڑھا کرو تمام مشکلیں آسان ہو جائیں گی اور منزل مقصود پر پہنچ جاؤ گے۔

اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد سید الصابر بن الوارثین محمد نبی الامی

تصور کیا کرو۔ ہمارا تصور کیا کرو۔
○ جب کچہری میں حاکم کے سامنے جاؤ تو ہمارا تصور کیا کرو۔
○ ہر وقت قلب میں محبوب کی صورت دیکھنے کی کوشش کرو۔
○ جب حجاب حائل ہو تو چند مرتبہ درود شریف پڑھ لیا کرو صورت قائم ہو جائے گی۔
○ اگر محبت ہے تو برزخ قائم ہو جائے گی۔
○ پنڈت جی (سیتارام رام پوری) گھر نہ بنانا۔ سیاحت میں مرجانا اور سات فاقے بھی ہوں تو ہاتھ نہ پھیلانا۔
○ (حجن بی بی وارثیہ) خدا رازق ہے ٹانگ توڑ کر اس کے بھروسہ پر بیٹھو۔ (ومامن دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا۔ القرآن)
○ (عبدالرزاق شاہ موضع کھیولی ضلع بارہ بنکی کو خاموشی کا حکم دیا ان کی تکلیف دیکھ کر بعض احباب نے سرکار میں عرض کیا تو فرمایا) شاہ عبدالرزاق تم کو تکلیف ہوتی ہے۔ اب تمہارا بولنا وضعداری کے خلاف ہے۔ بلکہ اشارہ بھی نہ کیا اور لکھنا بھی نہیں۔ عبدالرزاق تھوڑی سی زندگی کو یونہی گذار دو۔ وضعداری اسی میں ہے کہ مرتے وقت بھی کوئی لفظ زبان سے نہ نکلے اور قبر میں منکر نکیر سوال کریں تو اس کا جواب بھی نہ دینا بلکہ حشر میں خدا کے سامنے بھی خاموش رہنا۔
○ (مستقیم شاہ وارثی مدار ٹیکری پر بٹھائے گئے حسب الحکم سرکار آنکھیں بند رکھیں) فرمایا: مستقیم شاہ قدیم تہبند پوش ہیں۔ ساٹھ برس ہوئے جب مدار ٹیکری پر ان کو بٹھایا تھا ہم سے خواہش کی تھی کہ ایک بار اپنی صورت دکھا دو ہم نے دکھا دی۔ مگر یہ کہا کہ اب دنیا کی کسی چیز کو نہ دیکھنا۔ جب سے انہوں نے آنکھیں بند کر لی ہیں اور وضع کے پابند ہیں۔ انہوں نے اکسیر کھالی ہے اور اکسیر بنانا بھی جانتے ہیں۔
○ (حافظ گلاب شاہ کٹرہ مداری خان آگرہ) کسی وقت آنکھ بند نہ کرو۔ شب و روز ایک نشست میں بیٹھو اور ہمیشہ بیدار رہو اور جو کچھ خدا دکھائے دیکھو۔
○ فمن کان فی ھذہ اعمی ۔۔۔۔ کے مصداق نہ بنو اور ہمہ وقتی شغل سلطان الاذکار جاری رکھو۔
○ خدا بخش وارثی کو موضع پینڈ ضلع بارہ بنکی میں بستی سے باہر چند شرائط کے ساتھ گوشہ نشینی کا حکم فرمایا اور بڑی محدود جگہ پر پابند کرتے ہوئے فرمایا) اس سے باہر قدم

Scanned with CamScanner

رکھنا اور یہ کہ مکان میں نہ رہنا اور درخت تلے زندگی گذارنا اور حیوانات کے ساتھ ترک نباتات کو لازم جاننا اور نمک بھی نہ کھایا۔
(سات برس آپ نے یونہی گذارے، بہت اشتہا ہوئی تو پانی میں راکھ گھول کر پی لی)
○(بدنام شاہ وارثی پہلے خادم خاص تھے، حکم گوشہ نشینی یوں ہوا کہ دروازہ بند کرکے بیٹھو اور سرکارؒ کی آمد پر کھلے) دروازہ بند کرکے بیٹھو (سولہ سال یونہی گذار دیئے)
○(بعض کو) اچھا جاؤ پھر ملاقات ہوگی (فلاں) مقام پر ملنا۔
○(کسی کو) یہ وضع کے پابند ہیں۔یہ مہمان کی بہت کشادہ پیشانی سے خاطر کرتے ہیں اہل بستی ان کی عزت کرتے ہیں۔
○(ایک ہندو تائب کو فرمایا) برہم پہچانو، عرض کیا کیسے پہچانوں؟
فرمایا تم اسم ذات کا ذکر کرتے رہو وہ کافی ہے۔اگر برہم پہچان لیا تو بال بچے کے کام سے جاؤ گے۔
○خدا کے حکم کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔
○(منشی رام سہائے لال وارثی تائب ہوئے اور ایسی ہدایت نصیب ہوئی کہ سرکار نے فرمایا) یہ برہم چاری ہیں (اور منشی صاحب ایسے خواشناس ہوئے کہ عین ایام حج میں میدان عرفات میں وصال ہوا)
○(سیٹھ رام سروپ وارثی) ذکر اللہ دائمی رکھو۔ برہم پہچانو۔(کچھ عرصہ بعد ان کی وضع عربی لباس میں بدل گئی تو نیا حکم فرمایا) دیار بغداد میں منصور حلاجؒ کے ڈھیر پر جھاڑو دیا کرو۔
○(دیبی پرشاد سری واستو سے) پتھر پوجو گے تو پتھر ہی دکھائی دے گا اور برہم پہچانو گے تو انوار الٰہی کا مشاہدہ ہوگا اور ہر وقت اسم ذات کا ورد کیا کرو۔
○کمال کو چھپانا چاہیئے دوسروں پر اثر ڈال کر اپنا ہی نقصان ہوتا ہے۔
جو شخص اپنی عافیت چھوڑتا ہے اس کو خدا ملتا ہے اگر تصدیق ہو تو ہر چیز میں اس کا جلوہ نظر آتا ہے۔جاؤ ایک صورت پکڑ لو وہی تمہارے ساتھ رہے گی۔
○(سید واسم صاحب رئیس مولانگر کی محویت) اب یہ بیکار ہوگئے جس صورت کو دیکھا ہے تمام عمر اسی کے گرویدہ رہیں گے۔جب آئے تھے تو اچھے تھے جائیں گے تو دیوانہ ہو

Scanned with CamScanner

کر (پھر ان کو فرمایا)

○ جس طرح ہم بتائیں گے اسی طرح ہر وقت باوضو درود شریف پڑھا کرو اور آخر شب الا اللہ کا ذکر بلاناغہ کرنا اور جب ریاست کے انتظام سے جی گھبرائے تو اس کو چھوڑ کر احرام باندھ لینا اور گوشہ نشین ہو جانا اور آخر دم تک دنیا اور اسباب دنیا سے الگ رہنا

○ آنکھ بند کرنے کا وہ مطلب نہیں جو تم سمجھتے ہو کیونکہ مخلوق الٰہی کو ازراہ خوش فہمی بغور یا سرسری دیکھنا مباح ہے بلکہ عبرت اور خشیت کا سبق حاصل کرنے کے واسطے کارساز حقیقی کی صفتوں پر نظر کرنا۔

فاعتبروا یااولی الابصار عین عبادت ہے۔

○ زمین پر بیٹھنا اور سونا ہمارے دادا کی سنت ہے۔

○ کسی بندہ پر احسان کرنے سے خدا کے ان احسانات کا شعور ہوتا ہے ہر وقت وہ بندہ نواز تم پر کرتا ہے اور یہ شعور ملنے سے شکر کی توفیق ملتی ہے اور پھر شاکرین میں شمار ہوتا ہے۔

○ دوسروں کا احسان یاد رکھو اپنا احسان بھول جاؤ۔ (ان اللہ یا مر باالعدل والاحسان۔۔۔القرآن)

○ اپنے احسان کو یاد کرنا احسان کے فائدہ کو مٹانا ہے۔ اپنے احسانات اگر تم بھول جاتے تو شاید وہ دعویٰ بھی نہ کرتا۔ تم کو تو احسانات یاد ہیں گویا واپس کر لیے۔ اس لیے ان کا اثر زائل ہو گیا۔ جب اس کا مطالبہ جائز ہے تو باہمی تصفیہ کر لو۔ (دو بھائیوں سے)

○ وعدہ کرو تو پورا کرو کیونکہ ایفائے عہد نہ کرنا گناہ ہے۔ (لا عہد لمن لا دین لہ۔۔۔الحدیث)

○ طمع ذلت کا پیش خیمہ ہے۔

○ طمع یقین کو خراب کرتا ہے۔

○ حریص حرماں نصیب اور محروم رہتا ہے۔

○ جب عقل سلیم مغلوب ہوتی ہے تو آثار حرص و طمع کا اظہار ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

○ حسد میں سوائے نقصان کے فائدہ نہیں۔
○ حاسد ہمیشہ ذلیل ہوتا ہے۔
○ اسم ذات کو حرز جاں بناؤ اور مطلوب حقیقی کا نام لیا کرو۔
○ عمداً کسی کی حق تلفی کرنا وہ گناہ ہے جو توبہ سے بھی معاف نہیں ہوتا۔
○ انسان کو چاہیئے کہ زمین کی خاصیت اختیار کرے کہ سب کا بوجھ اٹھا لے اور اپنا بوجھ کسی پر نہ ڈالے۔
○ اپنی بھلائی چھپاؤ اور کسی کی برائی نہ دیکھو کسی کو برا نہ سمجھو۔
○ کسی کے مذہب کو برا نہ کہو کیونکہ اس کے ملنے کے کئی راستے ہیں۔
○ قرض لینا انسان کے وقار کو ضائع کرتا ہے۔
○ قرض دو تو طلب نہ کرو، واپس لینے کے لیے قرض دینا محبت کو قطع کرتا ہے۔
○ خود پرستی حجاب کو بڑھاتی ہے اور مقصود حقیقی سے دور رکھتی ہے۔(جس نے خود پسندی کی گمراہ ہوا۔ حضرت علیؑ کی وصیت)
○ نفس امارہ کے خلاف عمل کرنا عبادت ہے۔
○ نفس دوستی ہلاک کرتی ہے۔
○ جس دنیا سے عنقریب علیحدہ ہونا ہے اس کی جستجو صریح غفلت ہے۔
○ تمام برائیوں کی جڑ "دنیا" ہے۔(الدنیا جیفة وطالبها کلاب ۔۔۔الحدیث)
○ جو حق سے ڈرتا ہے وہ خلق سے بے خوف رہتا ہے۔
○ جو خدا سے ڈرتا ہے وہ اپنے گناہوں کو پیش نظر رکھتا ہے۔
○ جو شخص سورۃ خلق بکثرت پڑھتا ہے اس کی روزی میں برکت ہوتی ہے تم بھی پڑھا کرو (مولوی لطافت حسین)
○ (ریاض) خان صاحب تم نماز کی پابندی کرو اگر کوئی عذر قوی ہو تو اشارہ سے ادا کرو مگر قضا نہ ہو اور ہر نماز کے بعد ۴۸۰ مرتبہ اسم ذات "اللہ" پڑھا کرو۔ جس کے اول آخر درود شریف ہو۔
○ اس امت پر خاص خدا کی رحمت ہے ایک نیکی کرو تو دس نیکیوں کا ثواب پاؤ۔ اس لحاظ سے ہر نماز کے بعد ۴۸۰ بار پڑھا جائے گا تو روزانہ کی تعداد ۲۴۰۰ ہو جائے گی اور اس

Scanned with CamScanner

کو ۱۰ سے ضرب دو تو ۲۴ ہزار ہوں گے اور صوفیائے کرام کا متفقہ فیصلہ ہے (اور اب ڈاکٹروں اور اطباء کا بھی یہی فیصلہ ہے) کہ تندرست آدمی شب و روز ۲۴ ہزار دفعہ سانس لیتا ہے اس لحاظ سے شمار ذاکرین میں ہو جائے گا کہ جو ہر سانس میں ذکر اسم ذات کرتے ہیں اور جس کی کوئی سانس ذکر الٰہی سے خالی نہ جائے اس کو مشاہدہ انوار احدیت ہو جاتا ہے۔

○ خدا تعالیٰ کو عجز بہت پسند ہے۔ (العجز فخری ۔۔۔ الحدیث)

○ (حافظ خدا بخش اور احمد شاہ وارثی) حافظ جی جس طرح چاشت اور اشراق کے پابند ہو اسی طرح شب کو صلواۃ معکوس پڑھا کرو۔

○ ایک سال تک دن میں روزہ رکھو اور شب میں نماز غوثیہ پڑھا کرو اس کے بعد آنا تہبند مل جائے گا۔

○ آخر شب میں صلواۃ العاشقین پڑھا کرو۔

○ تم بحیثیت ایک وفادار غلام کے اپنے آقائے نامدار کی ثنا و صفت میں مصروف رہ سکتے ہو مگر مالک کے ساتھیوں کو اگر وہ باہم شیر و شکر نہ بھی ہوں تو بھی سنت مرتضوی یہ ہے کہ برا نہ کہو اچھا ہی کہو۔

○ دنیا میں قابل تعریف وہ شخص ہے جس کے دل میں کسی کی طرف سے بغض اور کینہ نہ ہو۔ یہ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص سنت ہے۔

○ بغض و عناد کی اصل دنیاوی منزلت و رفعت کی ہوس ہے اس لیے غبار نفاق سے اسی کا قلب صاف ہوتا ہے جس کے دل میں دنیا کے مال و عزت کی قدر و منزلت نہ ہو۔

○ دنیا کا کیا اعتبار ہے۔

○ جو دل اسباب دنیا سے غیر مالوف رہتا ہے اور خدا کے ذکر میں مصروف، وہ دل بغض و نفاق کے اثرات سے متاثر نہیں ہوتا۔ (پاک رہتا ہے)

○ جس کو دیکھو خیال کرو مجھ سے بہتر ہے۔

○ صدق تمام اوصاف حمیدہ کی بنیاد ہے۔ (الصدق ینجی و الکذب یھلک ۔۔۔ الحدیث)

○ کذب تمام افعال رذیلہ کی جڑ ہے۔

Scanned with CamScanner

○ قصہ چہار درویش قرض ادا ہونے کے لیے اچھا ہے۔ (مزاج شناسی)

○ حکیم جی جتنا تم گاؤزبان، بنفشہ کو یاد رکھتے ہو۔ اسی قدر مجھے بھی یاد کیا کرو۔

○ ہم نے کسی کو دکھانے کے لیے تخت وغیرہ پر بیٹھنا نہیں چھوڑا۔

○ دنیاوی علم کا فائدہ یہ ہے کہ شکم سیر ہو کر روٹی مل جائے اور نفس کو سرور ملے۔ پس خداوند تعالیٰ میں صفت رزاقی ہے۔ وہ رزاق ہے۔ اس نام پر جس کو تصدیق ہو جاتی ہے اس کو ان علوم کی حاجت نہیں رہتی۔

○ (علم دین کی تعظیم فرماتے) یہ تمھاری تعظیم نہیں اس کتاب کی تعظیم ہے جو تمھاری بغل میں دبی ہوئی ہے۔ (ایک مولوی صاحب کتاب فقہ بغل میں دبائے حاضر ہوئے تو فرمایا)

○ نوحہ اور مرثیہ خلاف روایت نہیں ہونا چاہیئے۔

○ (حد انکسار) میں نے کتے سے اپنا دامن اس لیے بچایا کہ مبادا میرے پیرہن سے ناپاک نہ ہو جائے۔

○ (سید عبدالادشاہ کا انتقال ہوا تو بعد مرگ قلب جاری رہا اور ذکر اسم ذات کی بلند آواز آنے لگی۔ لوگ گھبرائے اور سرکارؒ کو بذریعہ واپسی تار اطلاع بھجوائی سرکار نے فرمایا لکھ دو "سپردم بتو مائیہ خویش را" آواز آنی بند ہو گئی۔

○ ڈھونگ میں کچھ نہیں رکھا اچھے نصیب ہوتے ہیں تو آپ سے آپ ہو جاتا ہے۔

○ (قاری شاہ احمد مختار سے) اللہ معکم۔

○ ہم سے جو بیعت ہوتا ہے ہم اسے اپنا سا بنا لیتے ہیں۔ پھر اس کا فعل ہے اور اس کی قسمت ہے جو صورت چاہے اختیار کرے۔

○ دو ولایت علیا اور کمالات نبوت و رسالت، حقیقت کعبہ، حقیقت قرآن، حقیقت صلواۃ و معبودیت حرفہ آخر میں جب حرفہ ہے اسی طرح طے سلوک ہے۔

○ تمھیں معلوم ہے زہد کیا ہے؟ زہد یہ نہیں کہ دو چار فاقوں کے بعد نمک سے روٹی کھانا نہیں بلکہ زاہد وہ ہے جو دنیا سے پرہیز کرے۔ خواہشات کو روکے مرادوں کو بھول جائے بھوک اور سیر شکمی کے اثرات سے یکساں متاثر ہو۔ کوئی شے پاس نہ ہو تو مطمئن رہے اور جو کوئی چیز آ جائے تو اس کو راہ خدا میں تقسیم کرنے کے واسطے دل

Scanned with CamScanner

مضطرب ہو۔

○(۱۹۰۱ء میں ایک ڈپٹی صاحب سے) ایسے مقام پر رہو جو گذرگاہ عام نہ ہو۔اور خلق سے بے تعلق اور خالق کی محبت میں مصروف رہنا اور جو شغل تمہارا ہے اس سے غافل نہ ہونا اور کسی ابتلاء میں نہ گھبرانا ہم تمہارے ساتھ ہیں۔

○(۱۹۰۲ء۔وزیری سے) جاؤ ماں باپ کی خدمت کرو تین سال بعد آنا۔اس وقت فقیر ہو جانا۔

○(شاہ شاکر وارثیؒ سے) جس طرح روزی پہنچانا اللہ تعالیٰ کی شان ربوبیت ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نام کی مزاومت بندوں کا اظہار عبدیت ہے۔

○ہم جنت البقیع میں گئے اور حضرت خاتون جنتؓ کا مزار دیکھا تو اس طرح قبر سے لپٹ گئے جیسے کوئی اپنی ماں سے لپٹ جاتا ہے اور مزور بھی دیکھ کر کہنے لگے یہ خون کا جوش ہے۔

○سید واڑہ کے ایک صاحبزادے (گفتہ آید در حدیث دیگراں) ہمیشہ لڑکوں کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اور پڑھنے سے غیر ملتفت دیکھ کر اہل بستی کہتے تھے۔میاں صاحبزادے تم ضرور سید واڑے کا نام خراب کرو گے مگر وہ لڑکا یہی کہتا تھا کہ جن کے ہم ہیں اگر ان کو لاج ہو گی تو خود پڑھا لیں گے اور یہی ہوا تھوڑے عرصہ بعد وہی لوگ جو لڑکے کے دادا کے برابر تھے اس کے مرید ہو گئے۔

○(شیدا میاں وارثی سے سفر عراق کے موقع پر) نجف اشرف پہنچنا تو وادی اسلام میں در نجف ڈھونڈنا اور باون نگینے در نجف کے اور باون موئے نجف کے ہمارے واسطے لانا (لانے پر) موئے نجف تو لائے مگر تصویر نجف بھی دیکھی۔

○جس طرح موئے نجف میں بال ہوتا ہے اسی طرح تصویر نجف میں حضرت شیر خداؓ کی شبہیہ دکھائی دیتی ہے۔کہ کھڑے ہیں اور ذوالفقار ہاتھ میں ہے۔اسی کو تصویر نجف کہتے ہیں۔۔۔اسی کو دیکھ کر تو یہ حال ہوا ہے۔

Scanned with CamScanner

آخری عشرہ، بحالت علالت:

○ جسٹس شرف الدین سے) شرف الدین گلے مل لیں تمہارے فراق میں یہ حال ہوا۔

○ (۲۸ محرم الحرام ۱۳۲۳ھ ایک دستہ گرفتہ کو ہدایت فرمائی) جھوٹ نہ بولنا۔

○ (۳۰ محرم الحرام ۱۳۲۳ھ نانک شاہی درویش بیعت فرمایا) جاؤ رضائے خدا پر ثابت قدم رہنا، مرجانا مگر ہاتھ نہ پھیلانا۔

○ (ایضاً ۔۔۔ نادر خان وزیری کابلی کو خرقہ فقر عطا ہوا اور فقیر شاہ نام رکھا یہ آخری فقیر ہیں جن کو دست مبارک سے خرقہ عطا ہوا۔ فرمایا) راہ محبت میں اگر ابتلا بھی پیش آئے تو اس کو شاہد بے نیاز کی عنائت سمجھے اور ماسوائے اللہ سے سروکار نہ رکھے۔

آخری لمحات

○ (۳۰ محرم الحرام دن کے دو بجے سرکارؒ نے وقت پوچھا، عرض کیا دو بجے ہیں۔ فرمایا) ابھی بہت دیر ہے مشکی گھوڑے کی ٹانگ ٹوٹ گئی بہلی آگئی۔ چار بجے سوار ہوں گے۔

(سات بجے شب جملہ غلامان حاضر پر نگاہ التفات فرمائی اور نہایت خفیف اور گلو گیر آواز مگر پر جوش لہجہ میں فرمایا) "اللہ ایک ہے"

(اور ذکر کے ساتھ بطور شہادت انگلی کا اشارہ بھی کر دیا۔ سامعین پر یہ اثر ہوا کہ سب نے کلمہ طیبہ بے اختیار پڑھنا شروع کر دیا۔

دس بجے شب ذکر خفی ظاہر ہو گیا اور صاف سنائی دینے لگا جیسے کوئی نو عمر بچہ اللہ، اللہ کا ذکر بالجہر کر رہا ہو اور تا دم آخر یہ آواز مسلسل سنائی دیتی رہی۔ دو بجے شب صحن اور دالان میں ایک شفاف روشنی ظاہر ہوئی اور حضور انورؒ نے سر اٹھا کر اٹھنے کی کوشش فرمائی اور دونوں ہاتھ مصافحہ کے انداز میں اٹھائے، خدام خبردار ہو گئے ۔۔۔ ۴:۱۳ بجے بوقت سحر آپ مالک حقیقی سے جا ملے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون○

نادر خان وزیری المعروف فقیر شاہ پہلے روز خرقہ پوش ہوئے تھے وہیں موجود تھے سرکارؒ کے وصال کی خبر سن کر نعرہ مار کر ایسے گرے کہ مرشد برحق سے جا ملے۔

Scanned with CamScanner

۱۔ الہامی تاریخ وفات از فرید الدین یکتا
عاشق صادق ملا معشوق سے ۔۔۔ ۱۳۲۳ھ
۲۔ فضلناک علی العلمین ۔۔۔ ۱۳۲۳ھ
۳۔ پس چراشد آفتاب اندر حجاب ۔۔۔ ۱۳۲۳ھ

وما علینا الا البلاغ المبین

ماخذ

قرآن مجید		
صحاح ستہ		
تحفۃ الاصفیاء (فارسی)	منشی خدا بخش وارثی	۱۳۰۸ھ
عین الیقین	عبد الاد شاہ وارثی	۱۳۱۲ھ
الوارث (انگلش)	حاجی غفور شاہ وارثی	۱۳۳۰ھ
حیات وارث	مرزا منعم بیگ وارثی	۱۳۳۴ھ
مشکواۃ حقانیہ	مولوی فضل حسین وارثی اوٹاوی	۱۳۳۷ھ
انیسویں صدی کا صوفی (انگلش)	مولوی افتخار حسین وارثی	
جلوہ وارث	حکیم صفدر علی وارثی	۱۹۳۱ء
تحفہ درویش	پنڈت دیندار شاہ وارثی	
حیات وارث	مرزا ابراہیم بیگ شیدا وارثی	۱۹۳۸ء
منہاج العشقیہ	مرزا ابراہیم بیگ شیدا وارثی	۱۳۴۳ھ
خلاصۃ السلوک	مرزا ابراہیم بیگ شیدا وارثی	۱۳۵۴ھ
بلوغ المرام	مرزا ابراہیم بیگ شیدا وارثی	۱۳۵۰ھ

Scanned with CamScanner

"آفتاب ولایت"

قدرت کی شاہکار تخلیق کی تعریف و توصیف اور وہ بھی اس انداز سے کہ ایک یادگار کارنامہ اور شاہکار فن پارہ بن جائے۔ انتہائی کٹھن اور مشکل کام ہے ۔۔۔ دنیا بھر میں آج تک مشاہیر، ہیروز اور دیگر عظیم شخصیات کی بے شمار سوانح حیات تحریر کی گئی ہیں۔ لیکن قبولیت عامہ کی سند ان میں سے فقط چند ایک کو ہی حاصل ہو سکی ہے۔

اگر ہم بنظر غائر اس پوائنٹ کو تلاش کریں کہ جو کسی سوانح حیات کی مقبولیت کا سب سے بڑا سبب بنتا ہے تو فقط ایک ہی نقطہ سامنے آئے گا اور وہ ہے جذبہ عشق و محبت ۔۔۔ خالق نے اپنے شاہکار محبوب کی خاطر جب اس کائنات کی تخلیق فرمائی تو اس کے ذرے ذرے کو اپنے محبوب کی نسبت سے شاہکار بنا دیا ۔۔۔ گویا اپنے محبوب کی تعریف اور وہ بھی احسن ترین انداز میں پروردگار عالم کی سنت ٹھہری اور اصول یہ قرار پایا کہ جو بھی اس قاعدے پر عمل پیرا ہوگا اس کی تخلیق کو شرف قبولیت کی سند سے نوازا جائے گا ۔۔۔ دنیا کی کوئی بھی تخلیق جسے شاہکار قرار دیا جا سکتا ہے، خواہ اس کا تعلق حقیقت سے ہو یا مجاز سے، اس کا جائزہ لیں تو اس میں محبت کا عنصر کہیں نہ کہیں ضرور کارفرما نظر آئے گا۔ دراصل یہ ایک ایسا عنصر ہے کہ جس وجود میں سما جائے اسے ہمیشہ کے لیے امر کر دیتا ہے۔

یوں تو آج تک سرکار حضور عالم پناہ سیدنا وارث علی شاہؒ کی جتنی بھی سوانح حیات لکھی گئی ہیں وہ سب کی سب شاہکار ہیں کیونکہ ان میں محبت کا عنصر غالب ہے۔ لیکن ان سب کا نچوڑ اور عطر "آفتاب ولایت" ہے۔ اپنے محبوب کی یاد میں اس حسین تاج محل کی تخلیق جناب پروفیسر فیاض کاوش وارثی صاحب نے جس دلکش انداز میں کی ہے اس جذبے نے اس تصنیف اور مصنف دونوں کو امر کر دیا ہے۔ یوں تو پروفیسر صاحب موصوف متعدد تصانیف کے مصنف ہیں لیکن اگر وہ "آفتاب ولایت" کے علاوہ کچھ بھی تصنیف نہ کرتے تو بس یہ ایک نسخہ ہائے وفا ہی ان کی محبت کی نشانی کافی تھا۔ جس کے باعث ان کا نام ہمیشہ ہمیشہ کے لیے عاشقان وارثؒ ارث علی کی لسٹ

Scanned with CamScanner

میں شامل ہے۔

اس تصنیف نے کئی بے دین، تصوف سے دور اور سرکارؒ کی ذات سے بالکل ناآشنا لوگوں کو سرکار وارث پاکؒ کا گرویدہ بنا دیا ہے۔۔۔اس تذکرے کی ہر ہر سطر سے ذاکر کے مذکور سے بے پناہ عشق و محبت کے سدا بہار گلوں کی روح افزا۔ مہک محسوس ہوتی ہے۔۔۔ہر اہل محبت کو اپنے قلب و روح کو معطر کرنے کے لیے، اپنے کاشانہ کو پربہار بنانے کے لیے اور اپنی لائبریری کو زینت بخشنے کے لیے اس تصنیف لطیف تک لازمی رسائی حاصل کرنی چاہیئے۔

کتاب "آفتاب ولایت" منگوانے کا پتہ

پروفیسر فیاض کاوش وارثی

مکتبہ وارثیہ آدم ٹاؤن

میرپور خاص (سندھ)